بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضیاء الحدیث

ترتیب

محمد کریم سلطانی

جلد دوم

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم، پیپلز کالونی

فیصل آباد

علماء کا ادب واحترام

كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – يَقُوْلُ:

لَقَدْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – يُحَدِّثُنِيْ بِالْحَدِيْثِ لَوْ يَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَقُوْمَ اُقَبِّلُ رَاْسَهُ لَفَعَلْتُ.

ترجمہ:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھے حدیث پاک بیان کیا کرتے تھے۔ اگر مجھے ان کی طرف سے اجازت ہوتی تو میں اٹھتا اور ان کے سر کو بوسے دیتا۔

-☆-

جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث (۲۳۳) جلد ۱ صفحہ ۲۳۶
قال المحقق اسنادہ صحیح

علم اس امت کا طبیب ہے

قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ:

اَلْعِلْمُ طَبِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَالْمَالُ دَاؤُهَا ، فَاِذَا كَانَ الطَّبِيْبُ يَجُرُّ الدَّاءَ اِلٰى نَفْسِهٖ فَكَيْفَ يُعَالِجُ غَيْرَهٗ ؟.

ترجمہ:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علم اس امت کا طبیب معالج ہے اور مال بیماری ہے۔ جب طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچنے لگے تو وہ کسی دوسرے کا علاج کیسے کرسکتا ہے۔

-☆-

جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث (۱۲۸۹) جلد ۱ صفحہ ۷۱۱
قال المحقق صحیح

بے عمل عالم کی
نصیحت بے کار

قَالَ مَالِکُ بْنُ دِیْنَارٍ:

اِنَّ الْعَالِمَ اِذَا لَمْ یَعْمَلْ زَلَّتْ مَوْعِظَتُهٗ عَنِ الْقُلُوْبِ کَمَا یَزِلُّ الْقَطْرُ عَنِ الصَّفَا.

ترجمہ:

حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

عالم جب عمل نہ کرے تو اس کا وعظ و نصیحت لوگوں کے دلوں سے یوں زائل ہو جاتا ہے جیسے پتھر کی صاف چٹان سے بارش کا پانی۔

-☆-

حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۸۷۵۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۳
جامع بیان العلم وفضلہ	رقم الحدیث (۱۲۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۰۸
قال المحقق	صحیح		

علماء کی عقوبت دِل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا ہے

قَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

عُقُوْبَةُ الْعُلَمَاءِ مَوْتُ الْقَلْبِ ، وَمَوْتُ الْقَلْبِ طَلَبُ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

ترجمہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علماء کی عقوبت دل کی موت ہے اور دل کی موت دنیا کا طلب کرنا ہے آخرت کے عمل سے۔

-☆-

تیکۃ العلم الربانیون: ۲۸۹/۱

احیاء العلوم الدین: ۱۰۱/۱

جس عالم کو دنیا کھلونا بنا دے وہ قابل ترس ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ :

اِنِّیْ لَاَرْحَمُ ثَلَاثَةً :

عَزِيْزُ قَوْمٍ ذَلَّ، وَغَنِيُّ قَوْمٍ افْتَقَرَ، وَعَالِماً تَلْعَبُ بِهِ الدُّنْيَا.

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے تین آدمیوں پر رحم آتا ہے۔ترس آتا ہے۔:

کسی قوم کا عزت دار آدمی ذلیل ورسوا ہو جائے

کسی قوم کا غنی و مالدار مفلس وکنگال ہو جائے

ایسا عالم جس سے دنیا کھیل رہی ہو۔

-☆-

کتاب العلم الربانیون :/ ۲۸۸

احیاء العلوم الدین:۱/ ۹۹

دعوت

یعنی بیگانوں کو دین اسلام کی طرف بلانا
اپنوں کو دین اسلام پر عمل کرنے کیلئے کہنا

ضیاء الحدیث

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب سے بہتر اللہ کی طرف
دعوت دینے والے ہیں

يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا[1]

ترجمہ:

اے نبی مکرم! ہم نے بھیجا ہے آپ کو سب سچائیوں کا گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کردینے والا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے داعی الی اللہ بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کی دعوت ہر چھوٹے بڑے کے لئے ہر امیر و غریب کے لئے ہے۔ آپ اس پیار و محبت سے اللہ کے دین

(1) سورۃ الاحزاب آیت ۴۶،۴۵

کی دعوت دیتے کہ خون کے پیاسے بھی لبیک کہتے ہوئے آپ کے دامن کرم میں آ جاتے اور جو خوش نصیب آپ کے دامن لطف وکرم میں آ گیا وہ دونوں جہاں کی سعادتیں سمیٹ گیا۔

سراجاً منیراً:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً ایسا آفتاب بنایا ہے جو خود تو روشن ہے ہی اس کی نور بھری کرنیں کسی ذرہ پر پڑ جائیں تو وہ بھی مانند سورج چمکنے لگ جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا آفتاب ہے جو تاریک دلوں کو منور کرتا ہے ان دلوں کو اتنا نورانی بناتا ہے کہ وہ پھر جہاں جہاں سے گزر جائے ایک عالم کو روشن ومنور کر جاتے ہیں۔حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاں بھی بسیرا کیا جس مقام کو اپنی سکونت سے شرف بخشا وہ جگہ بقعہ انوار بن گئی اور اس جگہ بھی تو حید ورسالت کے وہ ترانے گائے گئے کہ دنیا انکی پیاری آواز سے گونج اٹھی۔

-☆-

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (1)

ترجمة :

اورنہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم سے ہی انبیاء کرام علیہم السلام کا نورانی سلسلہ جاری فرمایا، سوا لاکھ کے قریب انبیاء کرام تشریف لائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے نبی تشریف لائے وہ ایک محدود علاقہ کے لئے تشریف لائے۔

کوئی نبی کسی بستی کے لئے تو کوئی نبی کسی شہر کے لئے
کوئی نبی کسی قوم کے لئے تو کوئی نبی کسی قبیلہ کیلئے

(۱) سورۃ سبا آیت ۲۸

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری انسانیت کے لئے ہادی ومرشد بن کر تشریف لائے آپ کا دین تمام نوع انسانی کے لئے ہے اس لئے آپ کی دعوت عالمگیر ہے آپکی دعوت کلی ہے آپ کی دعوت آج بھی دھیرے دھیرے دنیا کے ہر خطہ میں پہنچ رہی ہے اور لوگوں کے دل اسلام کی نور بھری تعلیمات سے آشنا ہو رہے ہیں۔

-☆-

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ ، لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔[1]

ترجمة :

بڑی خیر و برکت والا ہے وہ جس نے اتارا ہے الفرقان اپنے محبوب بندہ پر تا کہ وہ بن جائے سارے جہان والوں کو غضب الٰہی سے ڈرانے والا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ قیامت تک نبی ہیں آپ کا دین قیامت تک باقی رہنے والا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزہ خالدہ - قرآن کریم عطا فرمایا جو رہتی دنیا تک اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچاتا رہے گا۔

قرآن کریم جیسی لاریب کتاب جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری ہو تو اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خداداد رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ یہ قرآن کریم نسل در نسل سینوں میں محفوظ چلا آ رہا ہے اسکا ایک لفظ بھی تبدیل نہ ہوسکا اور نہ ہوسکتا ہے یہ ہر عیب سے پاک کتاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے عیب شخصیت کی بے عیب نبوت کی حسین دلیل ہے۔

جو آج بھی لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے اور انہیں گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت پر گامزن کرتا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ الفرقان آیت ۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہ دعوت دیجئے

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَاللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ (1)

ترجمة :

فرما دیجئے مجھے تمہاری مخالفت کی پرواہ نہیں مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

-☆-

کتنے اہل اسلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشادگرامی کو حرزجاں بنائے ہوئے ہیں وہ زندگی کے ہر لحہ اور ہر گھڑی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں ۔اس سلسلہ میں نہ وہ کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ مرعوب ہوتے ہیں تو جب ایک مسلمان اللہ کے حکم کا اتنا پاس کرتا ہے تو وہ ذات اقدس، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مقصود کائنات ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا کتنا خیال رکھتے ہونگے۔

(1) سورۃ الرعد:۳۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کیا تو اسکا حق ادا کر دیا نہ دن دیکھا نہ رات نہ اپنے دیکھے نہ بیگانے نہ سفر دیکھا نہ حضر ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ کی طرف دعوت دی اور اس دلکش انداز سے دعوت دی کہ جو بھی تعصب کو بالائے طاق رکھ کر آپ کی دعوت کو سنتا فوراً آغوش اسلام میں آ جاتا اور وہ دین حق کو قبول کرتا اور اپنی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! ہم اہل ایمان کو اپنے دین کی دعوت کی توفیق عطا فرما ہم سستی کی چادریں اتار دیں اور پوری توانائی کیساتھ تیرے دین کے جھنڈے کو لہرائیں اور اسلام کی دعوت اس انداز سے دیں کہ لوگ راہ حق پر گامزن ہو جائیں جو ہماری بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

-☆-

وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ [1]

دعوت دیجئے اپنے رب کی طرف بیشک آپ ہدایت مستقیم پر ہیں

-☆-

جو جس وصف سے متصف ہوتا ہے اسی کی لوگوں کو راہنمائی کرتا ہے اور اسی جانب دعوت دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ انگنت کمالات سے سرفراز ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت بھی انگنت کمالات کی طرف ہے۔ تو جو نیک بخت آپ کی دعوت کو قبول کر لیتا ہے اسے اتنی سعادتوں سے بہرہ ور کر دیا جاتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ فرمایا آپ ہدایت مستقیم پر ہیں۔ لفظ "علیٰ" برتری اور تفوق کیلئے آتا ہے اس میں تعلّی پائی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اے میرے رسول کریم میں نے آپ کو ہدایت کا شاہسوار بنا دیا ہے اب ہدایت کی

(1) سورۃ الحج: ۶۷

لگامیں ہدایت کے شاہسوار کے ہاتھوں میں ہیں۔یہ ہدایت آپ کی سواری ہے اب آپ اس سواری کو جہاں جہاں لے جائیں گے وہ جگہ شاہراہ ہدایت بن جائے گی۔

اب کسی آدمی کو حصول ہدایت کے لیے کہیں اور نہیں دیکھنا بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ کیا اس راہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے ہیں اگر اس راہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نشانات نہیں ہیں تو وہ راہ ہدایت نہیں ہے اور جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روشن نہیں وہ جگہ ہدایت سے خالی بالکل خالی ہے۔

-☆-

دعوت فرائض نبوت میں سے

یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ۔(1)

ترجمة :

اے رسول! پہنچا دیجئے جو اتارا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ بچائے گا آپ کو لوگوں کے شر سے یقیناً اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا کافروں کی قوم کو۔

-☆-

دعوت دینا فرائض نبوت میں سے ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرض کو خوب نبھایا۔لوگوں کے طعن وتشنیع برداشت کیے،ان کی زبان درازیوں پر صبر کیا،انکے پتھر برسانے پر اف تک نہ کیا اور یوں اس فرض کو نبھایا کہ دعوت بھی رشک کرنے لگی۔

اسلام کے پودے کی اس محنت سے آبیاری کی کہ وہ اتنا تناور درخت بن گیا کہ صدیاں گزر

(1) سورۃ المائدۃ آیت ٦٧

گئیں اسلام کے دشمن اسے کاٹنے کی کوشش میں ہیں، اسے جڑ سے اکھیڑنے کے درپے ہیں۔لیکن تاریخ گواہ ہے اسلام کے دشمن جتنی اسے اکھیڑنے کی سعی کرتے ہیں اس شجرا سلام میں اتنی ہی توانائی وطاقت بڑھ جاتی ہے۔کیونکہ اسلام کی رگوں میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون موجود ہے اور جس کی آبیاری اللہ کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہو اس کو کون تباہ کر سکتا ہے۔

یہ دین دین اسلام ہمیشہ رہنے کیلئے اور تا ابد اپنی نورانی کرنوں سے عالم آب وگل کو معطر کرتا رہے گا اور اس ظلمت خانہ سے تاریکیوں کو دور کرتا رہے گا۔

-☆-

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآئَهُمْ ۔[1]

ترجمة :

پس اس دن کی طرف آپ دعوت دیتے رہیے۔اور ثابت قدم رہیے جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔اور نہ اتباع کیجیے ان کی خواہشات کا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دعوت دی اور اس استقامت اور پامردی سے دعوت دی کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت آپ کو آپ کے مشن سے دور نہ کر سکی ۔جس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دینے والا اللہ تعالیٰ اور پھر استقامت بھی اس کی جانب سے ہو اس کو اس کے مشن سے کون دور کر سکتا ہے۔

دشمنوں نے آپ کا گھیرا تنگ کیا آپ کو شہید کرنے کے منصوبے بنائے آپ پر جنگیں مسلط کی گئیں ۔ان سب صورتوں میں آپ کے پائے استقامت میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی بلکہ آپ کی دعوت میں دن بدن جوش بڑھتا چلا گیا اور یہی جوش دلوں کو فتح کرتا گیا ۔بالآخر اس چشم فلک نے یہ

(۱) سورۃ الشوریٰ جزء من الآیۃ ۱۵

نظارہ دیکھا کہ جو آپ کے جانی دشمن تھے جانثار بن کر ابھرے۔ جو آپ کے مشن کو ختم کرنے کے لئے اپنی توانیاں صرف کرتے تھے پھر آپ کی دعوت پر یوں لپک کر آئے کہ اسی مشن کے علمبردار بن گئے بلکہ اس مشن میں اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کردیا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتے ہیں

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ(1)

ترجمہ:

ا-ل-رo یہ وہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے آپ کی طرف تاکہ آپ لوگوں کو ظلمات -اندھیروں- سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں ان کے رب کی اعانت واذن سے عزیز وحمید اللہ کے راستے پر۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے پہلے دنیا اندھیروں میں غرق تھی۔ شرک وبت پرستی عام تھی ظلم وستم کے بازار گرم تھے جنگ وجدال کے ایک نہ ختم ہونے والا سلسلے جاری تھے۔

(1) سورۃ ابراھیم 14:1

کسی کا ناحق مال چھیننا کوئی عیب نہ سمجھا جاتا تھا جسے چاہا جاتا یا جس پر بس چلتا اسے غلام بنالیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اس جہاں پر ترس آ گیا۔اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- رحم وکرم کی چادر لئے اس دنیا میں نمودار ہوئے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس پیار و محبت سے لوگوں کو دعوت دی کہ لوگ گرویدہ ہو گئے۔شرک وکفر کے اندھیرے چھٹنے لگے ظلم وستم کی آگ سرد پڑنے لگی جنگ وجدال کا سلسلہ اختتام کو پہنچا۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے باذنہ تعالیٰ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر نور میں یوں داخل کیا کہ دنیا اس نور سے جگمگا اٹھی۔ہر طرف سکھ کا سانس لیا جانے لگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کو کفر وشرک کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور میں داخل کر دیا۔

ظلم وبربیت کے اندھیروں سے نکال کر رحم وکرم کے نور میں داخل کر دیا،فسق فجور کے اندھیروں سے نکال کر نیکی وپارسائی کے نور میں داخل کر دیا۔جنگ وجدال کے اندھیروں سے نکال کر امن وسلامتی کے نور میں داخل کر دیا۔نفرت وعدوات کے اندھیروں سے نکال کر محبت وبھائی چارہ کے نور میں داخل کر دیا۔

یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر حکمت دعوت کا نتیجہ تھا۔آپ کی اسی دعوت نے دنیا کا نقشہ بدل دیا اور انسان کو جو حیوانوں سے بدتر زندگی گزار رہا تھا انسانیت کی معراج سے آشنا کر دیا اور اس انسان کو اتنا پاک کر دیا کہ قدسی بھی سلامی کے لئے تیار ہو گئے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی
آیات کی تلاوت فرماتے تزکیہ نفس کرتے ہیں
کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور اس
چیز کا علم دیتے ہیں جو وہ نہیں جانتے

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ[1]

ترجمة:

جیسا کہ بھیجا ہم نے تمہارے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے، پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیتیں اور پاک کرتا ہے تمہیں اور سکھاتا ہے تمہیں کتاب وحکمت اور تعلیم دیتا ہے تمہیں ایسی باتوں کی جنہیں تم جانتے ہی نہیں تھے۔

-☆-

(1) سورۃ البقرۃ 151

تزکیہ:

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ایک وصف تزکیہ فرمانا ہے۔حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی ذات اقدس واطہر اتنی طیب وطاہر ہے کہ آپ جس پر بھی نظر کرم فرماتے ہیں وہ پاک وصاف ہو جاتا ہے۔وہ دل جو پہلے غلاظت سے بھرا رہتا تھا آپکی ایک نظر رحمت سے اتنا پاک ہوجاتا کہ آئینہ کی طرح چمکنے لگتا۔

نفرت وعداوت سے بھرپور دلوں کو اتنا پاک کرتے کہ وہ محبت والفت کا سرچشمہ بن جاتے۔ فسق وفجور کے دلدادہ لوگوں کو اتنا پاک کرتے کہ وہ تقوی وطہارت کی مثال بن جاتے دیکھئے دیکھئے!

نفرت وعدوات سے بھرا دل لیکر عمیر عازم مدینہ ہوتا ہے۔زہر میں بجھی تلوار گلے میں حمائل کرکے قتل کے برے ارادے سے مسجد نبوی کے باہر پہنچتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نظر کرم سے اسے یوں پاک کر دیا جاتا ہے کہ پھر وہ اسلام کا نڈر داعیہ بن جاتا ہےاور اپنی زندگی اشاعت اسلام کیلئے وقف کر دیتا ہے۔

بدنصیبوں کے سردار ابوجہل کا بیٹا عکرمہ جو خود بھی دشمنی میں اپنے باپ سے پیچھے نہ تھا لیکن جب نظر کرم ہوگئی وہ اتنا پاک ہوگیا کہ آغوش اسلام میں آنے بعد رات بھر قرآن کی تلاوت کرتا اور روتا رہتا تھا۔بالآخر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے پرچم کی حفاظت کرتے ہوئے یمامہ کی سرزمین میں جام شہادت نوش کرگیا۔

تعلیم کتاب وحکمت:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف جمیل ہے آپ کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے تھے۔عرب کے ان پڑھ اجڈ جب آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کتاب وحکمت کی وہ تعلیم دی کہ دنیا کا علم تو ایک طرف ان کی نگاہ میں عالم بالا کے اسرار بھی عیاں ہوگئے اور اسرار غیبیہ کے رازداں ہوگئے۔

دعوت

انبیاء کرام علیہم السلام کا وظیفہ

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ ۔1

ترجمة :

اور ہم نے بھیجا ہر امت میں ایک رسول جو انہیں یہ تعلیم دے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور دور رہو طاغوت سے ۔

-☆-

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۔2

ترجمة :

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشخبری سنانے کیلئے اور عذاب جہنم سے ڈرانے کیلئے ۔

-☆-

(۱) سورۃ النحل آیت ۳۶

(۲) سورۃ الانعام جزء ۷ من آیت ۴۸

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا o فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِ یْ اِلَّا فِرَارًا o وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِم وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اسْتِكْبَارًا o ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا o ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا o فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا o [1]

ترجمۃ:

نوح نے عرض کی اے میرے رب! میں نے دعوت دی اپنی قوم کو رات کے وقت اور دن کے وقت لیکن میری دعوت کے باعث انکے فرار ونفرت میں اضافہ ہوا۔ اور جب بھی میں نے انہیں بلایا تا کہ تو ان کو بخش دے تو ہر بار انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے اوپر لپیٹ لیے اپنے کپڑے اور، اڑ گئے کفر اور پرلے درجے کے متکبر بن گئے۔ پھر بھی میں نے ان کو بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر انہیں کھلے بندوں بھی سمجھایا اور چپکے بھی انہیں تلقین کی۔ پس میں نے کہا ابھی وقت ہے معافی مانگ لو اپنے رب سے بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔

-☆-

(1) سورۃ نوح: ۵-۱۰

انبیاء کرام علیہم السلام نے
اپنی امتوں کو حکم دیا کہ وہ داعی بن جائیں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ [1]

ترجمة :

نہیں ہے مناسب کسی انسان کیلئے کہ جب عطا فرمادے اللہ تعالیٰ کتاب، حکومت اور نبوت تو پھر وہ کہنے لگے لوگوں سے کہ بن جاؤ میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر۔ وہ تو یہ کہے گا کہ بن جاؤ اللہ والے اس لیے کہ تم دوسروں کو تعلیم دیتے رہتے تھے کتاب کی اور بوجہ اسکے کہ تم خود بھی اسے پڑھتے تھے۔

-☆-

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۷۹

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ . فَقَالَ: كُوْنُوْا حُكَمَاءَ فُقَهَاءَ.

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ:

الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ.(1)

ترجمة الحديث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

ہو جاؤ علم و حکمت والے اور فقہ و دانائی والے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ربانی اسے کہتے ہیں:

جو لوگوں کی تربیت کرے چھوٹے علم کے ذریعے بڑے علم سے پہلے۔

-☆-

(۱) صحیح البخاری

فتح الباری (۱/۱۶۰)

کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۳۱۸

دعوت الی اللہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کا طریقہ وشیوہ ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔[1]

ترجمۃ:

آپ فرمادیجیے یہ میرا راستہ ہے میں تو بلاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف واضح دلیل پر ہوں میں اور جو میری پیروی کرتے ہیں وہ بھی اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔اور ہر عیب سے پاک ہے اللہ تعالیٰ اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے۔

-☆-

(۱) سورۃ یوسف آیت ۱۰۸

دعوت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس امت پر فرض ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ:

بَلِّغُوْ عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرا پیغام پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۵۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۴۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۹۶)	جلد۱	صفحہ۱۴۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۸۵۰)	جلد۸	صفحہ۱۸
قال المحقق	صحیح		

اے اہل اسلام!

کبھی ہم نے اس مبارک ارشاد پر غور کیا۔ کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام وارشاد مبارک کو دوسروں تک پہنچانے کی کبھی زحمت گوارا کی۔ وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اپنی امت پر انتہائی شفیق ہیں اور امت کی بھلائی و عافیت کے حریص ہیں۔ ان سے نسبتِ غلامی کا تقاضا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے ارشادات کو عام کریں۔ اپنے بیگانے تک پہنچائیں، ماننے نہ ماننے والوں تک پہنچائیں۔

شاید ہماری زبانیں ہمارے قلم میں اتنی طاقت نہ ہو کہ وہ دوسرے پر اثر انداز ہو سکے لیکن یہ عین ممکن ہے کہ اس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ارشادات جو خود اتنے اثر انگیز ہیں وہ دلوں کی دنیا بدل دیں۔

ہم تو صرف ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہوئے آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے قطرۂ شبنم سے پاک کلمات دوسروں تک پہنچائیں گے۔ آگے ارشادات مبارکہ کی اپنی تاثیر ہے کہ کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلا ہوا ایک ارشاد مبارک انسان کی کئی نسلوں کو سنوار جاتا ہے۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۸۶)	جلد۶	صفحہ۴۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۸۸)	جلد۷	صفحہ۳۷۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۰۰۶)	جلد۷	صفحہ۴۴۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸۳۷)	جلد۱	صفحہ۵۴۶
قال الالبانی	صحیح		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی
حاضر وموجود غیر حاضر اور غائب کو میرا ارشاد پہنچا دے

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : خَطَبَنَا النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ:

اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ . قَالُوْا : نَعَمْ قَالَ:

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ، فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ۴۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۶۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۷۴۱)	جلد۱	صفحہ۵۱۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۹۷)	جلد۲	صفحہ۹۸۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۰۶)	جلد۳	صفحہ۱۳۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۶۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۲۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۵۰)	جلد۴	صفحہ۱۷۸۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۷۸)	جلد۴	صفحہ۲۲۱۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۴۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۳۵

ترجمة الحدیث،

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم نحر خطبہ ارشا فرمایا، ارشاد فرمایا:

کیا میں نے اللہ کا ارشاد پہنچا دیا؟ سب نے عرض کی:

ہاں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! گواہ ہو جا میں نے تیرا حکم وارشاد لوگوں تک پہنچا دیا پس اب موجود غائب کو پیغام پہنچا دے، کتنے ایسے لوگ ہیں جن تک پیغام پہنچایا جاتا ہے زیادہ یادرکھنے والے ہیں پیغام سننے والے سے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۰۷۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۰۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۲۰۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۸۱۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۸۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۵۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۹۶
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۴۸)	جلد ۹	صفحہ ۱۵۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۹۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۷
قال الالبانی	صحیح		

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵۹)	جلد۳	صفحہ۳۸۶
قال المحقق	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۵۷۰۳)	جلد۷	صفحہ۳۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۵۲۴)	جلد۵	صفحہ۳۳۹
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۶۵)	جلد۱۵	صفحہ۲۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۶۶)	جلد۱۵	صفحہ۲۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۸۶)	جلد۱۵	صفحہ۲۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۹۸)	جلد۱۵	صفحہ۲۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۷۷)	جلد۱۵	صفحہ۲۳۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے بیعت، دعوت پر

عَنْ جُرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۷۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۷۵۰)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۷۵۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰

ترجمة الحديث،

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ نماز قائم کروں گا، زکوۃ ادا کروں گا اور ہر مسلم سے خیر خواہی کروں گا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۴۵)	جلد۱۰	صفحہ۴۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۲۵)	جلد۲	صفحہ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۶۳)	جلد۱۴	صفحہ۴۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۶۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۹۱)	جلد۱۴	صفحہ۴۰۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۲۵)	جلد۱۴	صفحہ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۳۵)	جلد۱۴	صفحہ۴۱۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۴۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۴۵)	جلد۱۴	صفحہ۴۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۸۹۵)	جلد۳	صفحہ۴۲۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۴۰)	جلد۲	صفحہ۵۶۴
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۱۴)	جلد۱	صفحہ۵۸۶
قال المحقق	صحیح		

عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں
بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں
عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی
فضیلت باقی تاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْماً سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّۃِ ،

وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَصْنَعُ ،

وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ، حَتّٰی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ ،

وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ ، وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوا دِیْنَاراً وَلَا دِرْھَماً ، اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۶۴۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	جلد۲	صفحہ۵۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۹۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۳۵)	جلد۹	صفحہ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۹)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۲۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۱۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۲۰
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۷۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی	حذا الحدیث صحیح		

جس نے کوئی راستہ طے کیا علم حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت تک راستہ آسان کر دیتا ہے۔

بے شک طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جو وہ کر رہا ہے اس سے خوش ہو کر۔

بے شک عالم کے لئے استغفار کرتی ہے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر۔

بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء دینار و درہم کے وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے اس علم کو لے لیا (حاصل کرلیا) اس نے ان کی وراثت سے کافی حصہ لے لیا۔

-☆-

دعوت حکمت کے ساتھ اور
عمدہ حسین وعظ و نصیحت کے ساتھ

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔[1]

ترجمۃ:

اے محبوب! بلایئے (لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت سے اور عمدہ نصیحت سے اور ان سے بحث و مناظرہ اس انداز سے کیجیے جو بڑا پسندیدہ اور شائستہ ہو۔

-☆-

(۱) سورۃ النحل جزء من الآیۃ ۱۲۵

خسارہ ونقصان
سے پاک لوگ

وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ o[1]

ترجمۃ:

قسم ہے زمانے کی۔یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔سوائے ان خوش نصیبوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

-☆-

(۱) سورۃ العصر آیت ۱تا۳

امام المفسرین حضرت امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی:

فِيْهَا وَعِيْدٌ شَدِيْدٌ ، وَذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ حَكَمَ بِالْخَسَارَةِ عَلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَانَ آتِياً بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الْاَرْبَعَةِ ، وَهِيَ:

الْاِيْمَانُ ، وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ ، وَالتَّوَاصِيْ بِالْحَقِّ ، وَالتَّوَاصِيْ بِالصَّبْرِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ النَّجَاةَ مُعَلَّقَةٌ بِمَجْمُوْعِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ ، وَاَنَّهُ كَمَا يَلْزِمُ الْمُكَلَّفَ تَحْصِيْلُ مَا يَخُصُّ نَفْسَهُ ، فَكَذٰلِكَ يَلْزَمُهُ فِيْ غَيْرِهِ اُمُوْرٌ ، مِنْهَا:

الدُّعَاءُ اِلَى الدِّيْنِ ، وَالنَّصِيْحَةُ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَاَنْ يُحِبَّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

ترجمة :

اس سورت میں بڑی سخت وعید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر خسارہ کا حکم لگایا مگر خسارہ سے وہی لوگ محفوظ ہیں جو ان چار چیزوں سے متصف ہیں۔

(۱) ایمان

(۲) عمل صالح

(۳) حق کی وصیت وتلقین

(۴) صبر کی وصیت وتلقین

اس ارشاد مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نجات ان چار امور کے مجموعہ سے متعلق ہے جیسے مکلّف پر ان چیزوں کا حصول لازم ہے جو اس کی اپنی ذات کیساتھ خاص ہیں ایسے ہی وہ امور بھی لازم ہیں جنکا تعلق دیگر کے امور کیساتھ ہے ان میں سے

(۱) دین کی دعوت دینا

(۱) التفسیر الکبیر صفحہ ۸۰،۸۹ جلد ۳۲

(۲)ان کے لئے نصیحت

(۳)امر بالمعروف۔نیکی کا حکم دینا۔

(۴) نہی عن المنکر ۔برائی سے روکنا۔

(۵)ان کے لئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

-☆-

دعوت دینے والی جماعت
کا وجود ضروری ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[1]

ترجمۃ :

ضرور ہونی چاہیے تم میں ایک جماعت جو بلایا کرے نیکی کی طرف اور حکم دیا کرے بھلائی کا اور روکا کرے بدی سے اور یہی لوگ کامیاب وکامران ہیں۔

-☆-

فلاح ادھوری اور نا تمام کامیابی کو نہیں کہتے بلکہ فلاح کا لفظ ہمہ جہت کامل کامیابی کیلئے بولا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادگرامی اس جماعت کیلئے کتنی بڑی نوید ہے جو جماعت دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔اللہ کی طرف بلانے والی جماعت، دین اسلام کا علم بلند کرنے والی جماعت، دین حق کی شمع ہاتھ میں لے کر تاریک جہاں کو منور کرنے والی جماعت۔

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴

مبارک ہو ایسے افراد کو جو اس جماعت میں شامل ہیں جو لوگوں کو دعوت خیر دیتی ہے، نیکی کا حکم دیتی ہے، نیکی کا نور بکھیرتی ہے۔بدی سے روکتی ہے اور بدی کی ظلمت مٹانا چاہتی ہے۔

اے اہل اسلام!

آیئے ہم سب مل کر دین حق کی اشاعت وترویج کی کوشش کریں، اسلام کی پیاری تعلیمات عام کرنے کی سعی کریں۔دین حق کی نور بھری ہدایات سے لوگوں کے سینے منور کرنے کی کوشش کریں پھر یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہمیں کامیابی، مکمل کامیابی، ہمہ جہت کامیابی اور لازمی کامیابی سے سرفراز فرمائے گا۔

-☆-

دعوت مومنوں کے لئے فائدہ مند

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔ ۱

اور آپ سمجھاتے رہیے یقیناً سمجھانا اہل ایمان کے لئے فائدہ بخش ہے۔

-☆-

لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارکہ ہے اور آپ کے نیازمندوں، آپ کے اطاعت شعار امتیوں کا وطیرہ ہے۔ یہ پند ونصائح یہ وعظ وارشاد اھل ایمان کو نفع پہنچاتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نفع کہہ رہا ہو اس کی افادیت کا کون انکار کرسکتا ہے۔

آیئے پہلے اپنے نفس کو پند ونصیحت کریں پھر اپنے اہل خانہ کو سمجھائیں، پھر اطراف عالم میں پھیل کر دین کا نور بکھیرنے کی کوشش کریں۔ قیامت تک یہ دین باقی رہنے والا ہے، یہ دین آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل رہا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب دنیا کے ہر خطہ سے صبح وشام حی علی الصلاۃ کی مسحور کن آوازیں آئیں گی۔ اور اہل اسلام بڑی محبت وچاہت سے اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں اپنا سر جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کے ورد کی گونج مچا دیں گے۔

(۱) سورۃ الذاریات آیت ۵۵

بدی کو مٹا دیجئے
قوت بازو سے
زبان سے یا دل سے

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ :

أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ؟ فَقَالَ:

قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۶۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح =		

= الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٣٩٧)	جلد٣	صفحہ١٧٦
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢١٧٢)	جلد٢	صفحہ۴٦٠
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٢٧٥)	جلد٢	صفحہ١١٨
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴٠١٣)	جلد۴	صفحہ۴٠٥
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٥٠٢٣)	جلد٣	صفحہ٣٢٦
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٥٠٢۴)	جلد٣	صفحہ٣٢٦
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٥٠٦٥)	جلد۴	صفحہ۴٨٣
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣٠٢)	جلد٢	صفحہ٥٧٢
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٠٦)	جلد١	صفحہ٥۴٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٠٧)	جلد١	صفحہ٥۴١
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١١٠٩٣)	جلد١٠	صفحہ٢٦
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١١٠١٥)	جلد١٠	صفحہ٣٥
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١١٣٩٨)	جلد١٠	صفحہ١٥۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١١۴٣٠)	جلد١٠	صفحہ١٦۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴٣۴٠)	جلد٣	صفحہ٣٦
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (١١۴٠)	جلد١	صفحہ٣١٢
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے دن نماز سے قبل خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن حکم نے شروع کیا تو ایک آدمی نے اس سے کہا: نماز خطبہ سے پہلے ہے؟ مروان نے کہا کہ وہ بات اب متروک ہو چکی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی ہے، میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھا سے چاہئے کہ وہ اسے قوت بازو سے بدل دے۔ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے زبان سے (وعظ و ارشاد) سے بدل دے۔ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے دل سے دعا کر کے بارگاہ الٰہی میں التجا کر کے بدل دے اور صرف دعا پر انحصار کمزور ترین ایمان ہے۔

-☆-

نیکی و بدی، خیر و شر کی جنگ شروع دن سے جاری ہے اور جب تک لیل و نھار کا سلسلہ ہے یہ جنگ جاری رہے گی۔ اگر نیکی کا غلبہ ہے تو ہر طرف خیر ہی خیر ہے، ہر طرف بہار ہی بہار ہے، ہر طرف امن و سکون اور پیار ہے۔ لیکن اگر بدی کا غلبہ ہو گیا تو چار سو شر پھیل جائے گا، ہر طرف خزاں کا منظر ہو گا۔ لوٹ مار، بے سکونی و بے اطمینانی، نفس پرستی اور خواہشات نفسانی کا زور ہو گا۔ اس لئے نیکی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور بدی کو مٹانے کی سعی کرتے ہیں۔ بدی بدی ہے اس کو پنپنے کا موقع نہیں دیتے، اس کو جڑ پکڑنے کا وقت نہیں دیتے، بلکہ ہمہ وقت بدی کو مٹانے اس کا اثر ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ جب بدی دیکھے گی کہ مجھے یہاں سکون نہیں تو وہ خود بھاگ جائے گی۔ پھر نیکی و خیر کا بسیرا ہو گا جس سے ہم کیا ہماری نسلیں سنور جائیں گی۔

بدی کو ختم کرنے کیلئے قوت بازو کا سہارا لیتے ہیں۔ ایمان والے کے ہاتھوں میں وہ طاقت ہوتی ہے کہ جملہ شیطان قوتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

غالب وکار آفریں کارکشا کارساز

اگر حالات ایسے ہوں کہ قوت بازو استعمال نہیں ہوسکتی تو اپنی زبان کی طاقت کو اس سمت لگائے، زبان کی مٹھاس سے بدی کی کڑواہٹ کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔زبان سے نکلے ہوئے نور بھرے کلمات سے کفر کے ظلمت خانہ کی جڑیں کھوکھلی کردیں۔

ایک مومن، سچے مومن کی زبان بھی کم طاقت ور نہیں ہے یہ زبان کی اثر آفرینی ہے کہ دنیا کے جن خطوں میں کبھی مجاھد اسلام داخل ہی نہیں ہوئے وہاں بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔جہاں اسلامی فوج کبھی گئی ہی نہیں اس علاقے کا اسلام کی آغوش میں آجانا یہ اھل اسلام کی زبان، سچی اور سچی زبان کا کارنامہ ہے۔

اگر ایسی جگہ ہو جہاں زبان بھی استعمال نہ ہوسکتی ہو یا مومن کسی مصلحت کا شکار ہوگیا ہوتو پھر اسے بدی مٹانے کیلئے دل کے دریچے وا کرنا ہوں گے۔

سب سے پہلے دل سے بدی کے خلاف نفرت اٹھے پھر انسان رات کے سناٹے میں اللہ وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں دعائیں مانگے!

اے خالق ومالک!

اے پاک پروردگار!

اے دین حق دین اسلام کے رکھوالے!

تیری جناب میں اس بندہ ناتواں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اسلام کا بول بالا کردے، اسلام کے دشمنوں کو اسلام کا والا وشیدا کردے۔انہیں اپنی رحمت وکرم سے دین حق کی وہ آغوش نصیب فرما کہ پھر وہ کیا ان کی نسلیں بھی تیرے دین کی محافظ ونگہبان بن جائیں۔

-☆-

سب سے بہتر افضل امت

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ ۔[1]

ترجمة:

ہوتم بہترین امت جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں کی ہدایت و بھلائی کے لئے تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔

امام ابن جریر الطبری فرماتے ہیں:

كُنْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ عَلٰى هٰذَا الشَّرْطِ:

اَنْ تَاْمُرُوا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْا بِاللهِ ۔[2]

تم سب لوگوں سے بہتر ہو اس شرط پر کہ

تم لوگوں کو نیکی کا حکم دو

تم لوگوں کو برائی سے روکو اور

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰

(۲) تفسیر الطبری رقم الاثر ۷۶۱۵

تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ

یہ امت خیر الامم ہے، یہ امت دنیا میں بسنے والی تمام امتوں سے افضل و برتر ہے۔شرط یہ ہے کہ یہ امت نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور ایمان کی دولت سے لبریز ہو۔

ہاں ہاں جب تک یہ امت نیکی کا حکم دیتی رہی اور برائی سے روکتی رہی، خیر و بھلائی کے پھیلانے کی کوشش کرتی رہی، گناہ و معصیت کے خلاف جنگ کرتی رہی تو یہ امت سب سے بہتر امت رہی۔لیکن جیسے ہی اس نے اپنے اس فرض ،فرض دعوت کو نظر انداز کر دیا کئی حصوں میں بٹ کر خود ہی اپنی طاقت وسطوت ختم کر بیٹھی۔

اے فرزندان اسلام!

اٹھئے!اپنے اس فرض کو پہچانیے، اللہ کے دین کی دعوت کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر نکلئے پھر دیکھئے رحمت خداوندی کس شان سے تمہارا استقبال کرتی ہے۔

کاہلی اور سستی کو چھوڑیے، نیکی کا حکم دیجیے، خود سراپا نیکی بن جایئے، نیکی کے نور سے عالم میں اجالا کر دیجیے۔

بدی کو مٹایئے، خود اپنے ہاتھ سے مٹانے کی سعی کیجیے۔زبان کو استعمال کیجیے یا دل سے بدی کے ختم ہونے کی دعا ہی کر دیجیے پھر دیکھئے گا۔

وہی قرون اولیٰ والا نظارہ ہوگا، بڑی بڑی غیر مسلم حکومتیں کاسہ گدائی لئے تمہارے در پر حاضر ہونگی۔آج جن کا طوطی بول رہا ہے ان شاء اللہ کل یہ تمہارے باج گزار ہوں گے۔یہ اللہ کا وعدہ ہے، خدائی وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔کمی ہے تو صرف ہماری طرف سے ہے، ہم آج ہی کمر ہمت باندھ لیں، دین حق کے داعیہ بن جائیں، نیکی سے محبت اور اس کو پھیلانے کی سعی کریں بدی سے نفرت اور اس کو مٹانے کی کوشش کریں پھر دیکھئے گا ان شاء اللہ

سورج بعد میں غروب ہوگا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پہلے پورا ہوگا۔

ہر قوم اور قبیلہ سے چند افراد دعوت کے لئے مخصوص ہونے چاہیے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۔[1]

ترجمة :

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن نکل کھڑے ہوں سارے کے سارے۔ تو کیوں نہ نکلے ہر قبیلہ سے چند آدمی تا کہ تفقہ حاصل کر سکیں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی طرف تا کہ وہ نافرمانیوں سے بچیں۔

-☆-

ہر قبیلہ، ہر قوم اور ہر خاندان سے کچھ تو ایسے افراد ہونے چاہئیں جو ہمیشہ کلمۃ اللہ بلند کرنے کی کوشش میں لگے رہیں، جس قوم کے کچھ افراد راہِ حق میں نکل کھڑے ہوئے اور دین کی تبلیغ واشاعت کیلئے

(۱) سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲

اپنی زندگیاں وقف کردیں ۔نیکی کی ترغیب دینے اور برائی کا راستہ روکنے کیلئے اپنی توانائیاں صرف کر دیں تو سمجھ لیجئے اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات ہیں اور عنایات ربانیہ سے یوں مالا مال ہیں کہ اپنی پوری قوم کیلئے وجہ افتخار بلکہ وجہ نجات بن جائیں گے۔

ہر خاندان میں کچھ افراد ایسے ہونے چاہئیں جن کے سر میں اشاعت دین کا سودا سمایا ہوا ہو۔ جو اسلام کی دعوت کیلئے دیوانے بنے ہوں۔جنہیں موسم کی سختی، افراد کی ترش روئی، اپنوں کی سردمہری راہ حق سے پھیر نہ سکے تو یقین جانیے! اس پورے خاندان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات ہونگی اور ان شاء اللہ یہ نوازشات دونوں جہاں میں ان کی دستگیری کریں گی۔

-☆-

دعوت متقیوں
کی صفت ہے

الٓمٓ o ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ o[1]

ترجمة :

الف۔لام۔میم۔یہ ذی شان کتاب جس میں کوئی شک نہیں۔یہ ہدایت ہے متقیوں کے لئے۔وہ جو ایمان لائے ہیں غیب پر اور صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور اس سے جو ہم نے انہیں روزی دی خرچ کرتے ہیں۔

-☆-

یہ کتاب حکمت، یہ قرآن مجید، یہ کلام الٰہی اس میں شک وشبہ کی گنجائش تک نہیں۔یہ سراپا ہدایت ہے متقی اور پرہیز گاروں کیلئے جو ایمان بالغیب کے وصف سے متصف ہیں۔

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۱ تا ۳

نماز کو ظاہری اور باطنی حقوق سے ادا کرتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

-☆-

حضرت امام حسن بصری کا ارشاد:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ الْبَصرِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی :
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔
اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ النَّفَقَةِ نَفَقَةُ الْعِلْمِ ۔[1]

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ:
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔
اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں
سب سے عظیم رزق جو خرچ کیا جاتا ہے وہ علم کا خرچ ہے۔

-☆-

حضرت امام قرطبی کا ارشاد:

قَالَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ فِیْ تَاْوِیْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی:
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔ اَیْ مِمَّا عَلَّمْنَاھُمْ یُعَلِّمُوْنَ ۔[2]

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں بعض متقدمین فرماتے ہیں:
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔
اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ہم نے جو انہیں علم

(۱) تفسیر ابن کثیر: صفحہ ۴۲ جلد ۱
(۲) تفسیر القرطبی صفحہ ۱۷۹ جلد ۱

سکھایا ہے اسے دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

-☆-

جو خوش بخت علم خرچ کرتا ہے، علم کا نور بکھیرتا ہے۔ یہ وہی ہے جو دوسروں کو اسلام کی نوری تعلیمات سے آشنا کر رہا ہے۔ یہی وہ خوش قسمت ہے جو شرک وبدعت کی تاریک رات میں توحید ورسالت کی شمع جلاتا ہے۔ جس کی روشنی سے کئی بے راہ صراط مستقیم پر آ جاتے ہیں۔ وہ خود کیا سنورتے ہیں دوسروں کیلئے بھی ھادی وراہنما بن جاتے ہیں۔

-☆-

/

عباد الرحمٰن کی دعا

اے اللہ! ہمیں متقین کا امام بنا دے

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (1)

اور وہ جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! مرحمت فرما ہمیں بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیز گاروں کے لئے پیشوا۔

-☆-

(1) سورۃ الفرقان آیت ۷۴

علم بکھیرنے والا عالم قابل رشک ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اِثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ ، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا ، وَيُعَلِّمُهَا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رشک دو آدمیوں میں مناسب ہے:

ایک وہ آدمی جیسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو اسے حق میں خرچ کرنے کی توفیق دے دی گئی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا وہ اس سے فیصلے کرتا ہے اور اسکی دوسروں کو تعلیم دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد۱	صفحہ۵۵۰
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۴۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۳۳۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۹)	جلد۴	صفحہ۵۱۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد۲	صفحہ۳۵۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۸)	جلد۷	صفحہ۳۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۹)	جلد۷	صفحہ۳۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۸۱۰)	جلد۵	صفحہ۳۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۹۲۳)	جلد۴	صفحہ۴۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۰۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۹)	جلد۴	صفحہ۱۴۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۵۱)	جلد۳	صفحہ۵۳۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد۵	صفحہ۱۴۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۵	صفحہ۴۰۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۶۲)	جلد۱۲	صفحہ۲۲۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۲۷۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۳۷

فلاح پانے والا

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (1)

ترجمة :

ضرور ہونی چاہیے تم میں ایک جماعت جو بلایا کرے نیکی کی طرف اور حکم دیا کرے بھلائی کا اور روکا کرے بدی سے اور یہی لوگ کامیاب وکامران ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری کاہلی اور سستی کا پہلے ہی علم تھا اس لئے آپ ہمیں خبردار کر رہے ہیں کہ دنیا میں اتنا مگن نہ ہو جانا کہ اپنے فرض منصبی کو بھول جاؤ۔
دنیا کی رنگینی میں اس درجہ غرق نہ ہو جانا کہ تمہیں نیکی پھیلانے کی فرصت ہی نہ ملے اور تمہارے پاس بدی کے سیلاب کو روکنے کا وقت ہی نہ ہو اور نہ ہی تم لوگوں کو میری پیاری سنتیں سکھانا

(1) سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴

بھول جاؤ۔

دین کا درد رکھنے والو! اللہ کے بندو!

اٹھو کر ہمت باندھو اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو عام کرنے کی سعی کرو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل و جان سے پیاری سنتوں کو عام کرنے کیلئے ہر وہ طریقہ استعمال کرگزرو جو ممکن ہو۔

ایسے اجتماعات کا انتظام کرو جہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

علماء حق جو ہر وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے دین کو پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں ان کے بیانات خود سنو اوروں کو سننے کی دعوت دو۔

دین حق کے مستند علماء کی کتب خود پڑھو، دوسروں تک پہنچاؤ پھر انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر طرف دین اسلام کا اجالا ہو گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے دین کے چرچے ہوں گے۔ دین حق کی نور بھری تعلیمات لوگوں کے سینوں کو روشن کرنے کے ساتھ ساتھ معطر بھی کر رہی ہونگی۔

-☆-

دعوت سراپا خیر و برکت

دعوت دینے والا اجر عظیم کا حقدار

لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلٰحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا (1)

ترجمة:

نہیں کوئی بھلائی ان کی اکثر سرگوشیوں میں سوائے ان لوگوں کے جو حکم دیں صدقہ دینے کا یا نیک کام کا یا صلح کرانے کا لوگوں میں اور جو شخص کرے یہ کام اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں حاصل کرنے کے لئے تو ہم عطا فرمائیں گے اسے اجر عظیم۔

-☆-

ہر آدمی کو خواہش بلکہ کوشش ہے کہ وہ بہتر ہو جائے، دوسرے لوگوں سے اچھا ہو جائے، وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کی اولاد اچھی ہو جائے، اس کا خاندان بہتر ہو جائے۔ اس بہتری کے حصول کیلئے بڑی تگ و دو کرتے ہیں۔ صبح سے شام تک بلکہ رات گئے تک محنت کرتے ہیں لیکن پھر بھی مراد حاصل

(1) سورۃ النساء آیت ۱۱۴

نہیں ہوتی ،مقصد پورا نہیں ہوتا ۔

کبھی غور کیا! خواہش تو ٹھیک ہے لیکن اس کے حصول کا ذریعہ غلط ہے ۔آیئے اس کے حصول کیلئے وہی طریقہ اپنائیں جو ہمارے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

سب سے پہلے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کریں ،قرآن کریم کے اسرار و رموز جاننے کی کوشش کریں ۔علم و حکمت کے جو موتی اس میں چھپے ہوئے ہیں انہیں پانے کیلئے جستجو کریں ۔

اس کے بعد متقی بن جائیں ،اللہ سے ڈریں ،اسکا عذاب ،اس کی گرفت ،اس کی ناراضگی ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے ۔جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ گناہ کے نزدیک نہیں جاتا بلکہ ہمیشہ نیکی کے حصول کا طلبگار رہتا ہے اگر کسی وقت نفس یا شیطان کے بہکاوے سے کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً شرمسار ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے ۔آنسوؤں کا وہ نذرانہ پیش کرتا ہے کہ جس سے معصیت کے تمام داغ دھل جاتے ہیں ۔

اس کے بعد نیکی کا حکم دیں ،برائی سے روکیں ،خود نیک بن کر لوگوں کیلئے نمونہ بن جائیں ۔ اپنی اولاد کو نیکی کی ترغیب دیں ،انہیں برائی سے نفرت دلائیں اور ان کے اندر بھی یہ جذبہ پیدا کریں کہ وہ بھی نیکی بکھیرنے والے اور برائی مٹانے والے مقدس گروہ میں شامل ہو جائیں ۔جس انسان کا اٹھنا بیٹھنا ،چلنا پھرنا ،سونا جاگنا ،اس کا قول ،اس کا کردار سب نیکی کا داعیہ ہوگا اور برائی سے روکنے والا ہوگا تو یقین جانیے کہ وہ بازی لے گیا اور خدا کی رحمت کو سمیٹتے ہوئے بلند بہت بلند ہو گیا ۔

اپنے اعزہ و اقارب کا خیال رکھیں ان سے قطع تعلقی نہ کریں بلکہ صلہ رحمی کریں ۔جب یہ سب اوصاف مل جائیں گے تو وعدہ کے مطابق ہم سب بہتر ہو جائیں گے ۔وہ بہتر نہیں جسے ایک تنگ نظر دنیا کے حریص کی نگاہ کہتی ہے بلکہ بہتر وہ جو اللہ کے ہاں بہتر ہے ،اللہ کے رسول کے ہاں بہتر ہے ۔یاد رھے جسے اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر قرار دے دیں بھلا اس کے مقام و مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے ۔

دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے لبریز ہے اور دوسروں کا دامن بھی بھر دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ – :

مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً، فَکَانَ مِنْھَا نَقِیَّۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ ، فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ ، وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ ، فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ ، فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا.

وَاَصَابَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ ، لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً ، فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ ، وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَأساً ، وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت وعلم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے جو زمین پر برستی ہے۔ زمین کا کچھ حصہ پاک وصاف (زرخیز) ہوتا ہے جو بارش کے پانی کو قبول کرتا ہے وہ زمین کا حصہ چارہ اور بہت زیادہ گھاس اگاتا ہے۔

زمین کا کچھ حصہ پتھریلا ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ لوگ پانی پیتے ہیں۔ پانی پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

بارشیں زمین کے ایسے حصے پر بھی برستی ہیں جو چٹیل میدان ہے جو نہ پانی روکتا ہے اور نہ سبزہ اگاتا ہے یہ مثال ہے اس کی جس نے دین میں فقاہت (سمجھ) حاصل کی اسے نفع دیا اس چیز (ہدایت) نے جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا:

پس اس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور یہ مثال اس کی بھی ہے جس نے اس طرف بالکل توجہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جسے دیکر مجھے مبعوث فرمایا گیا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹)	جلد۱	صفحہ۵۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۸۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۳۶۳)	جلد۱۳	صفحہ۵۱۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی	متفق علیہ		

دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے سرسبز و شاداب

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – بِالْخَيْفِ مِنْ مِنٰى ، فَقَالَ :

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَبَلَّغَهَا ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٧٦٦)	جلد ٢	صفحہ ١١٣٥
قال الالبانی	حذا الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٣)	جلد ١	صفحہ ١٣٢
قال المحقق	حذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٩٢)	جلد ١	صفحہ ١٢٨
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٢٣١)	جلد ١	صفحہ ١٢١
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٦٨٣)	جلد ١٣	صفحہ ١٣٩
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں مسجد خیف میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا پھر اسے آگے پہنچا دیا کتنے ایسے ہیں جو دین کی بات اٹھانے والے ہیں لیکن دین کی سمجھ سے نا آشنا ہیں۔اور کتنے ایسے دین کی بات اٹھانے والے ہیں جو اس تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ دین کی سمجھ رکھتا ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهٗ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٧٦٤)	جلد٢	صفحہ١١٣٥
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٠)	جلد١	صفحہ١٤١
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٨٩)	جلد١	صفحہ١٤٧
قال الالبانی	حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٢٢٣)	جلد١	صفحہ١٥٧
قال الالبانی	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٢٣٢)	جلد١	صفحہ١٤١
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٦)	جلد١	صفحہ٢٦٨
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

ترجمة الحدیث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اللہ تعالٰی اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے مجھ سے حدیث پاک کو سنا تو اسے ایسے ہی دوسروں تک پہنچا دیا جیسے اس نے اسے سنا تھا۔ کتنا ایسے ہوا جس تک میری حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ حدیث سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیحان		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۸۲۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۸
قال المحقق	صحیح		

سچے داعیہ - دعوت دینے والے - کو
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے نور ملتا ہے
جس سے تمام راہیں روشن ہو جاتی ہیں

جناب یوسف خطار لکھتے ہیں:

اِنَّ الدَّاعِيَةَ الْحَقَّ هُوَ الَّذِيْ وَرَثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – نُوْرًا فِيْ قَلْبِهٖ ، يُضِيْءُ لَهُ السَّبِيْلُ ، وَدَعْوَةً مُخْلِصَةً لِلّٰهِ تَعَالٰى ، لَا يَبْغِيْ مِنْ خِلَالِهَا دُنْيَا يُصِيْبُهَا ، اَوْ مَكَانَةً يَتَطَلَّعُ اِلَيْهَا ، اَوْ غَرَضًا يَسْعٰى اِلَيْهِ ، بَلِ امْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَاَدَاءً لِوَاجِبِ شُكْرِ نِعْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْعِلْمِ.[1]

بے شک سچا داعیہ - دعوت دینے والا - وہ خوش نصیب ہے جس نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور وراثت اپنے دل میں نور رپایا جو اس کے لئے راہ حق روشن و منور کر دیتا ہے اور

(۱) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۶۲

اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ کے لئے سراپا اخلاص دعوت کو پایا وہ دوران دعوت طلبگار نہیں ہوتا کہ اسے دنیا ملے اور اسے کوئی اعلیٰ عہدہ مل جائے جس پر وہ براجمان ہو وہ کسی غرض ومطلب کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ وہ دعوت کا کام اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کرتا ہے اور نعمت اسلام وعلم کے واجب شکر کی ادائیگی میں کرتا ہے۔

-☆-

دعوت دینے والا

جواہرات سے بھرا ہوتا ہے

رذائل کی وہاں گنجائش نہیں

اَلصَّنْدُوْقُ الْمُمْتَلِیءُ بِالْجَوَاهِرِ لَا يَتَّسِعُ لِلْحَصٰى ، وَالْقَلْبُ الْمُمْتَلِیءُ بِالْحِكْمَةِ لَا يَتَّسِعُ لِلصَّغَائِرِ[1]

شیخ یوسف خطار احمد فرماتے ہیں:

وہ صندوق جو جواہرات سے بھرا ہوا اس میں سنگریزوں کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اور وہ دل جو حکمت سے لبریز ہے اس میں صغائر (دنیا کی لالچ اور قبیح عادات) کی گنجائش نہیں ہوتی۔

-☆-

(۱) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۶۵

دعوت ایسے ہے جیسے
اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرنا ہے

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالُوْا لِلنَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ:

أَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِیْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ . قَالُوْا :

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَیَأْتِیْ أَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ ، وَیَكُوْنُ لَهٗ فِیْهَا أَجْرٌ ؟ قَالَ:

أَرَأَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَیْهِ فِیْهَا وِزْرٌ ؟ فَكَذَالِکَ إِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ أَجْرٌ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مال دار لوگ زیادہ اجر وثواب لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا اللہ نے تمہارے لئے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم ان کا صدقہ کرو؟ بیشک ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور تمہاری اپنی شرم گاہ کی حفاظت بھی صدقہ ہے۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک شخص شرم گاہ کے ذریعے سے اپنی جنسی شہوت پوری کرے تو کیا اس میں بھی اس کیلئے اجر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بھلا بتاؤ! اگر وہ اپنی شہوت حرام جگہ (بدکاری) سے پوری کرے تو اسے گناہ ہوگا؟ یقیناً ہوگا پس اسی طرح وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵۸۸)	جلد ا	صفحہ ۵۰۵
قال الالبانی	حد احدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۷
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۵۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۵
قال الالبانی	حد احدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۳۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۴
قال الالبانی	حد احدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۶۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۳۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۷۴)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۴۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

کسی کے ذریعے کسی کا ہدایت پا جانا سرخ اونٹوں سے بہتر و افضل ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ لِعَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – لَمَّا اَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ ، فَوَاللّٰهِ ! لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۰۹)	جلد۲	صفحہ۹۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۴۲)	جلد۲	صفحہ۹۰۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۰۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۴۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۲۸۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۲۸)	جلد۵	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۳۴)	جلد۵	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا اعطا فرما کرارشاد فرمایا:

سیدھے جاؤ یہاں تک کہ ان کے علاقہ میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو کہ وہ اسلام قبول کرلیں اور انہیں بتانا کہ اللہ کے حق سے کیا چیز ان پر واجب ہے۔ پس اللہ ذوالجلال کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے ایک بھی آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩٣٢)	جلد ١٥	صفحہ ٣٧٧
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٤٠٦)	جلد ٤	صفحہ ١٨٧٢
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٣٦٦١)	جلد ٢	صفحہ ٤١١
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٢٧١٩)	جلد ١٦	صفحہ ٤٣٧
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦٤٩٦)	جلد ٨	صفحہ ٤٩٢
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٨٠٩٣)	جلد ٧	صفحہ ٣١٠
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٨٣٢٨)	جلد ٧	صفحہ ٤١٣
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (٨٥٣٣)	جلد ٨	صفحہ ٨

دعوت کے لئے مسجد جانے والے کو مکمل حج کا ثواب ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یَّتَعَلَّمَ خَیْرًا اَوْ یُعَلِّمَهٗ ، کَانَ لَهٗ کَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهٗ.

حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۷۹۶۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۰۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۴۷۳)	جلد ۸	صفحہ ۹۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۸۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳۶
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۵
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسجد کی طرف روانہ ہوا اسکا ارادہ خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کا ہے تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے جتنا کامل حج کرنے والے کو ہے۔

-☆-

دعوت کا اجر وثواب
اتنا ہے جتنا
جہاد فی سبیل اللہ کا ہے

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيْرًا [1]

ترجمۃ:

پس کافروں کی اطاعت نہ کیجئے اوران سے جہاد کیجئے بڑا جہاد۔

-☆-

سورۃ الفرقان مکی ہے ابھی جہاد بالسیف کا حکم نازل نہیں ہوا اس لیے اس جہاد سے مراد جہاد بالقرآن والحدیث ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ الفرقان آیت ۵۲

علامہ برہان الدین البقاعی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ اَیِ الْقُرْآنَ ...... بِاِبْلَاغِ آيَاتِهِ مُبَشِّرَةً كَانَتْ اَوْ مُنْذِرَةً وَالْاِحْتِجَاجِ بِبَرَاهِيْنِهِ جِهَادًا كَبِيْرًا جَامِعًا لِكُلِّ الْمُجَاهِدَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ ، لِاَنَّ فِيْ ذَالِكَ اِقْبَالٌ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اِلَيْكَ وَاجْتِمَاعُهُمْ عَلَيْكَ ، فَيَقْوَى اَمْرُكَ ، وَيَعْظَمُ خَطْبُكَ وَتَضْعَفُ شَوْكَتُهُمْ وَتَكْسُرُ سَوْرَتُهُمْ [1]

ترجمۃ:

ان کفار کے ساتھ جہاد کیجئے قرآن کے ساتھ قرآن کریم کی آیات ان تک پہنچا کر وہ آیات بشارت دینے والی ہوں یا عذاب الٰہی سے خبر دار کرنے والی ہوں اور قرآن کریم کے دلائل و براہین سے احتجاج کرتے ہوئے ان سے جہاد کیجئے۔

جہاداً کبیراً۔بڑا جہاد:

جو مجاہدات ظاہرہ وباطنہ کا جامع ہو کیونکہ جب آپ اپنی ظاہری و باطنی قوتوں کو صرف کریں گے تو اس سے بہت سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونگے اور وہ آپ کے پاس جمع ہونگے تو اس صورت میں آپ کا کام قوی ہو جائے گا اور آپ کی حالت و کیفیت عظیم ہو جائے گی اور ان کا دبدبہ کمزور پڑ جائیگا اور ان کا جوش ماند پڑ جائے گا۔

-☆-

(۱) نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور صفحہ ۳۲۷ جلد ۵

افضل الشہداء

وَقَدْ جَرَتْ سُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ عَلَی الدَّعْوَۃِ اِلَی الْخَیْرِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ، وَاِنْ کَانَ مَحْفُوْفًا بِالْمَکَارِہِ وَالْمَخَاوِفِ وَکَمْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ ذٰلِکَ مِنْھُمْ مِنْ نَبِیٍّ وَصِدِّیْقٍ، فَکَانُوْا اَفْضَلَ الشُّھَدَاءِ۔[1]

شیخ سید محمد رشید رضا لکھتے ہیں:

حضرات انبیاء ومرسلین علیہ السلام اور سلف صالحین کا طریقہ، خیر کی دعوت دینا، نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا رہا ہے۔اگر چہ یہ کام پریشانیوں اور دکھوں سے بڑا پڑا ہے۔ان میں سے کتنے ہی نبی صدیق شہید کر دیے گئے اور وہ افضل الشہداء ہیں۔

-☆-

(۱) تفسیر المنار صفحہ ۳۲ جلد ۴

دعوت دینے والا

حسین ترین بات سے آراستہ ہے

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [1]

ترجمہ:

اور اس شخص سے بہتر کس کا کلام ہے جس نے دعوت دی اللہ کی طرف اور نیک عمل کئے اور کہا کہ میں تو اپنے رب کے فرمانبردار بندوں سے ہوں۔

-☆-

(1) سورۃ فصلت آیت ۳۳

دعوت دینے والا

آسمانوں میں کبیر کے لقب سے متصف

عَنِ الْفُضَیْلِ ابْنِ عَیَاضٍ – رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی – قَالَ:

عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ یُدْعٰی کَبِیْراً فِی مَلَکُوْتِ السَّمٰوَاتِ [1]

ترجمة:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

علم والا، اپنے علم پر عمل کرنے والا اور یہ علم دوسروں کو سکھانے والا آسمانوں کی بادشاہت میں کبیر (بہت بڑا) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

-☆-

(۱) جامع الترمذی صفحہ ۳۸۰ جلد ۲

علم کی شمع جلانے والے کو مرنے کے بعد بھی اجر و ثواب ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ :

وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهٗ ، اَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ ، اَوْ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٦٣١)	جلد٣	صفحہ١٢٥٥
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٢٨٨٠)	جلد٢	صفحہ٢١
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٣٧٦)	جلد٢	صفحہ٩٣
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٧٩٣)	جلد١	صفحہ١٩٩
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٧٨)	جلد١	صفحہ١٤٣
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہوجاتے ہیں سوائے تین کے۔

(۱) نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرے

(۲) علم جس سے اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ لیا جائے

(۳) صدقہ جاریہ

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۹
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد۱	صفحہ۱۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۵۳)	جلد۲	صفحہ۵۵۷
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۸
قال المحقق	حذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
قال المحقق	حذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۳۰)	جلد۹	صفحہ۳۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۱۶)	جلد۷	صفحہ۲۸۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۴۴۵)	جلد۶	صفحہ۱۹۲

دعوت مومن کا وصف جمیل اور اسکے لئے جنتوں کی بشارت
جنتوں میں پاکیزہ رہائش گاہوں کی نوید اور
اللہ تعالیٰ کی رضا کا مژدہ جانفزا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ o وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ o[1]

ترجمة الحديث،

نیز مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں حکم کرتے ہیں نیکی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی۔یہی لوگ ہیں جن پر ضرور رحم فرمائے گا اللہ، بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

(۱) سورۃ التوبہ آیت ۷۱ تا ۷۲

وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے باغات کا رواں ہیں جن کے نیچے ندیاں یہ ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ نیز وعدہ کیا ہے پاکیزہ مکانات کا سدا بہار باغوں میں اور رضائے خداوندی ان سب نعمتوں سے بڑی ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

–☆–

دعوت دینے والے کی
اللہ کی طرف سے مدد ونصرت

یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ [1]

ترجمۃ:

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائیگا اور میدان جہاد میں تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

-☆-

(1) سورۃ محمد آیت ۷

عالم عابد سے افضل ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ:
ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – رَجُلَانِ: اَحَدُھُمَا عَابِدٌ، وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ –:
فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۷۳۰)	جلد۱	صفحہ۱۰۴۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۵)	جلد۳	صفحہ۷۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۴۲۱۳)	جلد۲	صفحہ۷۷۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۱)	جلد۱	صفحہ۱۴۲
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۵۲

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عالم کی عابد پر جو عالم نہ ہو ایسی فضیلت ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔

-☆-

معلم خیر کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مُعَلِّمِ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِی الْبِحَارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

معلم الخیر-خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتی کہ سمندروں میں مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۳
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۶۵

دعوت جتنے لوگ قبول کریں گے
اسکا ثواب دعوت دینے والے کو ملے گا

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً ، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنِ اتَّبَعَهٗ ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئاً.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۰۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۱۲۶
قال محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۱۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۶۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ہدایت کی طرف بلایا تو جتنا ثواب اس کی دعوت قبول کرنے والوں کو ملتا ہے اتنا ہی ثواب اسے ملتا ہے اور یہ چیز (اس کا اجر ملنا) ان دعوت قبول کرنے والوں کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت کی اس دعوت دینے والے کو اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی دعوت قبول کرنے والوں کو ہوگا اور یہ چیز (اسے اتنا ہی گناہ ملنا) ان گمراہی کی دعوت قبول کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد۳	صفحہ۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۳)	جلد۹	صفحہ۱۴۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۹	صفحہ۵۴۳
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً ، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً ، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ ۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۷)	جلد۲	صفحہ۷۰۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۳۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۵۷)	جلد۱۴	صفحہ۳۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۷۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۰۸)	جلد۸	صفحہ۱۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۳۰۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۴)	جلد۱	صفحہ۱۱۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۵)	جلد۳	صفحہ۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۴)	جلد۲	صفحہ۳۱۴
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۶۶۳)	جلد۶	صفحہ۵۴۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۵۱

ترجمة الحديث

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اسلام میں سنت حسنہ کو رواج دیا کہ اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا گیا تو جس نے بھی اس پر عمل کیا ان کی مثل اسے رواج دینے والے کو ثواب ملے گا اور اس اجر سے عمل کرنیوالوں کے اجر و ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا۔

اور جس نے اسلام میں برا طریقہ کو رواج دیا تو اس پر اس کے بعد بھی عمل کیا گیا تو جس نے اس طریقہ پر عمل کیا ان کی مثل اسے رواج دینے والے کو گناہ ملے گا اس گناہ سے عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

-☆-

مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
قال المحقق	اسنادہ حسن		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

دعوت دینے والے
تاروں کی طرح ہیں

اَلدُّعَاةُ فِي الْاَرْضِ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ ، يُهْتَدٰى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ[1]

شیخ یوسف خطار احمد لکھتے ہیں:

دعوت دینے والے زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں تارے ہیں جن سے بحروبر کی ظلمات (تاریکیوں) میں ہدایت لی جاتی ہے

-☆-

جنگلات میں یا سمندر میں جب انسان راستہ بھول جاتے ہیں گھٹاٹوپ اندھیروں میں انہیں نشان منزل نہیں ملتا وہ اس عالم میں آسمان کے تاروں سے راہنمائی لیتے ہیں۔ چمکتے تارے دیکھ کر انہیں انکی منزل کا سراغ مل جاتا ہے۔ پھر تاروں کی روشنیوں میں وہ اپنا سفر جاری کرتے ہیں اور اپنی

(1) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۱

منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔

اس عالم رنگ و بو میں ہر طرف کفر و شرک کا اندھیرا ہے گمراہی کی تاریکی چاروں سو پھیلی ہے اس عالم میں انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ صراط مستقیم کونسا ہے تو اس وقت اللہ کی طرف دعوت دینے والے علماء کا وجود تاروں کا روپ دھار لیتا ہے۔ پھر وہ بھی بھٹکتے ہوئے مسافروں کو راہ جنت بتاتے ہیں۔ قرآن و سنت کی نورانی قندیل سے انہیں انکی منزل کا پتہ بتاتے ہیں۔ پھر اس نور بھری روشنی میں چل کر لوگ خیر و عافیت سے اپنا سفر مکمل کرتے ہیں اور بالآخر جنت کے دروازے تک پہنچ جاتے ہیں۔

-☆-

دعوت دینے والا حبیب اللہ ہے، اللہ کا ولی ہے
اللہ کا برگزیدہ ہے، اللہ کا پسندیدہ ہے
روئے زمین پر اللہ کا سب سے بڑا محبوب ہے
اور وہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصرِیُّ عَنِ الدَّاعِیَةِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:

هَذَا حَبِیْبُ اللّٰهِ ، هٰذَا وَلِیُّ اللّٰهِ ، هٰذَا صَفْوَةُ اللّٰهِ ، هٰذَا خِیَرَةُ اللّٰهِ ، هٰذَا اَحَبُّ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَی اللّٰهِ ، اَجَابَ اللّٰهَ فِیْ دَعْوَتِهٖ ، وَدَعَا النَّاسَ اِلٰی مَا اَجَابَ اللّٰهَ فِیْهِ مِنْ دَعْوَتِهٖ وَعَمِلَ صَالِحًا فِیْ اِجَابَتِهٖ ، وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ، هٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰهِ[1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے بارے میں اپنے تأثرات کا اظہار فرماتے ہیں اللہ کی طرف دعوت دینے والے یہ حبیب اللہ (اللہ کا محبوب) ہے۔

(۱) تفسیر ابن کثیر: (۴/۱۰۱)، کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۴

یہ اللہ کا ولی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا منتخب اور چنا ہوا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا ہے۔

اس نے اللہ تعالیٰ کی دعوت کو قبول کیا اور لوگوں کو اللہ کی طرف قبول کروایا۔ دعوت کی طرف دعوت دی (بلایا) اور اللہ کا حکم مان کر نیک عمل کیے اور اس نے کہہ دیا میں مسلمانوں میں سے ہوں یہی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

-☆-

دعوت سے روگردانی کرنے والوں پر
قریب ہے کہ عذاب نازل ہو
پھر وہ دعا مانگیں تو ان کی دعا قبول نہ ہو

عَنْ حُذَيْفَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد۲	صفحہ۴۶۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۸۰
قال المحقق	حسن بشواہدہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۰۷۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۸۹
قال الالبانی	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۲۳
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد۳	صفحہ۲۸۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۵۵۲۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۶۶)	جلد۳	صفحہ۳۶

ترجمة الحديث

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر عقاب نازل فرمائے پھر تم اس سے دعا مانگو گے تو تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

-☆-

غایۃ الاحکام　رقم الحدیث (۱۳۹۹ ھ)　جلد ۶　صفحہ ۵۸۳

اسلام باقی رہنے والا ہے اور بالآخر غلبہ بھی اسلام کا ہوگا
اگر ہم نے دعوت- جو ہم پر فرض ہے کو چھوڑ دیا نعوذ باللہ من ذالک
تو اللہ تعالیٰ کسی اور قوم کو اسلام سے سرفراز کرے گا
پھر وہ قوم دعوت کا فرض ادا کرے گی

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَاقٍ لَایَزُوْلُ ، وَالْعَاقِبَةُ لَهُ ، وَلٰكِنْ اِمَّا اَنْ نَعُوْدَ – نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ – اِلٰی دِیْنِنَا ، فَیَكُوْنُ لَنَا شَرَفُ النَّصْرِ فِی الدُّنْیَا ، وَثَوَابُ اللّٰهِ فِی الْآخِرَةِ ، وَاِمَّا اَنْ یَسْتَبْدِلَ بِنَا قَوْمًا غَیْرَنَا یَدْخُلُوْنَ فِی الْاِسْلَامِ ، وَیَتَوَلَّوْنَ الدَّعْوَةَ اِلَیْهِ وَالدِّفَاعَ عَنْهُ [1]

اسلام باقی رہنے والا ہے اسے زوال نہیں آخر غلبہ وعروج اسلام ہی کو ہوگا۔ہم جو بحمدہٖ تعالیٰ مسلمان ہیں اپنے دین کی طرف لوٹ جائیں اسے پورے طریقے سے اپنائیں تو دنیا میں فتح ونصرت کا شرف ہمارے مقدر میں ہوگا اور آخرت میں ہمیں اجر وثواب ملے گا۔یا پھر اگر ہماری روش اسی طرح رہی تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ کسی اور قوم کو اسلام میں داخل کردیگا اور وہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیں گے اور اسلام کا مکمل دفاع کریں گے۔

(۱) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۴۸

علماء کرام اور دعوت دینے والوں کی قلت
جہالت، بدعات، اور خرافات پھیلنے کا سبب ہے

إِنَّ قِلَّةَ الْعُلَمَاءِ وَالدُّعَاةِ سَبَبٌ فِي انْتِشَارِ الْجَهْلِ وَالْبِدَعِ وَالْخَرَافَةِ ، وَإِنَّ نَجَاحَ الْمُجْتَمَعِ مَرْهُوْنٌ بِالْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ الْعَامِلِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ الْقَائِلَ:

إِذَا سَكَتَ الْحَقُّ نَطَقَ الْبَاطِلُ[1]

علماء اور دعوت دینے والوں کی قلت جہالت، بدعات اور خرافات کے پھیلنے کا سبب ہے۔ بے شک انسانی معاشرے کی کامیابی علماء کی مرہون منت ہے جو علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ اور وہ علماء عامل بالکتاب والسنہ اور مخلص ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے قائل پر رحمتیں نازل فرمائے جب حق خاموش ہوجاتا ہے تو باطل بولنا شروع کردیتا ہے۔

-☆-

(۱) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۲۱

مداہنت اختیار کرنے والوں بدی کو دیکھ کر اسے نہ روکنے والوں کی مثال

عَنِ النُّعْمَانِ بنِ بَشِيرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُّوا سَفِيْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي اَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا، فَتَاَذَّوْا بِهِ، فَاَخَذَ فَأْساً، فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ، فَاَتَوْهُ، فَقَالُوْا:

مَالَكَ؟ قَالَ: تَاَذَّيْتُمْ بِيْ، وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ اَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَاَنْجَوْا اَنْفُسَهُمْ، وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی کی حدود میں مداہنت کرنے والے اور اللہ کی حدود توڑنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے ایک قوم وجماعت نے بحری جہاز میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ نچلی منزل میں چلے گئے اور کچھ لوگ بالائی منزل میں نچلی منزل والے پانی لینے کیلئے اوپر والی منزل والوں کے پاس سے گزرتے تو وہ تنگی محسوس کرتے۔

نچلی منزل والوں میں سے ایک نے کلہاڑا پکڑا اور بحری جہاز کے نچلی جانب سوراخ کرنا شروع کردیا تو اوپر والی منزل والے آئے انہوں نے اسے کہا: تو کیا کررہا ہے اس نے کہا: تم میرے پانی لانے سے تنگی محسوس کرتے ہو میرا پانی کے بغیر گزارہ نہیں اس لئے سوراخ کررہا ہوں۔

اگر بالائی منزل والوں نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیا (اسے سوراخ کرنے سے روک دیا) اسے بھی بچالیا اور خود بھی بھی نجات پاگئے اور اگر اسے چھوڑ دیا کہ سوراخ کرلے تو اسے بھی ہلاک کردیا اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کردیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۹۳)	جلد۲	صفحہ۷۹۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۸۶)	جلد۲	صفحہ۸۱۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۰۵)	جلد۳	صفحہ۱۷۹
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۶۳)	جلد۳	صفحہ۲۰۵
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۷)	جلد۱	صفحہ۵۳۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۸۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۷۷)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۹۲)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

پہلوان کو دعوتِ اسلام اور
اس کے لئے انوکھا انداز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – :

اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ رُکَانَۃَ صَارَعَ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَصَرَعَہُ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ،کُلُّ مَرَّۃٍ عَلٰی مِائَۃٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَلَمَّا کَانَ فِی الثَّالِثَۃِ قَالَ :

یَا مُحَمَّدُ! مَا وَضَعَ ظَھْرِی اِلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ قَبْلَکَ ، وَمَا کَانَ اَحَدٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْکَ ، وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ، فَقَامَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَرَدَّ عَلَیْہِ غَنَمَہُ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عباس – رضی اللہ عنہما – کابیان ہے کہ

البدایہ والنہایہ؛صفحہ ۱۰۴

یزید بن رکانہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کشتی لڑی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اسے پچھاڑ دیا اور ہر مرتبہ ایک سو بھیڑ بکریاں لیں۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ اسے پچھاڑا تو اس نے کہا:

یا محمد!

آپ سے پہلے میری پشت کسی نے زمین پر نہیں لگائی اور آج سے پہلے آپ سے بڑھ کر میرے ہاں کوئی مبغوض نہیں تھا لیکن اب میں دل وجان سے مسلمان ہوتا ہوں۔

اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی الٰہ (لائق بندگی) نہیں اور آپ اللہ تعالٰی کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اتنا سن کر آپ اس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے اس کی بھیڑ بکریاں واپس کر دیں۔

-☆-

قریب المرگ یہودی

جوان کو دعوتِ اسلام

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْیَهُوْدِ كَانَ مَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِہٖ فَقَالَ لَہٗ :

اَسْلِمْ ، فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ ، وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِہٖ ، فَقَالَ لَہٗ اَبُوْہُ :

اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ یَقُوْلُ:

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہُ بِیْ مِنَ النَّارِ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۵۶)	جلد۱	صفحہ۴۰۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۵۷)	جلد۴	صفحہ
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۴۳۶)	جلد۵	صفحہ۴۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۸۴)	جلد۱۱	صفحہ۴۴۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۶)	جلد۱	صفحہ۱۱۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۱۳)	جلد۱۱	صفحہ۳۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کا ایک جوان بیمار ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تیمارداری کیلئے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سر کی جانب بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا:

اسلام لے آؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس تھا تو اس کے باپ نے اس سے کہا:

ابو القاسم (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو فرماتے ہیں اسے مان لو۔ تو اس جوان نے اسلام قبول کرلیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے گھر سے یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے شکر یہ اللہ کا جس نے اس جوان کو میری وجہ سے آگ سے بچالیا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۰۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۲۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۷۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۷۷۶
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۳۳۵۰)	جلد ۶	صفحہ ۹۳
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۴۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۱۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۰۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۰۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۲
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری (للبیہقی)	رقم الحدیث (۶۵۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۷
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۲۴)		صفحہ ۱۳۸

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؀ [1]

ترجمہ:

اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقوی کے کاموں میں اور باہم مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

-☆-

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ؀ [2]

ترجمہ:

پھر جب انہوں نے فراموش کردی جو انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے نجات دے دی انہیں جو روکتے تھے برائی سے۔ اور پکڑ لیا ہم نے ان کو جنہوں نے ظلم کیا برے عذاب سے بوجہ اس کے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔

-☆-

(۱) سورہ مائدہ ۲:

(۲) سورہ اعراف ۱۶۵

مومن ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اسلام کی دعوت دینا ان کا وصفِ جمیل ہے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ o [1]

ترجمہ:

نیز مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ حکم کرتے ہیں نیکی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی۔ یہی لوگ ہیں جن پر ضرور رحم فرمائے گا اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ توبہ: ۷۱

وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ. ؎

ترجمہ:

اور جو بلند ہمت مصروف جہاد رہتے ہیں ہمیں راضی کرنے کیلئے ہم ضرور دکھائیں گے انہیں اپنے راستے۔ اور بلاشبہ اللہ تعالٰی ہر وقت محسنین کے ساتھ ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ عنکبوت: ۶۹

دعوتِ اسلام
مومنوں کا وصفِ جمیل ہے

قَالَ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ اَبُوْحَامِدِ الْغَزَالِيُّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ –:

فَقَدْ نَعَتَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّهُمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَالَّذِیْ هَجَرَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ خَارِجٌ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ:

حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ پس جو آدمی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ترک کر دے وہ ان مومنوں کی فہرست سے خارج ہے۔

-☆-

الاحیاء العلوم الدین للغزالی: ۲/۲۷۰

دعوتِ اسلام مومنوں کا وصفِ خاص ہے
اور یہ مومن اور منافق کے درمیان فرق بھی ہے

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ ، فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ اَخَصَّ اَوْصَافِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَرَأْسُهَا الدُّعَاءُ اِلَی الْاِسْلَامِ.

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مومنوں اور منافقوں میں فرق قرار دیا ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مومن کا وصف خاص ہے اور اس کا جوہر اسلام کی طرف بلانا ہے۔

-☆-

تفسیر القرطبی ۴/۴۷

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – تَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :

إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَإِنَّهُ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن فروخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرمارہی تھیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں۔

پس جس نے اللہ اکبر کہا

الحمد للہ کہا

لا الہ الا اللہ کہا

صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۰
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۶۳۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۸
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۶۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۵۰
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۶۱۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۵

سبحان اللہ کہا

استغفر اللہ کہا

راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کردی

اور کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا۔

ان تین سو ساٹھ جوڑ کی تعداد میں۔۔یعنی تین سو ساٹھ مرتبہ۔

تو وہ اس دن اس حالت میں چلے گا کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کرلیا ہے۔

-☆-

برائی سے روکنے والے کو بے حساب اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے

عَنْ عَبْدالرَّحْمٰن الْحَضْرَمِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قال : قال النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ اُجُوْرِ اَوَّلِهِمْ يُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ .

ترجمة الحديث،

سیدنا عبدالرحمٰن حضرمی – رضی اللہ عنہ – نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں ایک جماعت ایسی ہوگی جنہیں ان کے اول کے اجر وثواب جیسا اجر دیا جائے گا یہ – وہ لوگ ہیں جو – برائی سے روکتے ہیں ۔

–☆–

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۱۸۱) جلد ۳۸ صفحہ ۲۲۱

قال شعیب الارنووط حسن لغیرہ، وھذا اسناد ضعیف لجھالۃ عبدالرحمٰن بن الحضرمی، فقد تفرد بالروایۃ عنہ عطا بن السائب

الدرر المضیاۃ جلد ۱ صفحہ ۳۳۷

نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا

حقِّ طریق - راستہ کے حق - سے ہے

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

إِیَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ، نَتَحَدَّثُ فِیْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

فَإِذَا أَبَیْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَاعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ، قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:

غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

راستوں میں بیٹھنے سے بچیے! صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان مجلسوں کے بغیر چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم نے وہاں ضرور بیٹھنا ہی ہے تو تم راستے کو اس کا حق ادا کردو۔ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

نگاہوں کو پست رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد۲	صفحہ۷۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۲۱)	جلد۳	صفحہ۱۶۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۵۶۳)	جلد۳	صفحہ۴۱۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۵۰۹)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد۲	صفحہ۳۵۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۴۳۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۷۵)	جلد۱	صفحہ۵۴۱
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۷۳۹)	جلد۶	صفحہ۲۱۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۸۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھ سے پہلے اللہ نے جو بھی نبی بھیجا اس کی امت میں سے اس کے حواری -خاص ساتھی- ہوتے جو اس کی سنن پر عمل اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے تھے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۹
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۶۰۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶

پھر ان کے بعد نا اہل لوگ ان کے جانشین بنے۔ وہ ایسی باتیں کہتے جو وہ کرتے نہیں تھے اور وہ کام کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو آدمی ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے۔

جو ان سے اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے۔

جو شخص ان سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے علاوہ رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں۔

-☆-

دعوت

دخولِ جنت کا ذریعہ

عَنْ اَبِی کَثِیْرٍ السُّحَیْمِيّ ، عَنْ اَبِیْہِ ، قَالَ:
سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ – رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ – قُلْتُ :
دُلَّنِيْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِہٖ ، دَخَلَ الْجَنَّۃَ ، قَالَ:
سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ:
یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ ، وَالْیَوْمِ الْآخِرِ . قُلْتُ :
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنَّ مَعَ الْاِیْمَانِ عَمَلًا ؟ قَالَ:
یَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَہُ اللّٰہُ . قُلْتُ :
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فَقِیْرًا لَا یَجِدُ مَا یَرْضَخُ ؟ قَالَ:
یَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَیَنْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ، قَالَ : قُلْتُ :

یَـارَسُـوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَیِیًّا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَیَنْهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ ؟ قَالَ:

یَصْنَعُ لِأَخْرَق ، قَالَ :

اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَخْرَقَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَصْنَعَ شَیْئًا ؟ قَالَ:

یُعِیْنُ مَغْلُوْبًا، قَالَ :

اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ ضَعِیْفًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُعِیْنَ مَغْلُوْبًا ؟ قَالَ:

مَا تُرِیْدُ اَنْ یَکُوْنَ فِیْ صَاحِبِکَ مِنْ خَیْرٍ ؟ یُمْسِکُ عَنْ اَذَی النَّاسِ، فَقُلْتُ:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ دَخَلَ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَفْعَلُ خَصْلَةً مِنْ هٰؤُلَاءِ ، اِلَّا اَخَذَتْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو کثیر سحیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ جب بندہ اس پر عمل کر لے تو جنت میں داخل ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو آپ نے

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣١٨)	جلد٢	صفحہ٥٧٩
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٣١٦)	جلد٣	صفحہ١٨٣
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٧٣)	جلد٢	صفحہ٩٦
قال شعیب الارنؤوط	ابو کثیر السحیمی یزید من رجال مسلم، ووالدہ لم یسمه، وفی روایۃ الحاکم: فکان یجالس اباذر، وباقی رجالہ ثقات رجال الصحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٣١٢)	جلد١	صفحہ٩٢
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح علی شرط مسلم		

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے تو وہ کیا عمل ہے؟۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے دوسروں کو دے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اگر وہ غریب آدمی ہو اور اس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو؟ تو کیا کرے؟۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اگر وہ بات کرنے سے عاجز ہو اور نیک کام کی نصیحت اور برے کاموں سے نہ روک سکتا ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ضعیف اور کمزور کے ساتھ احسان کرے (اس کے کام میں ہاتھ بٹائے)۔ میں نے عرض کیا:

اگر وہ خود ضعیف اور کمزور ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ وہ مظلوم کی مدد کرے۔ میں نے عرض کیا:

کہ وہ خود کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد نہ کر سکتا ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم کیا چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں ایسی کوئی خوبی نہیں کہ جس کے ذریعے سے وہ نیکی کما سکے تو پھر اتنا کرلے کہ خود دوسروں کو تکلیف دینے سے بچالے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اگر وہ ایسا کرلے گا تو کیا جنت میں داخل ہو جائے گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی مسلمان ان اعمال میں سے کسی عمل کو کرلے گا تو وہ عمل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔

-☆-

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

جَاءَ اِعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ؟ قَالَ :

لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ ، اَعْتِقِ النَّسَمَةَ ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ ، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۵۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۱۵
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۸
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۴
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۸۴
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۸۱
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

ترجمة الحديث،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا رسول اللہ! ایسا عمل سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے آپ نے ارشاد فرمایا:

تو نے سوال مختصر کیا ہے لیکن بات بہت بڑی کی ہے، غلام آزاد کر اور گردنیں چھڑا، اگر اتنی طاقت نہیں تو بھوکے کو کھلا اور پیاسے کو پلا۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۴۳۴)	جلد۴	صفحہ۳۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۴)	جلد۲	صفحہ۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		

دعوت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت مبارکہ ہے

عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَوْصَانِي خَلِيْلِيْ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ، اَوْصَانِي اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاَوْصَانِي اَنْ اَقُوْلَ الْحَقَّ، وَاِنْ كَانَ مُرًّا.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۰۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۱۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۶
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۷۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۶۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۴۰۶
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۸۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۶۹
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ مجھے میرے خلیل -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے چند خیر کے کاموں کی وصیت فرمائی ۔جن میں ایک وصیت یہ ہے کہ میں اللہ تعالی کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں ۔اور مجھے اس بات کی وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو ۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۵)	جلد۳	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		

دعوتِ اسلام

دین اسلام کا حصہ ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ اَسْهُمٍ:

اَلْإِسْلَامُ سَهْمٌ ،وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ ، وَالصَّوْمُ سَهْمٌ ، وَحَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَهْمٌ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۰۰)	جلد۱	صفحہ۵۸۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۲۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۸۷
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۴۱)	جلد۱	صفحہ۴۵۷
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد۲	صفحہ۵۸۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

ترجمة الحديث،

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دین اسلام آٹھ حصوں پر مشتمل ہے:

اسلام (یعنی توحید ورسالت کی گواہی) ایک حصہ،

نماز ایک حصہ،

زکوۃ ایک حصہ،

روزہ ایک حصہ،

بیت اللہ کا حج ایک حصہ،

اچھائی کا حکم کرنا ایک حصہ،

برائی سے روکنا ایک حصہ

اور جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے۔

اور جس کیلئے ان حصوں میں سے کوئی حصہ نہ ہو وہ دین و دنیا میں نامراد ہوا۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا ، وَتُقِیْمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ ، وَتَسْلِیْمُکَ عَلٰی اَهْلِکَ ، فَمَنِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَیْئًا ، فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْاِسْلَامِ یَدَعُهُ ، وَمَنْ تَرَکَهُنَّ ، فَقَدْ وَلَّی الْاِسْلَامَ ظَهْرَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ،

اور نماز قائم کرو،

زکوۃ ادا کرو،

رمضان المبارک کے روزے رکھو

اور حج کرو

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۸۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۷۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

اور نیکی کا حکم دینا

اور برائی سے روکنا

اور اپنے گھر والوں کو سلام کرنا۔

جس نے ان اعمال میں سے کسی عمل میں کمی کی تو اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا ہے

اور جو ان سب کو چھوڑ دے یقیناً اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

-☆-

بدی کو اگر بدلنے کی طاقت نہیں رکھتے
تو کم از کم اسے دل سے ناپسند تو کیجئے

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

بِحَسْبِ امْرِئٍ اِذَا رَای مُنْکَرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُغَیِّرَہٗ اَنْ یَعْلَمَ اللّٰہُ – تَعَالٰی – مِنْ قَلْبِہٖ اَنَّہٗ لَہٗ کَارِہٌ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کسی مسلمان آدمی کیلئے اتنا تو ہو کہ

وہ جب کسی بدی کو دیکھے جسے وہ بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کم از کم اس کا اللہ تعالیٰ تو جانے کہ اس کا دل اس بدی کو ناپسند کر رہا ہو۔

-☆-

تنبیہ الغافلین: صفحہ ۱۹

عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا ، كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا ، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا.

ترجمة الحديث،

جناب عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب زمین میں کوئی خطا کی جائے اوراس میں حاضر اورموجود شخص نے اس کو برا جانا۔ تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس معصیت سے غائب رہا لیکن جو غائب اوردور تھا مگر اس نافرمانی کو اس نے پسند کیا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس میں حاضر تھا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۴۳)	جلد۳	صفحہ۱۸۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد۲	صفحہ۵۸۱
قال الالبانی	حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۸۹)	جلد۱	صفحہ۱۷۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۳۴۵)	جلد۳	صفحہ۳۸
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۲۹)	جلد۳	صفحہ۴۸۴
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۴۴۴

ضیاء الحدیث

جہنم سے بچنے والے خوش نصیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

امابعد

''جہنم سے بچنے والے خوش نصیب'' افراد سے متعلق

چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں جہنم سے بچائے۔

آمین بحرکۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

-☆-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقی کامیاب

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۔

ترجمۃ:

جسے آگ -جہنم- سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہے۔

-☆-

حقیقی کامیابی یہی ہے کہ انسان آخرت میں سرخرو ہو نار جہنم سے بچ جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقام جنت سے سرفراز ہو۔

-☆-

اللہ کی رضا کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنے والا

عَنْ عُتْبَانِ بْنِ مَالِكٍ اَلْأَنْصَارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلهِ وَسَلَّمَ – :

لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ : لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ ، إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

ترجمة الحديث،

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۱۹)	جلد۱	صفحہ۴۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۳۰)	جلد۲	صفحہ۹۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۲۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۱۸
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۸۸۱)	جلد۹	صفحہ۴۰۷
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۴۳۰)	جلد۱۰	صفحہ۲۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۵۰)	جلد۷	صفحہ۲۲۸

جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

-☆-

سبحان اللہ!

اللہ تعالیٰ کا نام کس درجہ اپنے اندر عظمتیں سمیٹے ہوئے ہے۔خلوص دل سے اللہ کے نام کی مالا جپنے والا۔اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والا کس درجہ فیروز بخت ہے کہ اس پر نار جہنم۔جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

آیئے! کہیں تنہائی میں بیٹھ کر خلوص دل کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہہ لیجئے۔اس کے اثرات انسانی عقل و فہم سے وراء ہیں۔اللہ جل جلالہ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔اور اسے سزاوار جنت قرار دے۔

نفسی نفسی کے عالم میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہوں گے، ان کی اس دنیاوی زندگی کے اعمال ان کی نگاہوں کے سامنے ہوں گے، وہ لرزاں و ترساں اپنے انجام کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ محبت و پیار سے، اخلاص کی نعمت سے مالا مال ہو کر کلمہ طیبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ پڑھنے والا نار جہنم سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے انعامات جنت محو انتظار ہوں گے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ ، وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۷۷۸)	جلد۲	صفحہ۱۲۸۴
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۴
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۱۶)	جلد۲	صفحہ۲۳۴
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۳۳)	جلد۲	صفحہ۲۴۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۰۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۰)	جلد۴	صفحہ۲۷۴

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک دودھ تھن میں نہ لوٹ جائے اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور جہنم کا دھواں بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۱)	جلد۴	صفحہ۲۷۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۷۴)	جلد۳	صفحہ۳۵۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱۱)	جلد۲	صفحہ۵۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۸)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۴
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۷۶)	جلد۵	صفحہ۷۱
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۶۳)	جلد۷	صفحہ۳۷۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۶۶۷)	جلد۷	صفحہ۲۷۳۴

خوف خدا ایسی نعمت ہے جس دل میں سما جاتا ہے وہ دل بقعہ انوار بن جاتا ہے۔اللہ کا خوف خواہشات کے خس وخاشاک کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔یہی وہ نعمت ہے جس خوش نصیب کے مقدر میں ہو وہ نیکیوں کا دلدادہ اور برائیوں سے متنفر ہو جاتا ہے۔

نیکیوں کا دالدادہ ہر وقت نیکیوں کے حصول میں مگن رہے گا۔اس کے سینہ میں ہر وقت یہ آرزو مچلتی رہے گی کہ ہر لحہ ہر گھڑی ایسے اعمال کئے جائیں جس سے خالق ومالک راضی ہو جائے اور ایسے اعمال سے بچا جائے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ بنتے ہوں۔

ایسا خوش نصیب صوم وصلاۃ کا پابند ہوگا اور اوامر الٰہی بجالائے گا۔برائیوں سے روگرداں اور متنفر وہی ہوگا جو اللہ کی نواہی سے بچنے والا ہوگا۔الغرض خوف خدا سے لبریز دل ہر نیکی کا دلدادہ اور برائی سے متنفر ہوگا تو ایسے خوش نصیب پر اگر جہنم کی آگ حرام ہو جائے تو جائے تعجب نہیں۔

حضرت ابو حفص رحمہ اللہ خوب فرماتے ہیں:

اَلْخَوْفُ سِرَاجٌ فِی الْقَلْبِ بِهٖ یُبْصَرُ مَا فِیْهِ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ.

خوف خدا دل میں روشن ہونے والا وہ چراغ وقندیل ہے جس کے ذریعے اس میں جو خیر وشر ہے اسے دیکھا جاتا ہے۔

یہی نور انسان کو بتاتا ہے بدی کیا ہے گناہ کیا ہے اور معصیت کسے کہتے ہیں پھر وہ ہر اس کام سے بچتا ہے جس کے کرنے سے اس کا خالق ومالک ناراض ہوتا ہے اور اس کام سے کوسوں دور بھاگتا ہے جس کے کرنے سے اسکے خالق ومالک نے منع فرمایا ہے۔

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ

وَکُلُّ اَحَدٍ اِذَا خِفْتَهٗ هَرَبْتَ مِنْهُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّکَ اِذَا خِفْتَهٗ هَرَبْتَ اِلَی اللّٰهِ فَالْخَائِفُ هَرَبَ مِنْ رَبِّهٖ اِلٰی رَبِّهٖ.

انسان جس سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ جس سے ڈرنے والا اس کی طرف بھاگتا ہے خائف اللہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پناہ لیتا ہے۔پس اللہ سے

ڈرنے والا اپنے رب سے بھاگ کر اپنے ہی رب کی طرف جانے والا ہے۔

اوراس کے در پر اپنا سر نیاز جھکا دیتا ہے۔کیونکہ وہ کریم ہے وہ رحیم ہے وہ سخی ہے وہ داتا ہے اس کے در پر جتنا بڑا کوئی مجرم آتا ہے اتنی ہی زیادہ وہ اس پر رحمت وشفقت ہوتی ہے اور اس پر عنایات کی بے پناہ بارش ہوتی ہے جو اس کے بگڑے مقدر کو سنوار دیتی ہے اور اس کا نام صالحین کی فہرست میں لکھ دیتی ہے۔

-☆-

چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ

با جماعت نماز پڑھنے والا

عَنْ أَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ ، يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى ، كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ ، بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۳۶۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸۱)	جلد۱	صفحہ۳۳۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۰۲)	جلد۲	صفحہ۱۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۷۹)	جلد۴	صفحہ۶۲۸
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۳۶۵)	جلد۲	صفحہ۲۵ے
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۶۵۲)	جلد۶	صفحہ۳۱۴=

ترجمۃ الحدیث،

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کی تکبیر اولیٰ کو پاتے ہوئے تو اس کیلئے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں۔ آگ سے آزادی اور نفاق سے آزادی۔

-☆-

باجماعت نماز ادا کرنا بہت بڑی سعادت ہے جس آدمی کی عادت کریمہ ہو کہ وہ نماز باجماعت ادا کرتا ہے سمجھ لیجئے اس نے اپنے دامن میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کو سمیٹ لیا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

صَلاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ اَرْبَعاً وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

= کنز العمال	رقم الحدیث (۲۰۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۵۳
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
قال الالبانی	صحیح		

سبحان اللہ!

باجماعت نماز ادا کرنے والا تنہا نماز ادا کرنے والے سے چوبیس یا پچیس گنا افضل وبرتر ہے تو جو خوش نصیب اللہ کی رضا کے لئے مسلسل چالیس دن باجماعت نماز ادا کرے اور وہ بھی اس طرح کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہوئی ہو تو ایسے خوش نصیب کو نوید ہے کہ خالق ومالک نے اسے جہنم سے آزاد کردیا ہے۔ اب اسکا ایمان اتنا قوی وطاقتور ہے کہ اس کے ایمان کو دیکھ کر نارِ جہنم سرد پڑ جائے گی اور وہ شاداں وخراماں جنت روانہ ہوگا اور انعامات وکرامات الٰہیہ اس کے منتظر ہوں گے۔

-☆-

فجر اور عصر کی نمازوں پر محافظت کرنے والا

عَنْ عَمَّارَةَ ابْنِ رَبِیْعَةَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَنْ یَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۲۸)	جلد۲	صفحہ۹۲۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۵۴)	جلد۱۳	صفحہ۳۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلد۱	صفحہ۴۴۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۷)	جلد۱	صفحہ۱۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد۱	صفحہ۱۵۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۱۴)	جلد۱۴	صفحہ۱۳۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت عمارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٦٣٣)	جلد ١	صفحہ ٣٦٣
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٥٧)	جلد ١	صفحہ ٣١٣
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (٢٠١٠)	جلد ٢	صفحہ ٣٩
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٧٣٨)	جلد ٥	صفحہ ٣٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (٣٥٢)	جلد ١	صفحہ ٢١٨
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (١٠٣٧٨)	جلد ٧	صفحہ ٢٨٦
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (٤٦٢)	جلد ١	صفحہ ٢٥٨
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (١٠٣٧٧)	جلد ٧	صفحہ ٢٨٦
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (١١٣٥٩)	جلد ١٠	صفحہ ٢٧١
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٧٣٧)	جلد ٣	صفحہ ٢٦٩
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٧٣٠)	جلد ٥	صفحہ ٣٣
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
منۃ المنعم شرح صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٣٣٦)	جلد ١	صفحہ ٣٩٨
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٥٩٥)	جلد ١	صفحہ ٣٠٣
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٣٨٣)	جلد ٢	صفحہ ٤٠
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (٣١٨)	جلد ١	صفحہ ١٩٦
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (٣١٩)	جلد ١	صفحہ ١٩٦
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (٣٢٠)	جلد ١	صفحہ ١٩٦
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (١٨٣٠)	جلد ١	صفحہ ٢٩٥

نے ارشاد فرمایا:

جس نے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی وہ ہرگز آگ ۔جہنم۔ میں داخل نہیں ہوگا ۔

-☆-

نماز، نماز ہے کوئی بھی نماز ہو اسکی اہمیت سے انکار نہیں لیکن فجر اور عصر کی نماز کچھ خاص ہی اہمیت رکھتی ہے ۔ یہ دونوں نمازیں صلوات مشہورہ ہیں فرشتے ان نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں ۔ان نمازوں میں پابندی سے شریک ہونے والوں کی گواہی بارگاہ ذوالجلال میں دی جاتی ہے ۔

-☆-

ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے والا اور
ظہر کے بعد چار رکعت ادا کرنے والا

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حُرِّمَ عَلَى النَّارِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦١٩٥)	جلد ٢	صفحہ ١٠٦٥
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (١٢٦٩)	جلد ١	صفحہ ٣٤٨
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٤٢٨)	جلد ١	صفحہ ٢٣٦
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١١٦٠)	جلد ٢	صفحہ ٥٥
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٦٧٦٤)	جلد ١٨	صفحہ ٥٣٥
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٦٦٤٣)	جلد ١٨	صفحہ ٣٤٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پر ہمیشگی اختیار کی اس کو آگ پر حرام کر دیا گیا۔

-☆-

حضرت امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے ذکر سے پہلے باب باندھتے ہیں۔

بَاب : فَضْلُ صَلاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا.

باب: نماز ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد نوافل کی فضیلت

ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرنا اور ظہر کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرنا مومن کو نار

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۱۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۷
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۰
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

جہنم سے بچا لیتی ہیں، قبل کی چار رکعت کو سنن موکدہ اور بعد والی چار رکعت میں سے دو سنن موکدہ اور دو نوافل کہلاتے ہیں۔ انکی پابندی کرنے والا ان پر مواظبت اختیار کرنے والا بفضل اللہ ورحمتہ نار جہنم سے محفوظ رہے گا اور اسے قیامت کے دن کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے گا بلکہ وہ رحمت الٰہی میں غوطے لگاتے ہوئے جنت جائے گا۔ اور اس کے انعامات اور اس کے نظاروں سے شاداں ہوگا۔

-☆-

اقامت دین کی کوشش میں غبار آلود ہونے والا

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِءٍ ى مُسْلِمٍ رَهْجٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ – رضی اللہ عنہا – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے دل پر فی سبیل اللہ – اقامت دین کی کوشش میں – غبار پڑے تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۶۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۹۸۳
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۲۲۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		

کنزالعمال	رقم الحدیث (۱۰۶۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۴۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۶۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۲۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۸
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۹۱
قال الالبانی	صحیح		

روزہ رکھنے والا

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِنَ عَذَابِ اللّٰہِ۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۳۹)	جلد۲	صفحہ۳۰۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۲۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۶۰)	جلد۹	صفحہ۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۶۱)	جلد۹	صفحہ۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۶۲)	جلد۹	صفحہ۵۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۴۹)	جلد۸	صفحہ۴۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۸۶۶)	جلد۲	صفحہ۷۱۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ ڈھال ہے اللہ کے عذاب سے۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۶۳)	جلد ۹	صفحہ ۵۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۲۳۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۱۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۲۲۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۸۳۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۴۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۸
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۵۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۵۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۵۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلْ.

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ آگ سے ڈھال ہے پس جو تم میں روزہ رکھے وہ نادانی نہ کرے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۰۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۳۸۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۰
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۸۶۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۳۵۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۱

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ کَجُنَّۃِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْقِتَالِ ۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٦٣٩)	جلد٢	صفحہ٣٠٦
قال محمود محمود محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٢٢٩)	جلد٢	صفحہ١٤٣
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٢٣٠)	جلد٢	صفحہ١٤٣
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٠)	جلد٩	صفحہ٥١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦١)	جلد٩	صفحہ٥١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٢)	جلد٩	صفحہ٥٢
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٣)	جلد٩	صفحہ٥٢
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٦٣٩)	جلد٨	صفحہ٤١٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (٣٨٧٩)	جلد٢	صفحہ٧٣٠
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٢٣١)	جلد١٢	صفحہ٥١١
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٢٣٦)	جلد١٢	صفحہ٥١٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٧٨٣٤)	جلد١٣	صفحہ٥٤٣
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (٢٣٥٦٣)	جلد١	صفحہ٨٦٣
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٤٣٣)	جلد٢	صفحہ١٠
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٩٨٢)	جلد١	صفحہ٥٧٨
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کی میدان جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔

-☆-

السنن الکبری رقم الحدیث (۲۵۵۱) جلد۱ صفحہ۱۳۶
السنن الکبری رقم الحدیث (۲۵۵۲) جلد۱ صفحہ۱۳۶
السنن الکبری رقم الحدیث (۲۵۵۳) جلد۱ صفحہ۱۳۶

عَنْ جَابِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ ، وَهُوَ لِي وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

روزہ ڈھال ہے جس کے ذریعے بندہ آگ سے بچاؤ کرتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۳۸۶۷)	جلد۲	صفحہ۷۱۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۶۱۸)	جلد۱	صفحہ۸۲۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۳۳)	جلد۲	صفحہ۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۸۱)	جلد۱	صفحہ۵۷۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہِ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ -اقامت دین کی کوشش کرتے ہوئے- ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت جتنا دور کردے گا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۴۰)	جلد۲	صفحہ۸۷۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۳)	جلد۲	صفحہ۱۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۸۰۸
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۶۳۳۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۰۰)	جلد۲	صفحہ۵۷۴
قال محمد حسن محمد حسن اسماعیل	حدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۵۹۲)	جلد۵	صفحہ۳۸۸
قال المحقق	اسنادہ لا باس والحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۲۹)	جلد۲	صفحہ۱۲۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۹۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۸۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۷۵)	جلد ۸	صفحہ ۳۸۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۷۴۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۷۳
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۳۵۴)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۲۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۵۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۵۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۶۸۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۳)	جلد۱	صفحہ۴۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۷)	جلد۱	صفحہ۴۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۶)	جلد۲	صفحہ۷۰۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۱۱)	جلد۸	صفحہ۱۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۱)	جلد۲	صفحہ۳۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۶۳)	جلد۱	صفحہ۵۱۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۸۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۹۰)	جلد۱۴	صفحہ۱۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو تم سے آگ سے بچ سکتا ہو وہ بچ جائے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرکے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۶۸)		جلد ۱۴	صفحہ ۱۱۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۶۹)		جلد ۱۴	صفحہ ۱۱۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۷۰)		جلد ۱۴	صفحہ ۱۱۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۲)		جلد ۲	صفحہ ۴۱۲
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۸۷)		جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۲
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۶۳)		جلد ۱۴	صفحہ ۱۱۵
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۵)		جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۱۵)		جلد ۲	صفحہ ۵۷۱
قال الالبانی	صحیح			
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۰۷)(۲۰۸)	(۲۰۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۱۰)	(۲۱۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۱۲)		جلد ۱۷	صفحہ ۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۱۳)		جلد ۱۷	صفحہ ۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۱۴)		جلد ۱۷	صفحہ ۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۱۵)		جلد ۱۷	صفحہ ۹۰
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۶۰۱۷)		جلد ۲	صفحہ ۱۰۲۱
قال الالبانی	صحیح			

میدان عرفات میں قیام کرنے والا

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يَعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ : مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۴۸)	جلد۲	صفحہ۹۸۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۱۴)	جلد۳	صفحہ۴۷۳
قال محمود محمود محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۰۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۷۰۵)	جلد۲	صفحہ۶۵۳
الدر المنثور		جلد۱	صفحہ۳۴۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۲۷۴۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۶۰
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۵۷۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۵۳)	جلد۲	صفحہ۳۳
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق قریب ہوتا ہے پھر ان کا فرشتوں سے بطور فخر ذکر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یہ میرے بندے کیا چاہتے ہیں؟

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۵۸
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۸۲)	جلد۴	صفحہ۱۵۲
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۹۵۵۳)	جلد۵	صفحہ۲۱۶
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۵۲۷)	جلد۲	صفحہ۷۲

جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوجائیں

عَنْ وَاثِلَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ دَفَنَ ثَلاثَةً مِنَ الْوَلَدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

ترجمة الحديث،

حضرت واثلہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں اللہ تعالی نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام کردیا۔

-☆-

صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (٦٢٣٨)	جلد٢	صفحہ١٠٧١
قال الالبانی	صحیح		
کنزالعمال	رقم الحدیث (٦٥٥٦)	جلد١	صفحہ٢٧٦
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (٣٩٧٩)	جلد٣	صفحہ٦٦

عَنْ اَبِی ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ بَیْنَھُمَا ثَلَاثَۃٌ مِنْ اَوْلَادِھِمَا لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا۔

ترجمۃ الحدیث،

حضرت واثلہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

مسلمان مرد و عورت جن کی اولاد میں سے تین بچے بالغ ہونے سے قبل فوت ہو گئے تو ان دونوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۷۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۳۸)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد۳	صفحہ۶۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۳)	جلد۲	صفحہ۴۴
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد۴	صفحہ۳۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۵)	جلد۲	صفحہ۳۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۸۴
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۲۹۲۹)	جلد۴	صفحہ۴۷۵
قال الالبانی	صحیح		
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۲۹۴۴)	جلد۴	صفحہ۶۵
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۱۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۱

التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۴۶۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۶۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۰)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۱
قال شعیب الارنووط	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۳)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۲
قال شعیب الارنووط	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۶)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۳
قال شعیب الارنووط	هذا حدیث حسن صحیح		

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمُ الْجَنَّةَ یُقَالُ لَهُمْ:

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ، فَیَقُوْلُوْنَ : حَتّٰی یَدْخُلَ اَبَوَانَا ، فَیُقَالُ :

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَبَوَاکُمْ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان مرد وعورت میں سے جن کے تین بچے بلوغت سے پہلے فوت ہوگئے ہوں تو اللہ تعالٰی ان دونوں کو اور ان بچوں کو اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان بچوں سے کہا جائے گا:

جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہیں گے جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہ ہوں گے ہم نہ جائیں گے تو انہیں کہا جائے گا۔

جاؤ اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۷۰)	جلد ۹	صفحہ ۵۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۵
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۲۶۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۳۸۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۷
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ یَشْتَکِیْ وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلاثَةً، قَالَ:

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا ایک بیٹا لے کر آئی

اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اسے تکلیف ہے یہ بیمار ہے مجھے ڈر ہے میں اپنے تین بچے پہلے ہی دفن کر چکی

ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو نے آگ سے بچاؤ کیلئے زبردست رکاوٹ کھڑی کر لی ہے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٦٣٦)	جلد ٤	صفحہ ٢٠٣٠
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (١٨٧٦)	جلد ٢	صفحہ ٢٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٠٠٣)	جلد ٢	صفحہ ٤٤٤
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (٦٥٩٠)	جلد ١	صفحہ ٢٧٧
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (١٣٦٨)	جلد ١	صفحہ ٥٠٦
السنن الکبری	رقم الحدیث (٣٠١٢)	جلد ٢	صفحہ ٣٠٠
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (١٣٨٩١)	جلد ١٠	صفحہ ٤٣٩
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٩٦٨)	جلد ٢	صفحہ ٧٠٨
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٣٠٠)	جلد ٩	صفحہ ٢٠٨
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۵۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۴)	جلد۲	صفحہ۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۸۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۹۴)	جلد۲	صفحہ۴۳۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۶۸)	جلد۲	صفحہ۷۰۸
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۴)	جلد۷	صفحہ۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۰۷)	جلد۷	صفحہ۴۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۲)	جلد۷	صفحہ۲۰۳
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۲۴)	جلد۹	صفحہ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۷۷۹۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۸۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر تحلة القسم -قسم پوری کرنے کیلئے-۔

-☆-

جس کے دو نابالغ بچے فوت ہو جائیں

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْکُنَّ اِمْرَاۃٌ تَقَدَّمُ بَیْنَ یَدَیْھَا ثَلَاثَۃٌ مِنْ وَلَدِھَا اِلَّا کَانُوا لَھَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ، قَالَتْ اِمْرَاۃٌ : وَاثْنَیْنِ ؟ قَالَ :

وَاثْنَیْنِ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۰
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۷
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۵۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۷
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۲۲۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۴

ترجمة الحديث،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جس بھی عورت نے اپنی اولاد میں سے تین بچے آگے بھیجے تو وہ اس کیلئے آگ سے حجاب ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا:

اور جس نے دو بچے آگے بھیجے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اور جس نے دو بچے بھی آگے بھیجے وہ بھی اس کیلئے آگ سے حجاب ہوں گے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ اِحْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَتِ امْرَاَةٌ : وَاثْنَانِ ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۱)	جلد۲	صفحہ۴۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۵)	جلد۲	صفحہ۴۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۳)	جلد۷	صفحہ۲۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۴۷۴)	جلد۱۰	صفحہ۲۹۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے تین صلبی بچے بلوغت سے پہلے فوت ہوگئے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک عورت نے عرض کی اور جس کے دو بچے فوت ہوگئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے دو بچے بھی فوت ہوگئے وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۳۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۰۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۹
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۵۹۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۶
قال المحقق	صحیح		

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَمُوْتُ لِاِحْدَاکُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : اَوِاثْنَانِ ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ :

اَوِاثْنَانِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۵۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۴)	جلد۲	صفحہ۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۸۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۳)	جلد۷	صفحہ۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۵۱)	جلد۷	صفحہ۱۷۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۰۷)	جلد۷	صفحہ۳۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۰۲)	جلد۹	صفحہ۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۱)	جلد۷	صفحہ۲۰۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۷۷۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۸۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو گئے تو اس نے حصول اجر کی خاطر ان کی وفات پر صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کی:

یا رسول اللہ ! جس کے دو بچے فوت ہوئے ہوں ؟ تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اور جس کے دو بچے فوت ہو گئے تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۹۹۴) جلد۲ صفحہ۴۴۰
قال الالبانی صحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۹۶۸) جلد۲ صفحہ۷۰۸
قال المحقق صحیح

جس نے تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ ، وَأَطْعَمَهُنَّ ، وَسَقَاهُنَّ ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهٖ ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے اور جو کچھ میسر ہو اس میں سے انہیں کھانا

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٤٨٨)	جلد٢	صفحہ١١٠٦
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (٢٩٤)	جلد١	صفحہ٥٣٦
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣٦٦٩)	جلد٤	صفحہ٢١٧
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (١٠٢٧)	جلد٣	صفحہ٢٢

کھلائے اور انہیں پانی پلائے اور انہیں لباس پہنائے تو وہ قیامت کے دن اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان پردہ-رکاوٹ-بن جائیں گی۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي يَعُوْلُ ثَلاثَ بَنَاتٍ اَوْ ثَلاثَ اَخَوَاتٍ ، فَيُحْسِنَ إِلَيْهِنَّ ، إِلَّا كُنَّ لَهُ سَتْرًا مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سے جو بھی تین بیٹیوں یا بہنوں کی کفالت کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کیلئے پردہ-رکاوٹ-ہوں گی۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۳۷۲)	جلد۲	صفحہ۹۳۸
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۵۳۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۷۲۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
فتح الباری شرح صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد۳	صفحہ۳۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۳۷)	جلد۱۷	صفحہ۲۱۸
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۲۵۳)	جلد۱۷	صفحہ۳۷۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۴۰۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۷۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۳۸)	جلد۱۸	صفحہ۱۳۲
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۹۶۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد۲	صفحہ۶۹۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد۱	صفحہ۴۳۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۵
المهذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۴۳۳)	جلد۶	صفحہ۳۲۰۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۸

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس کو بیٹیاں عطا کی گئیں تو اس نے پیکر صبر واستقامت بن کر ان کی پرورش کی تو وہ بیٹیاں اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان حجاب یعنی پردہ بن جائیں گی۔

-☆-

المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۰۰)	جلد۵	صفحہ۱۸۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد۳	صفحہ۴۳۱
قال البغوی	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۹)	جلد۷	صفحہ۲۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۸)	جلد۴	صفحہ۴۷۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۱۴۳)	جلد۷	صفحہ۲۰۱

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۳۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۱۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
فتح الباری شرح صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۲۵۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۰۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۳۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۲۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵
المہذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۴۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۳۰۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس کو بیٹیاں عطا کی گئیں تو اس نے ان سے اچھا برتاؤ کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان حجاب یعنی پردہ بن جائیں گی۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۸
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۰۰)	جلد۵	صفحہ۱۸۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد۳	صفحہ۴۳۱
قال المحقق	ھذا الحدیث متفق علیہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۹)	جلد۷	صفحہ۲۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۸)	جلد۴	صفحہ۴۷۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۱۴۳)	جلد۷	صفحہ۲۰۱

فی سبیل اللہ جس کے قدم گرد آلود ہوں

عَنْ أَبِی عَبْسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد۱	صفحہ۲۷۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۱۱)	جلد۲	صفحہ۸۷۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۷
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	جلد۵	صفحہ۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۸۸)	جلد۱۲	صفحہ۳۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۷۸)	جلد۱۲	صفحہ۳۷۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۸۵۹)	جلد۱۶	صفحہ۱۵۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۹)	جلد۴	صفحہ۲۷۶

ترجمة الحديث،

حضرت ابوعبس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس کے دونوں قدم فی سبیل اللہ -اقامت دین کی کوشش میں- غبار آلودہ ہوئے تو اللہ تعالی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کردے گا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٨٦٠)	جلد١٦	صفحہ١٥١
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٦٣٣)	جلد٢	صفحہ٢٢٦
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٤٦٠٥)	جلد١٠	صفحہ٤٦٥
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٠١٩)	جلد١	صفحہ٥٤٢
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٦٨٧)	جلد١	صفحہ٤٣١
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٢٧٣)	جلد٢	صفحہ٩٠
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٢٦١٢)	جلد٥	صفحہ٥٠٨
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٣١١٦)	جلد٢	صفحہ٣٧٤
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِی جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا ، وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِیْمَانُ فِی قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۲۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۷۴)	جلد۷	صفحہ۳۷۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۹۳)	جلد۸	صفحہ۳۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۰۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۶)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۸۳۵)	جلد۳	صفحہ۳۶۰
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۰۶)	جلد۲	صفحہ۷۰۲
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۸۶)	جلد۳	صفحہ۹۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۷۴)	جلد۳	صفحہ۳۵۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۴۸۲)	جلد۵	صفحہ۳۷۲
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۳)	جلد۴	صفحہ۲۷۵
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۴	صفحہ۲۷۵

ترجمة الحديث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بندے کے پیٹ میں فی سبیل اللہ - اقامت دین کی کوشش میں - گرد وغبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بخل اور ایمان بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

-☆-

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۷)	جلد۴	صفحہ۲۷۶=
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۴	صفحہ۲۷۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۵۱)	جلد۸	صفحہ۴۳
قال شعیب الارنؤوط	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۰)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۱)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَی مُسْلِمٍ أَبَدًا.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فی سبیل اللہ -اقامت دین کی کوشش وسعی میں- اٹھنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلم کے نتھنوں میں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۰۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۹
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۴۳۰۶)	جلد۴	صفحہ۲۷۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۲۸۳)	جلد۵	صفحہ۳۷۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

جہاد فی سبیل اللہ میں مشرک کو قتل کرنے والا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِی النَّارِ أَبَدًا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۸)	جلد۲	صفحہ۱۲۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۰۵)	جلد۹	صفحہ۴۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۰۱)	جلد۹	صفحہ۷
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۶)	جلد۹	صفحہ۱۴۳
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۴۹۵)	جلد۲	صفحہ۹۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۹۱)	جلد۳	صفحہ۱۵۰۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۱۳)	جلد۹	صفحہ۱۷۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کافر اور اس کو قتل کرنے والا مسلمان کبھی بھی آگ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

-☆-

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۴۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۱۶۴۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۸
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۶۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۴۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ، ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَفَيْحُ جَهَنَّمَ ، وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کیا اور پھر میانہ روی اختیار کی اور اگر مکمل طور پر میانہ روی اختیار نہ کر سکا قریب قریب رہا تو وہ اور مقتول کافر آگ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔ اور ایک مومن کے پیٹ میں غبار فی سبیل اللہ – اقامت دین کی کوشش کرتے ہوئے غبار آلود ہونا – اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔ اور کسی دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے ۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۲۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۶۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۵۶۷)	جلد۱	صفحہ۳۰۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۶۰)	جلد۸	صفحہ۳۲۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۶۰)	جلد۴	صفحہ۲۹۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۷۱)	جلد۲	صفحہ۸۹
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۴	صفحہ۲۷۴

غلام آزاد کرنے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً ؛ أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۹۵۸۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۰۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۰۶)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۲۷)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۷۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۸۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۰۵
المھذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۱۰۷)	جلد ۵	صفحہ ۴۳۳۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۸۵۵)	جلد ۵	صفحہ ۵

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالی اس کے جسم کے ہر ٹکڑے کے عوض اس کے جسم کے ہر ٹکڑے کو آگ سے آزاد کردے گا۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً ، أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا ، عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ ، حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۲۵)	جلد۲	صفحہ۶۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۷)	جلد۲	صفحہ۷۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۷۴۲)	جلد۶	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۰۴)	جلد۹	صفحہ۴۰۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۲۸)	جلد۹	صفحہ۴۱۷
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالی اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کے اعضاء میں سے ہر عضو کو آگ سے آزاد کر دے گا حتی کہ ستر کے بدلے ستر۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۳۵)	جلد۹	صفحہ۳۰۷
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۷)	جلد۹	صفحہ۵۷۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۰)	جلد۲	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۷۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۱۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۹۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۴)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۴۷
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۲۴۰۹)	جلد۵	صفحہ۲۵۴
قال المحقق	ھذا الحدیث متفق علیہ صحہ		
المھذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۱۰۷)	جلد۵	صفحہ۴۳۳۳
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۲۸۵۴)	جلد۵	صفحہ۵

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ ، عُضْوًا مِنَ النَّارِ ، حَتّٰی یُعْتِقَهُ فَرْجَهُ بِفَرْجِهٖ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۷)	جلد۲	صفحہ۷۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۳۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۳۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۷۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۳۷۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۲۵)	جلد۲	صفحہ۶۳۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۷۴۲)	جلد۶	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۰۴)	جلد۹	صفحہ۲۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۴۸)	جلد۹	صفحہ۲۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۳۵)	جلد۹	صفحہ۳۰۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۷)	جلد۹	صفحہ۵۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۲۸)	جلد۲	صفحہ۶۳۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد کردے گا حتیٰ کہ اس کے ستر کے بدلے ستر کو آزاد کردے گا۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۴۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۴۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۴۷
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
شرح السنة	رقم الحدیث (۲۴۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۲
قال المحقق	ھذا الحدیث متفق علیہ صحتہ		
المھذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۱۰۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۳
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۸۵۴)	جلد ۵	صفحہ ۵

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

أَیُّمَا امْرِیءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا ، اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْه ، عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس بھی مرد مسلم نے کسی مسلم بندہ کو آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کے عضو کو آگ سے بچالے گا۔

–☆–

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ ۱۱۴۷
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۰)	جلد۲	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۹۵۸۹)	جلد۱	صفحہ ۱۰۲۹

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

أَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ ،

وَأَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ ،

وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً ، كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس بھی مرد مسلم نے مسلمان غلام کو آزاد کر دیا اس کا یہ آزاد کرنا اس آزاد کرنے والے کو

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۱)	جلد۲	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۹۶۷)	جلد۲	صفحہ۴۸۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد۳	صفحہ۲۱۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۸۱)	جلد۱۴	صفحہ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۳۶)	جلد۲	صفحہ۶۲۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		

آ گ سے چھڑوانا ہے اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کا بدلہ ہوگا۔

جس مرد مسلم نے دو مسلمان باندیوں کو آزاد کیا تو اس کا یہ عمل اس کیلئے آزادی دلوانا ہوگا جہنم کی آ گ سے ۔ان دونوں باندیوں کا ہر عضو اس کے ہر عضو کا بدلہ ہوگا۔

جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان باندی کو آزاد کردیا تو اس کا یہ عمل اس کی آزادی ہوگا جہنم کی آ گ سے ۔اس کا ہر عضو بدلہ ہوگا اس کے ہر عضو سے۔

-☆-

عَنْ عَمرِو بْنِ عَبَسَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً ؛ كَانَتْ فِدَاءُ هُ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اس کا یہ آزاد کرنا فدیہ ہوگا جہنم کی آ گ سے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۵۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۳۳)	جلد۲	صفحہ۲۱۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد۲	صفحہ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۹۲۶)	جلد۲	صفحہ۲۸۸
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۳)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۸۶۳)	جلد۵	صفحہ۸

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ –:

أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وفُكَّ الرَّقَبَةَ ، قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ ! أَلَيْسَتَا وَاحِدَةً ؟ قَالَ :

لَا إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أن تَنفَرِدَ بِعِتْقِهَا ، وَفُكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِيْ عِتْقِهَا.

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غلام آزاد کرو، گردن چھڑواؤ (غلام آزاد کرواؤ) ۔عرض کی گئی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہے؟حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عتق النسمہ ۔غلام کو بذات خود آزاد کرنا ہے۔

فک الرقبہ۔غلام آزاد کرنے میں مدد کرنا ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٠٥٠)	جلد٢	صفحہ١٠٣٥
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (٢٩٥٧٣)	جلد١	صفحہ١٠٣٩

محفلِ ذکر میں شریک ہونے والا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَائِکَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فَضْلًا عَنْ کُتَّابِ النَّاسِ، فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا اِلٰی بُغْیَتِکُمْ فَیَجِیْئُوْنَ فَیَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ :

عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ:

تَرَکْنَاهُمْ ، یَحْمَدُوْنَکَ ، وَیُمَجِّدُوْنَکَ ، وَیَذْکُرُوْنَکَ – قَالَ – فَیَقُوْلُ : فَهَلْ رَاَوْنِیْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : لَا – قَالَ – : فَیَقُوْلُ :

فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ ؟ قَالَ : فَیَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَاَوْکَ لَکَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِیْدًا ، وَاَشَدَّ تَمْجِیْدًا ، وَاَشَدَّ لَکَ ذِکْرًا ، – قَالَ – : فَیَقُوْلُ :

وَاَیُّ شَیْءٍ یَطْلُبُوْنَ ؟ – قَالَ – : فَیَقُوْلُوْنَ :یَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ ، – قَالَ – فَیَقُوْلُ :

وَهَلْ رَأَوْهَا ؟ – قَالَ – فَيَقُوْلُوْنَ : لاَ – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا ؟ – قَالَ – فَيَقُوْلُوْنَ : لَو رَاَوْهَا لَكَانُوا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا ، وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا ، – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ ؟ قَالُوْا : يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

هَلْ رَأَوْهَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لاَ ، فَيَقُوْلُ :

فَكَيْف لَوْ رَاَوْهَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :

لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا ، وَاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا ، وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا ، – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

فَاِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ : اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءُ ، لَمْ يُرِدْهُمْ جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ ! فَيَقُوْلُ :

هُمُ الْقَوْمُ لاَ يَشْقَى لَهُمْ جَلِيْسٌ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۰۸)	جلد۳	صفحہ۲۰۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۶۹
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۲۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۴۳۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۶۵۵)	جلد۳	صفحہ۲۶۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۲۶)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۳۵)	جلد۴	صفحہ۳۳۸
قال المحقق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۲۱)	جلد۲	صفحہ۲۹۵

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ جب انہیں کچھ لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے مل جاتے ہیں، وہ آواز دے کر کہتے ہیں:

اپنے مقصد کی طرف آجاؤ۔ پھر وہ ان کے پاس آتے ہیں اور انہیں پہلے آسمان تک اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے:

تم میرے بندوں کو چھوڑ کر آئے ہو تو وہ کیا کر رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں:

ہم ان کو چھوڑ کر آئے ہیں اس حال میں کہ وہ تیری حمد بیان کر رہے ہیں، اور تیری بزرگی بیان کر رہے ہیں اور تیری تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ پس وہ کہتے ہیں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرمایا:

وہ کہتے ہیں اگر انہوں نے تجھے دیکھا ہوتا تو اس سے زیادہ تیری تسبیح کرتے، اس سے زیادہ

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۷۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۸۹)	جلد ۸	صفحہ ۳۹۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۵۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

تیری بزرگی اور اس سے زیادہ تیرا ذکر کرتے ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا چیز طلب کرتے ہیں؟ فرمایا:

وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی ؟ فرمایا:

وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی حرص اور بڑھ جاتی اور ان کی طلب اور زیادہ ہو جاتی ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟

وہ کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں ۔

وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں ۔

وہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟

وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو وہ اس سے زیادہ بھاگنے والے ہوتے اور اس سے زیادہ ڈرنے والے اور اس سے زیادہ پناہ مانگنے والے ہوتے ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ۔

فرشتے کہتے ہیں کہ بے شک ایک شخص ان میں گنہگار تھا اس نے ان کا ارادہ نہیں کیا تھا، وہ تو کسی کام کیلئے آیا تھا ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ ایسی قوم ہے ان کا ہم مجلس بدبخت نہیں ہوسکتا ۔

-☆-

غیر حاضری میں کسی کی عزت کا دفاع کرنے والا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۷۳۳۱)	جلد۱	صفحہ۲۹۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۴۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۳۸۱)	جلد۱۸	صفحہ۶۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۳۸۲)	جلد۱۸	صفحہ۶۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۱۹۳)	جلد۳	صفحہ۵۰۰
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۴۷)	جلد۳	صفحہ۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۰۹)	جلد۳	صفحہ۴۲۹
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۴۲۳)	جلد۶	صفحہ۴۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۴۳)	جلد۲۴	صفحہ۱۷۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۶۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۴
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے-اس کی غیر موجودگی میں-اس کی عزت کی حفاظت کی اللہ تعالی کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جہنم کی آگ سے دور کردے۔

-☆-

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ ، رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کو بچایا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۵۴۷)	جلد۱۸	صفحہ۵۷۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۱۹۴)	جلد۳	صفحہ۵۰۱
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۴۸)	جلد۳	صفحہ۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد۴	صفحہ۴۲۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ، كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کی عزت کو بچایا تو اس کا یہ عمل اس کیلئے جہنم کی آگ سے حجاب یعنی پردہ ہوگا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٢٦٢)	جلد٢	صفحہ١٠٧٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٢٦٢)	جلد٢	صفحہ١٠٧٢
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٧٤٠٧)	جلد١٨	صفحہ٥٧٩
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣١٩٤)	جلد٣	صفحہ٥٠١
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٨٢٨)	جلد٣	صفحہ٨٢
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (٤٩١٠)	جلد٣	صفحہ٤٢٩
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٩٣١)	جلد٢	صفحہ٣٥٣
قال الالبانی	صحیح		

نرم مزاج، آسانی پیدا کرنے والا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ کَانَ سَهْلًا هَیِّنًا لَیِّنًا ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ .

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی نرم مزاج، آسانی پیدا کرنے والا، اور نرمی کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۰۵
قال الالبانی	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۷۶۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۴۳
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۷۷۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۴۳
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۷۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۷
قال المحقق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۵
قال المحقق	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		

صلہ رحمی کرنے والا

عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّ اَعْرَابِیًّا عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ فِی سَفَرٍ فَاَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ اَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ :

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ یَا مُحَمَّدُ ! اَخْبِرْنِیْ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا یُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ ؟ قَالَ : فَكَفَّ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ثُمَّ نَظَرَ فِیْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ :

لَقَدْ وُفِّقَ اَوْ لَقَدْ هُدِیَ ، قَالَ : كَیْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَاَعَادَ فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا ، وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِی الزَّکَاةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَعِ النَّاقَةَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر روانہ تھے کہ ایک اعرابی حائل ہوگیا۔اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! یا محمد! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور مجھے جہنم کی آگ

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۲۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۷۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۵
قال المحقق	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۶۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۳۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۵۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۹۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۱۶)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۱۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۴۶)	جلد ۸	صفحہ ۳۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۹۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۹۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۹۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹

سے دور کر دے؟ حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔رک گئے آپ نے اپنے صحابہ کی طرف دیکھا پھر فرمایا:

اس اعرابی کو توفیق سے نوازا گیا یا فرمایا: اس اعرابی کو ہدایت سے سرفراز فرمایا گیا۔فرمایا:

تو نے کیا کہا؟ اس نے بات دہرائی ۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

نماز قائم کرو۔

زکوۃ ادا کرو اور

صلہ رحمی کرو اور اب اونٹنی کو چھوڑ دو۔

-☆-

بخار پر صبر کرنے والا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – عَادَ رَجُلًا مِنْ وَعَکٍ کَانَ بِهٖ فَقَالَ:

اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ : هِیَ نَارِی اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِی الْمُذْنِبِ لِتَکُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۳۹)	جلد ۹	صفحہ ۴۷۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۵
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۹۱

ایک آدمی کی عیادت کی جسے بخار تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خوش ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بخار میری بھیجی ہوئی آگ ہے جسے میں اپنے گنہگار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تا کہ یہ اس کا حصہ ہو جائے جہنم کی آگ سے۔

-☆-

صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے والا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ..

اِذَا قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِذَا قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ مِثْلَهٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۲۳)	جلد۴	صفحہ۱۹۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۷۲)	جلد۷	صفحہ۲۹۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۳)	جلد۳	صفحہ۳۹۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۷)	جلد۳	صفحہ۲۸۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت شداد بن اوس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۶۶)	جلد۱۳	صفحہ۲۷۴
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۴۷)	جلد۱۳	صفحہ۲۶۷
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۷۳)	جلد۷	صفحہ۲۹۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۵)	جلد۷	صفحہ۲۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۷)	جلد۷	صفحہ۲۹۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۹)	جلد۷	صفحہ۲۹۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۲۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۵)	جلد۳	صفحہ۳۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۴۷)	جلد۴	صفحہ۳۴۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۰)	جلد۳	صفحہ۲۴۷
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۷۶۳)	جلد۹	صفحہ۱۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۴۲۵)	جلد۹	صفحہ۱۷۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۴۲۶)	جلد۹	صفحہ۱۷۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۳۳۱)	جلد۹	صفحہ۲۱۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۳۳۲)	جلد۹	صفحہ۲۱۲
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۶۷۴)	جلد۱	صفحہ۶۸۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۷۵)	جلد۲	صفحہ۲۴۷
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۵۰)	جلد۱	صفحہ۲۱۱
قال الالبانی	صحیح		

سید الاستغفار بخشش کیلئے کی جانے والی دعاؤں کی سردار دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ ، وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِی، فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ..

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد و پیمان پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں، میں اپنے کیے ہوئے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں، مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

جب کوئی شام کے وقت کہے اور فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا جنت والوں میں سے ہوگا اور جب وہ صبح کے وقت کہے اور اس روز فوت ہو جائے تو بھی اسی طرح جنتی ہوگا۔

-☆-

جہنم سے بچنے کی دعا مانگنے والا

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا o اِنَّهَا سَاءَ تْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا o [1]

ترجمة :

اور جو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! دور فرما دے ہم سے عذاب جہنم۔ بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک ہے۔ بیشک وہ بہت برا ٹھکانہ اور بہت بری جگہ ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا سَاَلَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اَلْجَنَّةَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ : اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَلَا اسْتَجَارَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ مِنَ النَّارِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، اِلَّا قَالَتِ النَّارُ : اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنِّي .

(۱) سورۃ فرقان: ۶۵، ۶۶

صحیح سنن الترمذی　رقم الحدیث (۲۵۷۲)　جلد ۳　صفحہ ۲۳

قال الالبانی　صحیح

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس بندہ مسلم نے تین مرتبہ جنت کا سوال کیا تو جنت کہتی ہے ۔اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے۔

اور جس بندہ مسلم نے تین مرتبہ آگ سے بچنے کی دعا مانگی تو آگ کہتی ہے: اے اللہ! اسے مجھ سے بچالے۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۶)	جلد۳	صفحہ۴۸۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۴۰)	جلد۲	صفحہ۵۸۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۱۴)	جلد۳	صفحہ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۶۰)	جلد۱	صفحہ۷۲۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۵۶۱۰)	جلد۲	صفحہ۹۸۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۳۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۵۲۳)	جلد۱۰	صفحہ۵۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ضیاء الحدیث

سچ بولنا جنت لے جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

”سچ بولنے سے متعلق“

چند احادیث مبارکہ ترجمہ پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالٰی ہر مسلمان کو سچ بولنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین بہ برکۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد کریم سلطانی

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشاد گرامی

سچ بولیے!

عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ – .... قَالَ ھِرَقْلُ: فَمَاذَا یَاْمُرُکُمْ – یَعْنِی النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ اَبُوسُفْیَانَ : قُلْتُ : یَقُوْلُ :

اُعْبُدُوا اللّٰہِ وَحْدَہٗ وَلاَ تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا ، وَاتْرُکُوْا مَا یَقُوْلُ آبَاؤُکُمْ ، وَیَاْمُرُنَا بِالصَّلاۃِ ، وَالصِّدْقِ ، وَالْعَفَافِ ، وَالصِّلَۃِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷)	جلد۱	صفحہ۲۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۱۷)	جلد۳	صفحہ۸۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۱۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۰)	جلد۳	صفحہ۷۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۱)	جلد۳	صفحہ۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوسفیان صخر بن حرب -رضی اللہ عنہ-..............................بیان فرماتے ہیں:

ہرقل نے پوچھا وہ یعنی نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں

ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا: وہ فرماتے ہیں:

اللہ وحدہٗ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو تمہارے اباؤ اجداد شرکیہ باتیں کہتے ہیں انہیں چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں حکم دیتے ہیں نماز کا، سچ کا، پاکدامنی کا اور صلہ رحمی کا۔

-☆-

سچ بولنا اہل ایمان کی نشانی ہے سچ بولنے والا دونوں جہاں کی برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اسے دیگر فوائد کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر وثواب بھی مل جاتا ہے۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت واتباع سے بڑھ کر اللہ کے ہاں کسی عمل کا کوئی مقام نہیں۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۰۴
قال المحقق	صحیح		

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ الْجُنَیْدُ :

حَقِیْقَةُ الصِّدْقِ : اَنْ تَصْدُقَ فِیْ مَوْطِنٍ لَا یُنْجِیْکَ مِنْهُ اِلَّا الْکِذْبُ، وَقَالُوْا : عَلَیْکَ بِالصِّدْقِ حَیْثُ تَخَافُ اَنَّهٗ یَضُرُّکَ ، فَاِنَّهٗ یَنْفَعُکَ ، وَدَعِ الْکِذْبَ حَیْثُ تَرٰی اَنَّهٗ یَنْفَعُکَ ، فَاِنَّهٗ یَضُرُّکَ۔(۱)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

حقیقی سچ یہ ہے کہ تو وہاں سچ بولے جہاں جھوٹ بولنے سے بچ سکتا ہو۔اور ہمارے اسلاف نے ارشاد فرمایا:

سچ کو لازم پکڑو وہاں جہاں تم کو سچ بولنے سے ضرر (تکلیف) کا اندیشہ ہو۔سن لو! سچ فائدہ دے گا۔اور جھوٹ چھوڑ دو جہاں تم یہ سمجھتے ہو یہ فائدہ دے گا سن لو یہ تمہیں نقصان دے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ :

لَا یَصْلُحُ الْکِذْبُ فِیْ هَزْلٍ وَلَا جِدٍّ ، وَلَا اَنْ یَعِدَ اَحَدُکُمْ حَبِیْبَهٗ شَیْئًا ثُمَّ لَا یُنْجِزُهٗ بِهٖ ۔(۲)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جھوٹ مذاق میں اور سنجیدگی میں کسی جگہ میں مناسب نہیں اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ تم میں کوئی اپنے پیارے سے وعدہ کرے اور پھر وہ وعدہ پورا نہ کرے۔

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۴۲ جلد ۵

(۲) اصلاح الامۃ صفحہ ۴۳ جلد ۵

سچوں کی معیت وصحبت اختیار کیجئے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[1]

ترجمۃ :

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین (سچوں) کے ساتھ ہو جاؤ۔

-☆-

سچا آدمی تنہا نہیں ہوتا اللہ تعالٰی کی دستگیری ومدد اسکے شامل حال ہوتی ہے ۔رحمت خداوندی اسے اپنے حصار میں رکھتی ہے اور اس پر عنایات الہیہ کی مسلسل پھوار برستی ہے۔

سچ بولنے والے کیساتھ سچا اللہ ہوتا ہے اسکے سچے فرشتے ہوتے ہیں اور اسکے سچے رسولوں کی دعائیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں تو اسکی معیت وصحبت فائدے سے خالی نہیں اس لئے فرمایا گیا **کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ** سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

-☆-

(۱) سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹

سچ بولنا اطمینان وسکون ہے

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا – قَالَ:
حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – :
دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ ، وَالْکِذْبَ رِیْبَۃٌ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۹۱)	جلد۲	صفحہ۵۳۵
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۶)	جلد۳	صفحہ۵۵۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد۳	صفحہ۱۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۳۷۷)	جلد۱	صفحہ۶۳۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۳۷۸)	جلد۱	صفحہ۶۳۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابو محمد حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یہ ارشاد دیا دکیا:

چھوڑ دیجیے جو تمہیں شک میں مبتلا کرے، اسے اختیار کیجئے جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے کیونکہ سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک اور بے اطمینانی ہے۔

-☆-

اطمینان وسکون وہ دولت ہے جو اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جسے سکون نہیں اسکی دنیا خراب ہے اسکا مال ومتاع اس کے کسی کام کا نہیں۔

لیکن جسے اطمینان وسکون نصیب ہے وہ چاہے تہی دامن ہوا سے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ اللہ

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۱۱
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد۳	صفحہ۸۴۲
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۷۰)	جلد۳	صفحہ۸۴۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۰۴۶)	جلد۷	صفحہ۲۵۱۹
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲)	جلد۱	صفحہ۴۴
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳۰۷۴)	جلد۷	صفحہ۱۵۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد۲	صفحہ۳۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۷)	جلد۲	صفحہ۳۳۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۹۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۷۰۳)	جلد۳	صفحہ۱۳۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۲۰۱)	جلد۵	صفحہ۱۱۷

تعالیٰ کی نظر رحمت اس پر ہے اور اسے سکون کی دولت عطا فرمائی گئی ہے۔

سچ بولنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اسے سکون کی دولت نصیب ہے سکون صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے عطا فرماتا ہے۔

سچ بولنے والے تیرے بختوں کو سلام! اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تیری طرف متوجہ ہے اب تجھے کوئی فکر نہیں۔

-☆-

سچ بولنے والے
کی تجارت میں برکت

عَنْ اَبِی خَالِدٍ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا ، فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِی بَیْعِھِمَا ، وَاِنْ کَتَمَا وَ کَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۷۹)	جلد۲	صفحہ۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۸۲)	جلد۲	صفحہ۶۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۰۸)	جلد۲	صفحہ۶۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۰)	جلد۲	صفحہ۶۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۴)	جلد۲	صفحہ۶۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۱۶۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۵۹
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد۵	صفحہ۱۴۴
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خریدنے اور بیچنے والا جب تک یہ دونوں جدا نہ ہوں انہیں بیع -خرید وفروخت- توڑنے کا اختیار ہے۔ اگر ان دونوں نے سچ بولا اور بیان کردیا (مال میں جو خوبی ونقص ہے) تو ان دونوں کی بیع -خرید وفروخت- میں برکت رکھ دی جاتی ہے۔

اور اگر ان دونوں نے عیب کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع -خرید وفروخت- سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۸۴)	جلد۲	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶۵۹)	جلد۲	صفحہ۵۷۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۶)	جلد۲	صفحہ۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۳۵۹)	جلد۲	صفحہ۳۶۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۶۹)	جلد۳	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۰۰۶)	جلد۶	صفحہ۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۰۱۳)	جلد۶	صفحہ۱۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۲۶۶)	جلد۱۰	صفحہ۳۵۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳۵۹)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

کبھی انسان کے پاس مال و دولت کے انبار ہوتے ہیں لیکن اسکی ضروریات زندگی پوری نہیں ہوتیں اسکے اہل وعیال کے مطالبے اور اسکی خواہشات نفس اسکا چین چھین لیتے ہیں ۔

وجہ واضح ہے کہ اس کے مال و دولت میں برکت نہیں ہاں سچ بول کر سودا بیچنے والا، سچا تاجر وہ خوش نصیب ہے جس کے مال میں برکت ہے ۔

تو جس مال میں برکت ہو اگرچہ وہ تعداد میں تھوڑا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی پورے گھرانے کو کافی ہوتا ہے اور گھر والوں کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں ۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۴۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۴۶۲)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۴۶۴)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۵۱۳)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۷۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۳۵
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۰۴)	جلد۱۱	صفحہ۲۶۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

جس خوش نصیب میں چار وصف
اسے دنیا کے کھو جانے کا کوئی نقصان نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه و آلهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ فِي الدُّنْيَا :
حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ ، وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ ، وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۶۵)	جلد۲	صفحہ۵۴۳
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۱۸)	جلد۲	صفحہ۳۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۲۹)	جلد۳	صفحہ۱۲۲
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۷۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۵۲)	جلد۶	صفحہ۲۰۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۵۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۳۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف لانقطاعہ، الحارث بن یزید الحضرمی لا نعرف لہ سماع من عبداللہ بن عمرو		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار چیزیں اگر وہ تیرے اندر رہیں تو دنیا کا جو بھی مال تجھ سے چلا جائے تجھے کوئی نقصان نہیں۔

(۱) امانت کی حفاظت

(۲) بات میں سچائی

(۳) اچھا خلق

(۴) پاکیزہ کھانا

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۵۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۷۶)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۷
قال الحاکم	سکت عنہ الذہبی		

سچ بولنے والی زبان اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے

حضرت فضیل بن عیاض کا ارشاد:

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ:

مَا مِنْ مُضْغَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ لِسَانٍ صَدُوْقٍ ، وَمَا مِنْ مُضْغَةٍ اَبْغَضُ اِلَى اللّٰهِ مَنْ لِسَانٍ كَذُوْبٍ [1]

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

اللہ کے ہاں سچی زبان سے پیارا انسان کا کوئی عضو نہیں

اور اللہ کے ہاں جھوٹی زبان سے برا کوئی عضو نہیں۔

-☆-

آیئے زندگی ایسے گزاریں کہ خالق و مالک راضی ہو جائے اس کا آسان نسخہ یہ ہے کہ سچ بولنا اپنے آپ پر لازم کریں۔

(۱) صلاح الامۃ صفحہ ۳۴۲ جلد ۵

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ زبان اللہ تعالیٰ کو بڑی پیاری ہوگی تو جس کی زبان اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا پیارا اور محبوب ہوگا۔

جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے اس پر دنیا و آخرت قابل رشک ہے۔ اور وہ انسانوں میں سے ہوتا ہوا بھی انسانوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

-☆-

سچ بولنے والا تاجر
مقربین میں

عَنْ رِفَاعَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ ، فَقَالَ :

يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ! فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – ، وَرَفَعُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ :

إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا ، إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٢١٤٦)	جلد٣	صفحہ٨
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٧٨٥)	جلد٢	صفحہ٣٢٢
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٦٦٠)	جلد٢	صفحہ٥٧٣
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٢١٤٤)	جلد٣	صفحہ٨١٢
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

وہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت میں مُصَلّٰی (عید گاہ) کی طرف نکلے تو آپ نے دیکھا لوگ خرید و فروخت کر رہے ہیں ارشاد فرمایا:

اے تاجر لوگو! حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بات سنو تو تاجروں نے اپنی گردنیں اور آنکھیں اوپر اٹھائیں۔ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

سارے تاجر قیامت کے دن فاجر -اللہ کے نافرمان- اٹھائیں جائیں گے مگر وہ تاجر جو اللہ سے ڈرا، نیکی کی اور سچ بولا یعنی جس تاجر نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور سچ بولتا رہا وہ اللہ کے مقربین میں اٹھایا جائے گا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسماعیل بن عبید -ویقال: عبید اللہ- لم یوثقہ غیر المؤلف، ولم یرو عنہ غیر عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، وروی لہ ھذا الحدیث الواحد البخاری فی: الادب المفرد- والترمذی وابن ماجہ، وباقی رجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۴۵۶
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۹۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۳
قال الحاکم	صحیح الاسناد		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۳۹)	جلد ۵	صفحہ ۴۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۰)	جلد ۵	صفحہ ۴۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۱)	جلد ۵	صفحہ ۴۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۴

سچ بولنے والا
امانت ادا کرنے والا
وعدہ پورا کرنے والا
اعلیٰ درجے کا متقی ہے

قَالَ نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ :

طَافَ ابْنُ عُمَرَ سَبْعًا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ :

مَا اَسْرَعَ مَا طُفْتَ وَصَلَّيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :

اَنْتُمْ اَكْثَرُ مِنَّا طَوَافًا وَصِيَامًا وَنَحْنُ خَيْرٌ مِنْكُمْ بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَاِنْجَازِ الْوَعْدِ[1]

ترجمة الحديث،

حضرت نافع رضی اللہ عنہ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں نے

(۱) مدارج السالکین صفحہ ۲۹۰ جلد ۲

ارشاد فرمایا:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف سات چکر لگا کر کیا اور دو رکعتیں ادا کیں۔تو قریش کے ایک آدمی نے کہا:

اے ابا عبدالرحمٰن آپ نے بڑی جلدی طواف کیا اور بڑی جلدی دو رکعتیں ادا کی۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا:

تم ہم سے زیادہ طواف کرتے ہو اور ہم سے زیادہ روزے رکھتے ہو۔اور ہم تم سے بہتر ہیں اس وجہ سے کہ ہم سچ بولتے ہیں امانت ادا کرتے ہیں اور وعدہ پورا کرتے ہیں۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی کیا اعلیٰ تصویر پیش کی ہے۔ہم شاید اسے مقرب بارگاہ الٰہی سمجھتے ہیں جس کے اعمال کی فہرست لمبی چوڑی ہو لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی کہ

سچ بولنے والا

امانت ادا کرنے والا

وعدہ پورا کرنے والا

اس آدمی سے ہزار درجہ افضل و برتر ہے جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں یاد رہے جو ان اوصاف حمیدہ سے متصف ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی بندگی کا وہ کیف عطا فرماتا ہے کہ شاید اس کے دو سجدے جھوٹ بولنے والے خیانت کرنے والے وعدہ توڑنے والے کے بے شمار سجدوں سے افضل و برتر ہوں۔

اے اللہ!

اپنی عنایات کریمانہ کے صدقے ہماری زبانیں جھوٹ سے پاک فرما اور ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی سعادت ارزانی فرما۔

افضل رات

قَالَ یُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ :

لَاَنْ اَبِیْتَ لَیْلَۃً اُعَامِلُ اللہَ بِالصِّدْقِ ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَضْرِبَ بِسَیْفِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ۔(۱)

حضرت یوسف بن اسباط رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں ایک رات اللہ تعالی سے معاملہ سچائی سے کروں تو مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں فی سبیل اللہ اپنی تلوار چلاؤں۔

--☆--

سچی زبان جب سچے اللہ کی تعریف وتوصیف کرتی ہے تو اس کی شان ہی نرالی ہوتی ہے گویا اس سے رحمت الہیہ کے چشمے پھوٹ رہے ہیں جو اللہ کا بندہ سچی زبان سے رات بھر سچے قرآن کی تلاوت کرتا رہا اور اسی سچی زبان سے رات بھر سجدوں میں سبحان ربی الاعلی کہتا رہا اور اسی سچی زبان سے

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۳۰ جلد۵

سحری کے وقت استغفار کرتا رہا یقیناً وہ اس جہاد کرنے والے سے افضل و برتر ہے جسکی زبان سچی نہیں اور وہ بد دلی سے دشمن سے لڑ رہا ہے۔

یہ دین اسلام ہے، سچوں کا سچا دین ہے۔اس دین حق کے تمام معاملات سچائی پر مبنی ہیں اور جو فرزند آدم سچ کو اپنا شعار بنا تا ہے اسکی زبان جب بھی کھلتی ہو تو اس سے شہد کی بوندوں سے زیادہ میٹھی سچی باتیں نکلتی ہیں تو وہ آدمی یقیناً اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آشنا ہے اور اس پر اللہ تعالٰی کی خصوصی رحمت ہے اور جس پر اللہ تعالٰی کی رحمتیں اور برکتیں ہوں یقیناً وہ افضل و اعلیٰ ہے اور اس کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔

-☆-

اوصاف حمیدہ سے متصف

کے لئے اہل اسلام محبت کرتے ہیں

انکی زبانیں تعریف کرتی ہیں

اور انکے اجسام انکی مدد کرتے ہیں

قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :

مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ النَّاسِ ثَلَاثٌ وَجَبَتْ لَہٗ عَلَیْہِمْ ثَلَاثٌ :

مَنْ اِذَا حَدَّثَہُمْ صَدَقَہُمْ ، وَاِذَا ائْتَمَنُوْہُ لَمْ یَخُنْہُمْ ، وَاِذَا وَعَدَہُمْ وَفّٰی لَہُمْ ،

وَجَبَ لَہٗ عَلَیْہِمْ اَنْ تُحِبَّہٗ قُلُوْبُہُمْ ، وَتَنْطِقَ بِالثَّنَاءِ عَلَیْہِ اَلْسِنَتُہُمْ، وَتَظْہَرَ لَہٗ مَعُوْنَتُہُمْ [1]

ترجمة الحديث:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

الاداب الشرعیہ ۲۹/۱

نضرۃ النعیم ۲۵۱۳

جس نے لوگوں کے ساتھ تین چیزیں اختیار کیں تو اس کے لئے لوگوں پر تین چیزیں واجب ہیں:

(۱) جب وہ ان سے بات کرے تو سچ بولے

(۲) جب وہ -لوگ- اسے امین بنائیں تو خیانت نہ کرے

(۳) جب وہ ان -لوگوں- سے وعدہ کرے تو ان سے وعدہ وفا کرے

تو لوگوں پر (اللہ کی طرف سے) ضروری ہو جاتا ہے کہ

(۱) ان کے دل اس سے محبت کریں

(۲) ان کی زبانیں اس کی تعریف میں بولیں

(۳) اور ان کی مدد و اعانت کا اس کے لئے ظہور ہو۔

-☆-

سچ بولنا، امانت پورے طریقے سے ادا کرنا، اور وعدہ پورا کرنا وہ انعامات ہیں جسے یہ نصیب ہو جائیں اس پر اللہ تعالیٰ کا یوں کرم ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

انسان اس آدمی سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ نفرت کا نام و نشان نہیں رہتا لوگ اس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں کہ کیا اچھا آدمی ہے۔ اس تعریف کا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے لئے اپنی رحمت کے مزید دروازے کھول دے گا۔

اگر زندگی میں ایسے آدمی پر کوئی مشکل وقت آ جائے تو لوگ اس کی مدد کے لئے خود بخود آ جاتے ہیں اور اسے اسکی تکلیف کا احساس تک نہیں ہونے دیتے بلکہ وہ یوں پیار و محبت سے اسکی اعانت کرتے ہیں کہ وہ سب غم بھول جاتا ہے۔

-☆-

جنت کی ضمانت

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ :

اصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ ، وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ ، وَاَدُّوا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ ، وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۴۲)	جلد۲	صفحہ۶۵۴
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۵۶۱)	جلد۳	صفحہ۴۳۶
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۳۱۱)	جلد۳	صفحہ۵۵۵
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۴۰۳)	جلد۳	صفحہ۵۹۴
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	جلد۲	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو

(۳) جب امین بنائے جاؤ تو امانت کو صحیح طریقے سے ادا کرو

(۴) اپنے ستر کی حفاظت کرو

(۵) اپنی آنکھیں پست رکھو

(۶) اور اپنے ہاتھوں کو (کسی پر زیادتی سے) باز رکھو۔

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۶)	جلد۲	صفحہ۶۲۰
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۳۵)	جلد۳	صفحہ۱۳۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۹۳)	جلد۳	صفحہ۱۵۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۰۶۶)	جلد۸	صفحہ۳۸۶۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	فیہ ارسال		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۱)	جلد۱	صفحہ۵۰۶
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح ورجالہ ثقات الا ان فیہ انقطاعا		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۱)	جلد۱	صفحہ۳۴۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۵۷)	جلد۳۷	صفحہ۴۱۷
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ وھذا اسناد رجالہ ثقات لکن المطلب - وھو ابن عبداللہ ابن المطلب بن حنطب -		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۴۷۰)	جلد۳	صفحہ۴۵۴
قال الالبانی	وھذا اسناد حسن لولا الانقطاع بین المطلب وعبادۃ لذلک لما صححہ الحاکم		

سچ - جنت لے جاتا ہے

سچ بولنے والا - اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا ، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۹۴)	جلد۴	صفحہ۱۹۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۰۷)	جلد۴	صفحہ۲۰۱۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۱۹)	جلد۳	صفحہ۵۵۸
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۶۶۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۴
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک صدق نیکی تک لے جاتا ہے اور بے شک نیکی جنت تک لے جاتی ہے۔آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں صِدّیق لکھا جاتا ہے۔

اور جھوٹ فجور (اللہ کی نافرمانی) تک لے جاتا ہے اور فجور (اللہ کی نافرمانی) جہنم تک لے جاتی ہے۔آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۲۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۷۱)	جلد۲	صفحہ۳۶۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد۱	صفحہ۵۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی	متفق علیہ		

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان:

وَقَالَ الصِّدِّيْقُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ،فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ.[1]

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

سچ کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ یہ نیکی کیساتھ ہے اور یہ دونوں سچ اور نیکی جنت میں ہیں۔

-☆-

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ لِلْفُجُوْرِ فِيْ قَلْبِهٖ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيْهِ ، وَاَنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى مَايَكُوْنُ لِلْبِرِّ فِيْ قَلْبِهٖ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيْهِ.[2]

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اور سچ کو اتنا تلاش کرتا ہے کہ فجور (اللہ کی نافرمانی) کی اس کے دل میں سوئی کے برابر بھی جگہ نہیں رہتی کہ نافرمانی دل میں قرار پکڑ سکے۔

اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کے پیچھے لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں برّ (نیکی) کے لئے سوئی کے برابر بھی جگہ نہیں رہتی کہ وہ وہاں قرار پکڑ سکے۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ صفحہ ۳۰ جلد ۵

(۲) صلاح الامۃ صفحہ ۳۰ جلد ۵

وسط جنت میں گھر

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا ، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ .

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (٤٨٠٠)	جلد٣	صفحہ١٧٩
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٣٩١٣)	جلد٣	صفحہ٣٨٩
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٢٣٣)	جلد١	صفحہ١٨٠
قال المحقق	صحیح عن معاذ بن جبل		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٢٦٤٨)	جلد٣	صفحہ٩
قال الالبانی	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٣٩)	جلد١	صفحہ١٦٨
قال الالبانی	حسن لغیرہ عن معاذ بن جبل		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ باھلی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں ضامن ہوں اطراف جنت میں گھر کا اس آدمی کے لئے جس نے جھگڑا چھوڑ دیا اگرچہ وہ حق پر ہو اور میں ضامن ہوں وسط جنت میں گھر کا اس آدمی کے لئے جس نے جھوٹ چھوڑ دیا اگرچہ مذاق میں ہی ہو۔

میں ضامن ہوں اعلیٰ جنت میں گھر کا اس آدمی کے لئے جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے۔

-☆-

سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (۲۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
قال الالبانی	وهذا اسناد رجاله ثقات معروفون، غير ايوب بن محمد السعدي		
رياض الصالحين	رقم الحديث (۶۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲

سچ بولنے والوں کے لئے جنتیں
جن کے نیچے نہریں رواں دواں
سچ بولنے والوں سے
اللہ راضی ،وہ اللہ سے راضی

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝[1]

ترجمة :

یہ وہ دن ہے کہ صادقین کو ان کا سچ نفع دے گا ان کیلئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ المائدہ آیت ۱۱۹

سچ بولنے والے کے لئے یہ انعام کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتیں عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اور اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی بڑھ کر انعام کا اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات سے راضی یہ طرفین کی رضا درحقیقت اللہ ہی کی رضا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے اللہ! اے ذاالجلال والاکرام

اپنی عنایات کریمانہ کے صدقے ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں بھی ان انعامات سے سرفراز فرما جن کا تو نے اپنے پیارے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں اپنی گرفت اورعذاب سے بچا کر اپنی رحمت و جنت میں جگہ مرحمت فرما اور ہمیں محض اپنے فضل وکرم سے ایسی جنتیں عطا فرما جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں اور اپنی رضا کا پروانہ بھی مرحمت فرما۔

–☆–

سچ بولنے والے کا انعام

اللہ تعالیٰ کی رضا

حضرت ابوسلیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَقَالَ اَبُوْ سُلَیْمَانَ :

مَنْ کَانَ الصِّدْقُ وَسِیْلَتَہٗ ، کَانَ الرِّضَا مِنَ اللّٰہِ جَائِزَتَہٗ ۔[1]

حضرت ابوسلیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سچ بولنا جس کا وسیلہ ہو اللہ کی رضا اس کا انعام ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ

سچ بولنے والا سچ بولتا جاتا ہے زندگی کے ہر موڑ پر سچ کا دامن نہیں چھوڑتا پھر جب اس کا

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۴۳ جلد ۵

وقت رخصتی آتا ہے دنیا چھوڑنے کا لمحہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

جس سے اللہ راضی ہو اسکی قبر جنت کا باغ ہے اور میدان حشر میں رحمت الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اور حوض کوثر کے جام اس کے لبوں پر ہونگے۔

–☆–

جو سچ نہیں بولتا
اس کا کوئی فرض قبول نہیں

قَالَ بَعْضُهُمْ :

مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ الدَّائِمَ ، لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ الْفَرْضُ الْمُؤَقَّتُ . قِيْلَ :

وَمَا الْفَرْضُ الدَّائِمُ ؟ قَالَ :

الصِّدْقُ [1]

اسلاف میں سے بعض نے ارشاد فرمایا:

جس نے دائمی فرض ادا نہ کیا اس کا وقتی فرض قبول نہیں۔ عرض کی گئی:

دائمی فرض کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا:

سچ بولنا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ صفحہ ۳۱ جلد ۵

آیئے اپنی زبانیں سچ سے تر و تازہ رکھیں ایسا نہ ہو کہ جھوٹ سے داغدار زبان ہماری نمازیں ہمارے روزے خراب کر دے۔ جسکی زبان سچی ہے اسے سچے اللہ کی سچی بندگی وعبادت کا سچا مزہ آتا ہے اور اسکی تمام عبادات بارگاہ الٰہی میں مقبول و منظور ہیں۔

-☆-

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ارشادگرامی:

كَلَّمَ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَلِيْدَ فِيْ شَيْيءٍ ، فَقَالَ لَهُ : كَذَبْتَ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَاكَذَبْتُ مُذْ عَلِمْتُ اَنَّ الْكِذْبَ يَشِيْنُ صَاحِبَهُ [1]

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ولید سے کسی معاملے پر بات کی تو اس نے آپ سے کہا:
تو نے جھوٹ بولا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب سے مجھے پتا چلا کہ جھوٹ انسان کی شخصیت کو داغدار کرتا ہے میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

-☆-

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۳۴ جلد ۵

ضیاء الحدیث

کلمات طیبات

جن سے

اجر و ثواب کا لامحدود خزانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

امابعد:

کلمات طیبات

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

کے فضائل کے متعلق چند احادیث مبارکہ مع ترجمہ پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات طیبات ادا کرنا دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَاَنْ اَقُوْلَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۴۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۹۰)	جلد۲	صفحہ۴۰۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۴۵)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۰۳۷)	جلد۲	صفحہ۸۹۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۹۷)	جلد۳	صفحہ۴۷۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں یہ کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر.

تو یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

-☆-

سورج جب چمکتا ہے تو اس زمین کو منور کر دیتا ہے۔ اس کی روشنی پہاڑوں پر، دریاؤں پر، صحراؤں پر، باغوں پر اور مرغزاروں پر پڑتی ہے۔ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی چار سو پھیل جاتی ہے۔ زمین اور زمین کے ذخائر چمکنے لگتے ہیں۔ سونا چاندی، ہیرے جواہرات، جانور و غذائی اجناس، فلک بوس عمارتیں سب روشن ہو جاتی ہیں۔

اب غور کیجئے! یہ کلمات طیبات کتنے قیمتی ہیں، دنیا کی کوئی دولت، کوئی سرمایہ، کوئی خزانہ ان کی قیمت نہیں بن سکتا۔ پہاڑوں کے پہاڑ سونا بنا کر رکھ دیئے جائیں پھر بھی وہ کلمات طیبات کی قیمت نہیں بن سکتے۔ کیونکہ یہ دنیا، دنیا کے ذخائر، دنیا کی بہاریں سب فانی ہیں۔ باقی اللہ حی وقیوم ہے اور اس کی بنائی ہوئی جنت اور اس کے انعامات باقی ہیں۔ فانی اور باقی کا کوئی موازنہ نہیں۔ فانی فانی ہے ایک دم ختم ہو جائے گا اس کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ باقی باقی ہے اس نے رہنا ہے اور تا ابد رہنا ہے۔ ابدی ولا فانی چیز بہر حال فانی سے بدرجہا بہتر وافضل ہے۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۳۵)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد۴	صفحہ۳۱۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۳)	جلد۳	صفحہ۱۱۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۰۳)	جلد۹	صفحہ۳۰۷

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلام

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ – :

اَحَبُّ الْكَلَامُ اِلَی اللّٰهِ اَرْبَعٌ :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِنَّ بَدَأْتَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۰۱)	جلد۳	صفحہ۴۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۳۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۸۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۱)	جلد۲	صفحہ۴۰۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۴۶)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۹۶
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۴)	جلد۹	صفحہ۳۱۲
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۵)	جلد۹	صفحہ۳۱۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۲۴)	جلد۲	صفحہ۴۳۲

ترجمة الحديث،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت زیادہ پسند ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ،

ان میں سے جس سے مرضی آغاز کرلے۔

-☆-

بندہ، حقیقی بندہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر دل وجان سے عمل کرتا ہے۔وہ قول وفعل میں دیکھتا ہے کہ کیا ایسا کہنے سے یا ایسا کرنے سے خالق ومالک راضی ہوتا ہے یا نہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا اسے علم ہوتو وہ اس کو دل وجان سے سرانجام دیتا ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۹)	جلد۳	صفحہ۱۲۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۸۹)	جلد۱۵	صفحہ۱۲۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۰۷)	جلد۱۵	صفحہ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۱۰۰)	جلد۱۵	صفحہ۱۵۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۱۱)	جلد۴	صفحہ۲۹۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۶)	جلد۹	صفحہ۳۱۲

یہ کلمات طیبات:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ،

اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں اور خدائے ذوالجلال ان کلمات کے ادا کرنے والے سے بھی محبت فرماتا ہے۔ جو فرد ہمیشہ خلوص دل سے ان کلمات طیبات کا ورد کرتا ہے خالق و مالک اس سے راضی ہوتا ہے۔ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنا پیارا بنالے وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہے اور فیروز بختی اس کے ماتھے کی زینت ہے۔

-☆-

افضل الکلام

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَفْضَلُ الْكَلَامِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

ترجمة الحديث،

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سب سے افضل کلام سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ،وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔

-☆-

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۰)	جلد۹	صفحہ۳۱۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۲)	جلد۲	صفحہ۳۰۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۴۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۱۲۷)	جلد۱	صفحہ۲۵۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۶۳)	جلد۱۳	صفحہ۸
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد۳	صفحہ۴۸۵

جنت کے پودے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَرَّ بِهٖ وَهُوَ یَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ:

یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا الَّذِی تَغْرِسُ ؟ قُلْتُ : غِرَاسًا قَالَ:

اَدُلُّکَ عَلٰی غِرَاسٍ خَیْرٍ مِنْ هٰذَا ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ تُغْرَسُ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۰
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۷
قال الحاکم	ھٰذا حدیث صحیح الاسناد		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ پودے لگا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! تو کیا بو رہا ہے؟'' میں نے عرض کیا: پودے لگا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تجھے اس سے بہتر چیز ی بتاؤں؟ وہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ .

ان میں سے ہر ایک کے بدلے تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔

-☆-

حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا ارشاد گرامی

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ :

یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِیْعَانٌ وَ اَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۴۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۱۵۲)	جلد۲	صفحہ۹۱۶
قال الالبانی	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۶۲)	جلد۳	صفحہ۴۲۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسراء کی رات -معراج کی رات- میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا:

اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی زرخیز ہے، اس کا پانی میٹھا ہے، اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کی پنیری:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہے۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۱۵)	جلد۲	صفحہ۴۳۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۲۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی

جنت میں کثرت سے پودے لگاؤ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ قِیْعَانًا فَاَکْثِرُوامِنْ غِرَاسِھَا ، قَالُوا : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا غِرَاسُھَا ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

ترجمة الحديث،

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۹۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۸
قال المحقق	حسن بشواہدہ		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۵۱)	جلد۲	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۵۴)	جلد۱۰	صفحہ۷۶

وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جنت میں چٹیل میدان ہیں، ان میں زیادہ سے زیادہ پودے لگاؤ۔ صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ نے عرض کی:

یا رسول اللہ!۔ جنت۔ کے پودے کیا ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

-☆-

ہر کلمہ کے بدلے
جنت میں ایک درخت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، غُرِسَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابن عباس –رضی اللہ عنہما– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۸
قال المحقق	حسن بالشاہد والمتقدم		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۳۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۷۹

جس نے کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

ان میں سے ہر ایک کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

-☆-

سبحان اللہ کہنا- غلام آزاد کرنے کے برابر
الحمد للہ کہنا- فی سبیل اللہ زین والا گھوڑا بھیجنے کے برابر
اللہ اکبر کہنا- اللہ کی بارگاہ میں مقبول قربانی کے اونٹ بھیجنے کے برابر
لا الہ الا اللہ کہنا- زمین وآسمان کے درمیان بھر دیتا ہے

عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا –قَالَتْ:

مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ اَوْكَمَا قَالَتْ – فَمُرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ وَ اَنَا جَالِسَةٌ قَالَ :

سَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِيْنَهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ ، وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَكَبِّرِی اللّٰهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ ، وَهَلِّلِی اللّٰهَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ ، قَالَ اَبُوْخَلَفٍ :

اَحْسِبُهُ قَالَ : تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اَفْضَلُ

مِمَّا يُرْفَعُ لَكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ .

وَالْحَاكِمُ زَادَ فِيهِ :

قُوْلِي : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا تَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ .

ترجمة الحديث،

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہیے، یہ تمہارے لیے اولاد اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

ایک سو دفعہ الحمد للہ کہیے یہ تمہارے لیے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہوگا جنہیں تم اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دو۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣٩٧)	جلد٢	صفحہ٤٠٩
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٥٣)	جلد٢	صفحہ٤٣٣
قال الالبانی	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (١٦٨٦٧)	جلد١٠	صفحہ٨٠
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (١٨٩٣)	جلد٢	صفحہ٧٢١
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣٨١٠)	جلد٢	صفحہ٤٩٠
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٦٧٩٠)	جلد١٨	صفحہ٣٦٢
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (١٠٦١٣)	جلد٩	صفحہ٣١١

اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہیئے یہ تمہارے لیے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں۔

اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہیئے۔

ابو خلف کہتا ہے میرا خیال ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ آسمان و زمین کے خلا کو بھر دیگا اور تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی آدمی کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، مگر یہ کہ کوئی شخص تم جیسا عمل کرے۔

اور امام حاکم نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے:

تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی کہو یہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور اس کی مثل کوئی عمل نہیں ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے منتخب
چار کلمات

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَاَبِی سَعِیْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنَ الْكَلَامِ اَرْبَعًا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَتْ لَهٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً.

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے چار کلمات منتخب کیے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ،

جو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے: اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ ختم ہوتے ہیں۔ اور جو آدمی اللہ اکبر کہتا ہے: اسے بھی اس کی مثل ثواب ملتا ہے۔ اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے: اسے بھی اس کی مثل ثواب ملتا ہے۔ اور جو الحمد للہ کے ساتھ رب العلمین اپنی طرف سے کہتا ہے: اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۹)	جلد۲	صفحہ۴۱۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۴۳
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۸۶)	جلد۲	صفحہ۷۱۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۳۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۹۹)	جلد۷	صفحہ۱۴۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۴۳)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۶۶)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۷۸)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۱۸)	جلد۱	صفحہ۳۵۳
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۳۳۷)	جلد۴	صفحہ۳۲۵
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

قیامت کے دن میزان میں بھاری

عَنْ اَبِیْ سَلْمٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – رَاعِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

بَخٍ بَخٍ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُہٗ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۱۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۵۷
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۲۰۴)	جلد۳	صفحہ۲۰۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۹۹۲۳)	جلد۹	صفحہ۴۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۳۵)	جلد۱۰	صفحہ۵۷
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۷)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے حضرت ابو سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

آپ ہاتھ سے پانچ کا اشارہ دے کر فرما رہے تھے:

واہ واہ یہ چیزیں ترازو میں کتنی وزنی ہونگی۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اور مسلمان کا نیک فوت شدہ بچہ جس کی وفات پر اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۹۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۷
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۲۸۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۴
قال الالبانی	صحیح		

جہنم کی آگ سے دور کرنے والے اعمال

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، اَوشَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهُ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۰)	جلد۲	صفحہ۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۱۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۰)	جلد۲	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد۱	صفحہ۴۷۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں۔

پس جس نے اللہ اکبر کہا

الحمد للہ کہا

لا الہ الا اللہ کہا

سبحان اللہ کہا

استغفر اللہ کہا

راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کر دی

اور کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا۔

ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد میں تو اس کی اس دن یہ حالت ہو گی کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد۱	صفحہ۶۹۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	جلد۴	صفحہ۳۹۵
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۶۸۶۱)	جلد۳	صفحہ۱۵۵۰

جو آدمی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتا
اس کیلئے کلمات طیبات

عَنِ ابْنِ اَبِی اَوْفٰی – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ اَعْرَابِیٌّ :

یَـارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنِّی قَدْ عَالَجْتُ الْقُرْآنَ ، فَلَمْ اَسْتَطِعْہُ فَعَلِّمْنِي شَیْئًا یُجْزِئُ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ :

قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، فَقَالَھَا وَاَمْسَکَھَا بِاَصَابِعِہِ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! ھٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِيْ ؟ قَالَ : تَقُوْلُ :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَأَحْسِبُہُ قَالَ : وَاھْدِنِي ، وَمَضَی الْاَعْرَابِیُّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

ذَھَبَ الْاِعْرَابِیُّ وَ قَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ خَیْرًا .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۳
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی	حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت (عبداللہ) بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کی لیکن میں اسے پڑھ نہیں سکا، آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ۔

اس نے یہ الفاظ پڑھے اور انگلیوں سے گن کر کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو میرے رب کیلئے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو یہ دعا کر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا: وَاهْدِنِي۔

اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے صحت دے، مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے۔

جب دیہاتی چلا گیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دیہاتی اپنے ہاتھ بھلائی کے ساتھ بھر کر لے گیا ہے۔

-☆-

کلمات طیبات کے بعد دعا قبول ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ – قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ بَدوِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہ ! عَلِّمْنِیْ خَیْرًا ؟ قَالَ:

قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، قَالَ : وَعَقَدَ بِیَدِہٖ اَرْبَعًا ، ثُمَّ ذَھَبَ فَقَالَ:

سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – تَبَسَّمَ وَقَالَ :

تَفَکَّرَ الْبَائِسُ ، فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، ھٰذَا کُلُّہٗ لِلّٰہِ ، فَمَا لِیْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اِذَا قُلْتَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، وَاِذَا قُلْتَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، وَاِذَا قُلْتَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، وَاِذَا قُلْتَ : اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، فَتَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ ، فَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ ، وَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ.

قَالَ : فَعَقَدَ الْاَعْرَابِیُّ سَبْعًا فِیْ یَدَیْهِ .

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا:

ایک دیہاتی نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے کوئی کلمہ خیر سکھا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہئے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

انہوں نے یہ الفاظ کہے اور اپنے ہاتھوں کی گرہوں پر چار دفعہ گنے۔ پھر واپس چلے گئے اور جا کر پڑھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

پھر واپس آئے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب واپس آتے دیکھا تو تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

بے چارہ فکر مند ہو گیا۔ انہوں نے آ کر عرض کی: یا رسول اللہ!

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۷)	جلد۲	صفحہ۴۱۴
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۴)	جلد۲	صفحہ۲۳۸
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

یہ سب تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہوا اور میرا حصہ کیا ہے؟ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم نے سبحان اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے سچ کہا۔ جب الحمد للہ کہا: تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے سچی بات کہی ۔ جب تم نے لا الہ الا اللہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے سچ کہا۔ اور جب تم نے اللہ اکبر کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے بالکل صحیح کہا۔

اس کے بعد تم کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ! مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

تم کہو: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

میں نے تجھ پر رحم فرما دیا۔

جب تم کہو: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ اے اللہ مجھے رزق عطا فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

جا میں نے تجھے رزق دے دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس اعرابی نے سات دفعہ یہ الفاظ ہاتھ کی گرہوں پر گن کر کہے۔

-☆-

تکبیر و تسبیح کے بعد دعا قبول ہے

عَنْ سَلْمٰی اُمِّ بَنِی اَبِی رَافِعٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا – مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَتْ :

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! أَخْبِرْنِی بِکَلِمَاتٍ وَّلَا تُکْثِرْعَلَيَّ ؟ فَقَالَ:

قُوْلِي : اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، یَقُوْلُ اللّٰہُ : ھٰذَا لِيْ، وَقُوْلِي :

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، یَقُوْلُ اللّٰہُ : ھٰذَا لِيْ ، وَقُوْلِي :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي ، یَقُوْلُ اللّٰہُ : قَدْ فَعَلْتُ ، فَتَقُوْلِیْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَ یَقُوْلُ :

قَدْ فَعَلْتُ .

الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (٢٣٠٨)	جلد٢	صفحہ٤١٥
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (١٥٦٦)	جلد٢	صفحہ٢٣٩
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		

ترجمة الحديث،

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ سلمٰی رضی اللہ عنہا ابو رافع کے بیٹوں کی والدہ سے روایت ہے: انہوں نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کچھ دعائیہ الفاظ سکھائیں، زیادہ نہ بتانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم دس دفعہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے تم دس دفعہ سبحان اللہ کہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ بھی میرے لیے ہے پھر تم کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کردیا۔ میں نے بخش دیا۔ تم یہ الفاظ دس دفعہ کہو اللہ تعالیٰ دس دفعہ فرمائے گا میں نے کردیا۔ میں نے بخش دیا۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۶۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۸۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۶)	جلد ۲۴	صفحہ ۳۰۲

جہنم سے ڈھال اور
باقیات صالحات

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

خُذُوْا جُنَّتَكُمْ ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! عَدُوٌّ حَضَرَ ؟ قَالَ :
لَا وَلٰكِنْ جُنَّتُكُمْ مِنَ النَّارِ ، قُوْلُوْا : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَاِنَّهُنَّ يَاْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد۲	صفحہ۴۱۶
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۷)	جلد۲	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۳۸)	جلد۱۰	صفحہ۷۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۸۵)	جلد۲	صفحہ۷۵۵
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۷)	جلد۹	صفحہ۳۱۳

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اپنی ڈھال لے لو۔ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

یا رسول اللہ! کیا دشمن آ گیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نہیں بلکہ جہنم سے بچانے والی ڈھال لے لو کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

یہ کلمات قیامت کے دن تمہارے آگے چلنے والے اور پیچھے رہنے والے ہیں اور یہی باقیات صالحات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۳۲۱۴) جلد ۱ صفحہ ۶۱۲
قال الالبانی صحیح

کلمات طیبات عرش الٰہی کے گرد پڑھنے والے کا ذکر کرتے رہتے ہیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُونَ لَهٗ اَوْ لَا يَزَالُ لَهٗ مَنْ يُذَكِّرُ بِهٖ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣١٢)	جلد٢	صفحہ٤١٧
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٦٨)	جلد٢	صفحہ٤٣٠
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨٢٧٨)	جلد١٤	صفحہ١٥٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨٣٠١)	جلد١٤	صفحہ١٥٨
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی کے جلال کے اظہار کیلئے تم جو کلمات تسبیح تہلیل اور تحمید کی صورت میں ادا کرتے ہو یہ عرش کے اردگرد اکٹھے ہو جاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی آواز کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔

یہ اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند نہیں کرتا کہ کوئی ایسی چیز ہو جو اسے یاد کراتی رہے یا فرمایا جو اسے ہمیشہ یاد کراتی رہے۔"

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۲
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

سمندر کی جھاگ کے برابر
گناہ معاف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُوْلُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۶۳۶)	جلد۲	صفحہ۹۸۵
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۴)	جلد۲	صفحہ۴۱۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۶۰)	جلد۳	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۹)	جلد۲	صفحہ۲۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۹۷۴)	جلد۶	صفحہ۴۲۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین پر جو فرد بشر یہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تو اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۹۵۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۷۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۰۵۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۹۸۷۵)	جلد ۹	صفحہ ۵۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۴۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۴

گناہوں کو ایسے گرانا جیسے درخت خشک پتے گراتا ہے

عَنْ أَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَخَذَ غُصْنًا فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَانْتَفَضَ ، فقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۸۹)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۵)	جلد۲	صفحہ۲۱۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد۳	صفحہ۴۵۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ٹہنی پکڑی اور سے ہلایا لیکن اس سے کوئی پتہ نہ گرا۔ پھر ہلایا پھر پتے نہ گرے۔ پھر ہلایا تو اس سے پتے گر گئے۔ پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

کہنا یہ گناہوں کو ایسے گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۴۷۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۹۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۰

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

اَنَّ ثَلاثَةَ رَهْطٍ مِنْ عُذْرَةَ جَاؤُوا اِلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَاَسْلَمُوْا، فَخَرَجَ اَحَدُهُمْ اِلَی الْجِهَادِ فَاسْتُشْهِدَ وَخَرَجَ الثَّانِی بَعْدَهُ فَاسْتُشْهِدَ وَبَقِیَ الثَّالِثُ حَتّٰی مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ، قَالَ اَبُو طَلْحَةَ:

فَرَاَیْتُ فِی النَّوْمِ کَاَنِّی اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُهُمْ اَعْرِفُهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَسِیْمَاهُمْ قَالَ: فَاِذَا الَّذِیْ مَاتَ عَلَی الْفِرَاشِ دَخَلَ اَوَّلَهُمْ وَاِذَا الثَّانِی مِنَ الْمُسْتَشْهِدَیْنِ عَلٰی اَثَرِهٖ، وَاِذَا اَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ، قَالَ:

فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

لَیْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ لِتَکْبِیْرِهٖ وَتَسْبِیْحِهٖ وَتَحْمِیْدِهٖ وَتَهْلِیْلِهٖ.

مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۲۳)	جلد۵	صفحہ۵۱
قال الالبانی	حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۶۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۵۷
قال الالبانی	اسنادہ حسن وهو صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۰۶)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۳۹۳۹)	جلد۴	صفحہ۱۵۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۳۳۶۷)	جلد۳	صفحہ۳۱۴
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۳۷۱)	جلد۲	صفحہ۹۲۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قبیلہ عذرہ کے تین آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ان میں سے ایک جہاد کو نکلا پس وہ شہید ہوگیا ۔اس کے بعد دوسرا جہاد کو نکلا وہ بھی شہید ہوگیا اور تیسرا باقی رہا یہاں تک کہ اس کا بستر پر انتقال ہوا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کیا جا رہا ہے ۔پس میں نے انہیں بھی دیکھا میں انہیں ان کے ناموں سے اور شکل وصورت سے پہچانتا ہوں ۔حضرت ابوطلحہ۔رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا:

ان میں سے جس کا بستر پر انتقال ہوا وہ ان میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوا اور دوشہید ہونے والوں میں سے دوسرا اس کے بعد داخل ہوا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا آخر میں داخل ہوا۔پس یہ چیز میرے دل میں بیٹھ گئی یہ کیا ہوا پس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں داخل ہوا تو میں نے اس کا ذکر آپ سے کر دیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالٰی کے ہاں کوئی بھی افضل نہیں اس مومن سے جسے اسلام میں لمبی عمر دی گئی اس کے اللہ اکبر کہنے کی وجہ سے،اس کے سبحان اللہ کہنے کی وجہ سے،اس کے الحمد للہ کہنے کی وجہ سے اور اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کی وجہ سے۔

-☆-

عَنْ جُوَيْرِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ – خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ : مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ – :

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح فجر کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو چاشت کا وقت ہو چکا تھا اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس حالت میں میں تجھے چھوڑ کر گیا تھا تو اسی حالت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہی ہے؟

انہوں نے عرض کی: ہاں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں اگر تیرے آج کے پورے وظیفے کے ساتھ انکا وزن کیا جائے تو وہ اس سے بھاری ہو جائیں، وہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی اپنی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات طیبات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

عَنْ جُوَيْرِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ :

مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةِ ، اَوْبَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ ، فَذَكَرَنَحْوَهُ ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ :

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے وقت یا فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ اور اسی طرح بیان کیا مگر آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۳۹)	جلد۳	صفحہ۴۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۴۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۹۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۱۳)	جلد۴	صفحہ۲۵۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۰۸)	جلد۴	صفحہ۲۸۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۴)	جلد۳	صفحہ۶۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۲۸)	جلد۳	صفحہ۱۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کی اپنی رضا کے مطابق ، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر اور میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کے کلمات طیبات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – وَكَانَ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اِسْمَهَا – فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا ، وَدَخَلَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا ، فَقَالَ :

أَلَمْ تَزَالِيْ فِي مُصَلَّاكِ هٰذَا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ :

قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۳۹)	جلد۳	صفحہ۴۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۴۴۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۹۱۷)	جلد۹	صفحہ۷۱
صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد۱	صفحہ۴۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۱۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے نکلے۔ پہلے ان کا نام برہ تھا اور آپ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ آپ ان کے ہاں سے نکلے اور وہ اپنے مصلے ہی پر تھیں۔ پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اپنے مصلے ہی پر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

کیا تم اس وقت سے اپنے مصلے پر ذکر الٰہی میں مصروف ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے تمہارے ہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں۔ اگر تیرے آج کے پورے وظیفے کے ساتھ انکا وزن کیا جائے تو وہ اس سے بھاری ہو جائیں، وہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اور اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی اپنی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات طیبات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا:

مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ:

اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ،

سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ .

ترجمة الحديث،

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے مصلے پر تھیں ۔پھر حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصف النہار کے قریب ان کے پاس سے گزرے اور ان سے ارشاد فرمایا:

تم اپنی اسی حالت پر ہو؟ انہوں نے عرض کی:

ہاں ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم پڑھتی رہو؟

میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۳۹)	جلد۳	صفحہ۳۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۳۳۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد۳	صفحہ۳۶۳
قال الالبانی	صحیح والفظ لہ		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۹۹۱۶)	جلد۹	صفحہ۷۰
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۹۹۱۸)	جلد۹	صفحہ۷۱
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۹۹۱۹)	جلد۹	صفحہ۷۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۹۹۲۰)	جلد۹	صفحہ۷۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۶۳۷)	جلد۱۸	صفحہ۳۱۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۳۹۳)	جلد۱۸	صفحہ۵۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔

میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضا کے مطابق، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضا کے مطابق، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضا کے مطابق۔

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر۔

میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

ضیاء الحدیث

صلاۃ التہجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ!

"صلاۃ التہجد"

پر چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین مع ترجمہ پیش خدمت ہیں۔

محمد کریم سلطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز تہجد ادا کیجئے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا o وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا o [1]

ترجمۃ:

قائم کیجئے نماز سورج ڈھلنے کے بعد رات کے تاریک ہونے تک نیز ادا کیجیے نماز صبح ۔ بلاشبہ نماز صبح کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

اور رات کے بعض حصہ میں اٹھئے اور نماز تہجد ادا کیجئے تلاوت قرآن کے ساتھ یہ نماز زائد ہے آپ کیلئے یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر۔

-☆-

رات نیند سے بیدار ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہو جانا ۔نماز ادا کرنا ۔تہجد کہلاتا ہے۔

رات یہ وقت بڑا سہانا ہوتا ہے لوگ اپنے اپنے بستروں پر محو خواب ہوتے ہیں لیکن اللہ سے

(۱) بنی اسرائیل ۷۹

محبت رکھنے والا بندہ اپنا آرام، اپنا بستر چھوڑ کر وضو کرتا ہے پھر بارگاہ ایزدی میں کھڑا ہو جاتا ہے۔اس کا یہ کھڑا ہونا، حالت قیام میں تلاوت قرآن کریم کرنا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہے۔جس چیز سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اہل ایمان بھی اس چیز سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ملاحظہ ہو۔

حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ہائے بندگی کرتے طویل قیام میں تلاوت قرآن وکریم کا کیف لیتے اللہ رب العزت نے وعدہ فرمایا:

اے میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !وہ وقت دور نہیں جب آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔یہ مقام محمود مقام شفاعت ہے جہاں پر آپ اللہ کے حضور اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔

اب آپ کا جو امتی -جو مسلمان- رات کی تنہائی میں اٹھ کر اللہ جل جلالہ کے حضور سر بندگی جھکاتا ہے، نماز تہجد ادا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسے امیدوار رہنا چاہئے کہ وہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے ضرور بہرہ ور ہوگا اور اسے حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔روز محشر قیامت کے دن جسے اللہ تعالیٰ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوا سے اور کیا چاہئے وہ یقیناً ابدی انعامات سے سرفراز ہوگا اور اللہ الکریم کے کرم سے مالا مال ہوگا۔

اے اہل اسلام! آیئے ہم بھی عادت بنائیں رات کی تاریکی میں اٹھیں اور رحیم وکریم اللہ کو یاد کریں یقیناً جو آج رات کی تاریکی میں اٹھتا ہے اس کیلئے کل قیامت کی تاریکی ختم کردی جائے گی اور وہ انوار الٰہیہ کی بارش میں جنت میں داخل ہوگا۔

آج جو خوش نصیب رات کے وقت اللہ جل شانہ کو یاد کرتا ہے اس کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ کل اسے اس کا خالق وما لک یاد کرے گا اور اسے ہر قسم کے غم واندوہ سے نجات عطا فرمائے گا۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ۔ ؎۱

ترجمۃ:

اور رات کے وقت بھی اسکی پاکی بیان کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی۔

-☆-

وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔ ؎۲

ترجمۃ:

رات کی تنہائیوں میں بھی اس کو سجدہ کیجئے۔ اور رات کافی وقت اس کی تسبیح کیا کیجئے۔

-☆-

(۱) سورۃ ق ۴۰

(۲) سورۃ الدہر ۲۶

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ترغیب دلانا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ – اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ ، رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۹۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۳۳۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۴۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۶۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۱۸)	جلد۴	صفحہ۱۹۵۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۷۹)	جلد۲	صفحہ۴۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۶۹)	جلد۴	صفحہ۲۲۱۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۷۸۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۸۴۳)	جلد۱	صفحہ۱۱۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۵۹۹)	جلد۱	صفحہ۶۷۳
قال الالبانی	حذا الحدیث صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۱۳۳۰)	جلد۲	صفحہ۸۱

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ - رضی اللہ عنہا - نے فرمایا کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایک رات بیدار ہوئے اور ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے، آج رات کتنے خزانے نازل ہوئے۔ حجروں والیوں کو کون جگائے گا۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والیاں آخرت میں بے لباس ہونگی۔

-☆-

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وہ رات کیسی رات ہوگی جس رات فتنے بھی نازل ہوئے اور اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خزانے بھی کھول دیئے گئے۔ حضور نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو جگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بات واضح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آزمائشوں کا سلسلہ ہو یا رحمت الٰہی کا نزول ہو بندہ مومن ہر حالت میں بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہو جاتا ہے۔ حالت خوشی یا حالت غمی میں اس کیلئے ایک ہی در ہے وہ در رب العلمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا در وہ در ہے کہ اس پر جھکنے والا محروم نہیں رہتا بلکہ ابدی وسرمدی انعامات سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

آج ہمیں چاہئے کہ اہتمام کے ساتھ صلاۃ تہجد ادا کریں۔ رات کی تاریکی میں اٹھ کر جب سب لوگ سو رہے ہوں اللہ الکریم کو یاد کریں، اسی کے حضور سر بندگی جھکا دیں۔ اگر توفیق الٰہی شامل حال ہو تو اللہ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ بھی پیش کریں، سحری کے وقت کے آنسو بارگاہ خداوندی میں بڑے مقبول ہوتے ہیں۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩١)	جلد٢	صفحہ٣٦٦
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢١٩٦)	جلد٢	صفحہ٣٧٣
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		

وہ آنسو، یادِالٰہی میں بہنے والے آنسو، ندامت وشرمندگی کی آمیزش لئے آنسو، جب آنکھوں سے نکلتے ہیں تو وہ جہنم کی آگ کے دریا سرد کر دیتے ہیں، وہ جہنم کے شعلے سرد کرنے میں بے مثال تریاق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی کو انعام سے سرفراز کرے، اپنی رحمت کا کوئی دروازہ کھول دے یا دین ودنیا کی کوئی خوشی نصیب ہو تو نماز تہجد ادا کرنی چاہئے اور خصوصیت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ سر بندگی جھکانے سے بڑھ کر اور کونسا طریقہ شکر ہوگا۔ اسی خالق ومالک کا ارشاد ہے:

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔اگر تم شکر کروگے میں تمہیں اور دوں گا۔

اللہ تعالیٰ جب ایک کرم فرمائے تو بطور شکرانہ نماز تہجد ادا کریں وہ اپنے وعدہ کے مطابق مزید عطا فرمائے گا۔ پھر اس مزید کے شکرانے کے طور پر نماز تہجد ادا کریں اللہ تعالیٰ اور عطا فرمائے گا۔ ہم نہ ہار جائیں اللہ الکریم کا کرم کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس کی عنایات لامحدود، اس کی کرم نوازیاں لامتناہی اور اس کا لطف بےحد وبےحساب ہے۔

اسی طرح اگر وہ کوئی دینی وایمانی نعمت عطا فرمائے پھر بھی اس کے حضور بطور شکرانہ نماز تہجد ادا کرنی چاہئے جس سے اس کا کرم مزید ہوگا اور وہ اپنے خزانوں کے منہ کھول دے گا۔

مثال کے طور پر اگر اللہ تعالیٰ تلاوت قرآن کی توفیق دے یا ذکر کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے یا تسبیحات کی مٹھاس سے زبان کو شیریں کرے تو اس کے شکرانے کے طور پر نماز تہجد ادا کرنی چاہئے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ بندہ جب اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوگا اللہ الکریم اس کی زبان کو کلمہ طیبہ کے انوار سے منور کردے گا وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوگا اور نعمت ایمان کے ساتھ عالم آخرت میں قدم رکھے گا۔

-☆-

سنتِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ قَیْسٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ : قَالَتْ عَائِشَۃُ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا - :

لَا تَدَعْ قِیَامَ اللَّیْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ - کَانَ لَا یَدَعُہٗ وَکَانَ اِذَامَرِضَ اَوْکَسِلَ صَلّٰی قَاعِدًا۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۸)	جلد۱	صفحہ۴۹۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد۱	صفحہ۳۵۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۹۲)	جلد۱۸	صفحہ۱۳۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل -نماز تہجد- نہ چھوڑنا کیونکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نماز تہجد کو کبھی ترک نہ فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو بیٹھ کر پڑھ لیتے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز تہجد سے خصوصی لگاؤ تھا، رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مناجات کا کیف نصیب ہوتا تھا سبحان اللہ اسے کیف لینے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ کیسا کیف ہوتا تھا۔ بہر حال آپ زندگی بھر اس نماز کے پابند رہے رات کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سر بندگی جھکاتے رہے اگر کوئی عارضہ بھی لاحق ہو جاتا پھر بھی اس نماز تہجد کو نہ چھوڑتے۔

آج ہر کلمہ گو کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عادات کو اپنانا چاہیے، یہ نماز تہجد آپ کو بڑی محبوب تھی اس لئے ہمیں بھی اس نماز تہجد سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ قاعدہ ہے کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے۔

قیامت کا دن حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا مسرت سے لبریز دن ہوگا جب آپ کی امت کے برگزیدہ افراد اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے اعضاء وضو چودھویں کے چاند کی طرح نور برساتے ہوں گے پھر اس پر مستزادیہ کہ ان کے ابدان سے تہجد کا نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا گویا تمام محشران کی اس شان کو دیکھ کر رشک کر رہا ہوگا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ان امتیوں سے کس درجہ خوش ہوں گے جن کے نامہ اعمال نماز تہجد سے بھرے پڑے ہوں گے۔ آپ کی خوشی دیدنی ہوگی، آپ کیوں نہ خوش ہوں گے

جبکہ یہ نماز آپ کے معبود حقیقی اللہ جل جلالہ کو بڑی پسند ہے اور تہجد گزار آدمی اللہ تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے اور جس سے خدائے بزرگ و برتر محبت فرمائے اس کے بختوں تک کس کی رسائی ہے۔ تو ایسے خوش بخت کیلئے ان شاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر رحمت پھیلا دیں گے جس میں تہجد گزاروں کو چھپنے کا موقع ملے گا تو جو اس دن چادر رحمت میں چھپ گیا سمجھ لیجئے وہ ہر قسم کے انعامات و اعزازات سے مالا مال ہو گیا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا o وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا o
وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا o اِنَّھَا
سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا o
وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا o وَالَّذِیْنَ
لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَ
مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا o
یُضٰعَفْ لَہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا o اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا o
وَمَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا o وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ
الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا o وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا

صُمًّا وَّ عُمْيَانًا o

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا o [1]

ترجمہ:

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستہ آہستہ اور جب گفتگو کرتے ہیں ان سے جاہل تو وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ تم سلامت رہو۔

اور جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے۔ اور جو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! دور فرما دے ہم سے عذاب جہنم بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک ہے۔ بے شک وہ بہت بُرا ٹھکانا اور بہت بُری جگہ ہے۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی بلکہ ان کا خرچ کرنا اسراف اور بخل کے بین بین اعتدال سے ہوتا ہے۔

اور جو نہیں پوجتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور خدا کو اور نہیں قتل کرتے اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ، اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو یہ کام کرے گا تو وہ پائے گا اس کی سزا۔ دوگنا کر دیا جائے گا اس کیلئے عذاب روز قیامت اور ہمیشہ رہے گا اس میں ذلیل وخوار ہو کر۔

مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو اس

(۱) الفرقان ۶۳ تا ۷۶ ے

نے رجوع کیا اللہ تعالیٰ کی طرف جیسے رجوع کا حق ہے ۔اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب گزرتے ہیں کسی لغو چیز کے پاس سے تو بڑے باوقار ہو کر گزر جاتے ہیں۔

اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیات سے تو نہیں گر پڑتے ان پر بہرے اور اندھے ہو کر۔اور وہ جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! مرحمت فرما ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیز گاروں کیلئے پیشوا۔یہی وہ -خوش نصیب- ہیں جن کو بدلہ میں ملے گا جنت کا بالا خانہ ان کے صبر کرنے کے باعث اور ان کا استقبال کیا جائے گا وہاں دعا اور سلام سے۔وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اس میں بہت عمدہ ٹھکانا اور قیام گاہ ہے۔

-☆-

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ o (۱)

ترجمة:

دور رہتے ہیں ان کے پہلو اپنے بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے ہیں۔

-☆-

(۱) السجدة ۱۵

شکر ادا کرنے کا طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ – كَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ ، فَقُلْتُ لَهٗ :

لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ :

اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۰)	جلد۱	صفحہ۳۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۳۶)	جلد۳	صفحہ۱۵۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷۱)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۱۹)	جلد۴	صفحہ۲۱۷۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۲۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۷۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۰۲)	جلد۱	صفحہ۲۸۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد۱	صفحہ۳۹۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۳)	جلد۲	صفحہ۲۵۸

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں قدم پھٹ جاتے ۔میں نے عرض کیا:

آپ ایسے کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب آپکے اگلے اور پچھلے متبعین کو معاف کر دیا گیا ہے؟تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر کرنے والا بندہ بنوں۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۳۴۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۷۵۵)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۹)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۲۰)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد۱	صفحہ۴۳۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد۲	صفحہ۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۷۷)	جلد۲	صفحہ۴۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۳۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۴۴)	جلد۱	صفحہ۵۳۴
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

خیر و بھلائی کا دروازہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ ، قَالَ:

لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا . ثُمَّ قَالَ:

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ . ثُمَّ تَلَا:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ، حَتّٰى بَلَغَ ، يَعْمَلُوْنَ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٠٩٦)	جلد١	صفحہ ٥١٨
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٢٢٣٠)	جلد٣	صفحہ ٥١
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ - جہنم - سے دور کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم نے بڑی بات پوچھی ہے مگر یہ اس کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان بنا دے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز کی پابندی کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔ پھر ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟

روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو، اور آدمی کا رات کو نماز تہجد ادا

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٢٧٠)	جلد١	صفحہ٢٢٣
قال المحقق	صحيح		
صحيح سنن الترمذي	رقم الحديث (٢٦١٦)	جلد٣	صفحہ٣٢
قال الالباني	هذا الحديث صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٩١٥)	جلد١٦	صفحہ١٦٧
قال حمزة احمد الزين	اسناده صحيح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٩٧٣)	جلد٤	صفحہ٣٨٢
قال محمود محمد محمود	الحديث صحيح		
صحيح الجامع الصغير	رقم الحديث (٥١٣٦)	جلد٢	صفحہ٩١٣
قال الالباني	هذا الحديث صحيح		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٧٣٩)	جلد١ صفحہ٢٥٦	
قال الالباني	هذا الحديث حسن		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٨٦٦)	جلد٣	صفحہ٨٨
قال الالباني	هذا الحديث حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٨)	جلد١	صفحہ٧٠
السنن الكبرى	رقم الحديث (١١٣٣٠)	جلد١٠	صفحہ٢١٤

کرنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت آخر تک تلاوت فرمائی:

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔

-☆-

مِقدامُ العلماء، محبوب رسول عربی حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- کس درجہ بیدار بخت تھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جیت چکے تھے اس کے باوجود عرض کرتے ہیں:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو نے ایک بہت بڑی بات کے بارے میں پوچھا ہے لیکن جس پر عنایات الٰہیہ کے دروازے کھل چکے ہوں اس کے لئے یہ بات بڑی آسان ہے یعنی یہ مرتبہ ہر آدمی کے مقدر میں نہیں ۔

جہنم سے دوری اور جنت سے قرب نصیب والوں کو نصیب ہوتا ہے۔ انسان ہزار جتن کرتا رہے اس وقت تک اس نعمت سے سرفراز نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت اس کے شامل حال نہ ہو۔

توفیق خداوندی سے انسان ارکان اسلام بجالاتا ہے یعنی توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے، نماز پابندی سے ادا کرتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس استطاعت ہو تو حج بیت اللہ سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

اس نادر موقع پر حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دریائے رحمت جوش پر تھا آپ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے فرمایا:

اے معاذ! میں تمہیں خیر و بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ضرور بتایئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱)- روزہ ڈھال ہے۔

روزہ خیر و بھلائی کا دروازہ ہے روزہ رکھنے والا خیرات و برکات سے معمور ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اللہ کے کرم کے حصار میں رہتا ہے جس سے شیطان کے اثرات بد سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔

(۲)- صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

گناہ کرنے سے انسان اپنے حصہ کی آگ روشن کر لیتا ہے،اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جلائی گئی آگ بے قرار ہوتی ہے کہ کب نافرمانی کرنے والا آئے اور میں اس کے جسم کے رنگ انگ کو جلا دوں لیکن رحیم و کریم اللہ کا کرم ملاحظہ ہو۔

اگر بندہ گنہگار صدقہ و خیرات کرے تو یہ صدقہ گناہوں کی آگ کو مٹا دیتا ہے ان کا نام و نشان ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔ظاہر ہے کہ جتنا زیادہ پانی ہوگا اتنی ہی آگ ٹھنڈی ہوگی،اسی طرح جس خلوص و محبت سے انسان راہ حق میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اتنی ہی اس کی آگ بجھ جاتی ہے یہاں تک کہ ایک وہ وقت آتا ہے کہ آگ کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔

(۳)- رات کی تاریکی میں-رات کے وسط میں-نماز تہجد ادا کرنا یہ بھی خیر و بھلائی کا دروازہ ہے۔

نماز تہجد وہ دروازہ ہے جب یہ وا ہوتا ہے تو اس کے ذریعے خیر و بھلائی نازل ہوتی ہے جو تہجد گزار کو سر سے پاؤں تک سیراب کر جاتی ہے اس کا جسم،اس کا قلب و روح سب خیر و بھلائی سے معطر ہو جاتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جس کیلئے خیر و بھلائی کا دروازہ کھل جائے ایسے آدمی کیلئے ہر وقت خیر کی نسیم جان افزا آتی رہتی ہے اس سے رنج و محن ختم ہو جاتے ہیں۔اس کا وجود خود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے بلکہ یہ خیر و بھلائی کا دروازہ اسے اتنی خیر سے مالا مال کرتا ہے کہ اس کے پاس آنے والا بھی محروم نہیں رہتا بلکہ وہ بھی اپنے دامن کو خیر و برکت سے لبریز کر کے جاتا ہے۔

نماز تہجد ادا کرنے والا
کامیاب وکامران

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○[1]

ترجمۃ:

بھلا جو شخص عبادت میں بسر کرتا ہے رات کی گھڑیاں کبھی سجدہ کرتے ہوئے کبھی کھڑے ہوئے (بایں ہمہ) ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کی۔

آپ پوچھئے کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل، البتہ صرف عقل مند ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

-☆-

(۱) الزمر　۸

صلاۃ اللیل کا اجر

درپردہ صدقہ جیسا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰی صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰی صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رات کی نماز (نماز تہجد) کی دن کی نماز پر اتنی فضیلت ہے جتنی درپردہ-چھپ کر-صدقہ کرنے کی سرِ عام صدقہ کرنے پر فضیلت ہے۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۴۱۱)	جلد۱	صفحہ۷۸۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد۱	صفحہ۴۸۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۴)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۱

دل کی دوا

كَانَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

دَوَاءُ الْقَلْبِ خَمْسَةُ اَشْيَاءٍ.

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بِالتَّفَكُّرِ ، وَخَلَاءُ الْبَطْنِ ، وَقِيَامُ اللَّيْلِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ السَّحْرِ وَمُجَالَسَةُ الصَّالِحِيْنَ .

ترجمہ:

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی - رحمۃ اللہ علیہ - فرماتے ہیں ۔

دل کی بیماری کے لئے دوا پانچ چیزیں ہیں ۔

غور وتدبر سے تلاوت قرآن کریم

روزہ رکھنا

صلاۃ تہجد ادا کرنا

صفۃ الصفوۃ ۴-۸۵

دلیل الصالحین ۱۹۰

سحری کے وقت اللہ کی بارگاہ میں آہ وزاری کرنا

صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔

-☆-

دل بھی بیمار ہوتا ہے دل کے روگ الگ نوعیت کے ہیں۔حسد، کینہ۔بغض،تکبر، ریاکاری اورعجب وغیرہ یہ سب دل کی بیماریاں ہیں۔اگر دل بیماریوں میں جکڑا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے !وہ انسان سارے کا سارا بیماریوں میں جکڑا ہوا ہے۔اگر دل بیماریوں سے صحیح سلامت ہے تو یقین جانئے وہ آدمی صحیح وسالم ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِی الْجَسَدِلَمُضْغَۃًاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَالْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلاَوَھِیَ الْقَلْبُ [1]

جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکرا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر وہ فاسد ہے تو تمام جسم فاسد ہے۔سن لیجئے !وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

-☆-

۱؎ صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۷)	جلد۱	صفحہ۵۳۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۸۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲)	جلد۱	صفحہ۲۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد۲	صفحہ۵۴۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۳۱)	جلد۲	صفحہ۳۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد۴	صفحہ۳۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

حضرت امام یحیی رازی رحمۃ اللہ علیہ نے دل کے علاج بتائے ہیں۔

(۱)- قراءۃ القرآن بالتفکر:

غور وفکر سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔قرآن کریم کی تلاوت کسی بھی رنگ میں فائدہ سے خالی نہیں لیکن اگر یہی تلاوت غور وتدبر سے ہوگی تو یہ انسانی دل کو طیب وطاہر کر دیتی ہے۔قرآن کریم انسان کے اللہ سے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑتا ہے۔

جب انسان غور وفکر سے تلاوت کرے گا تو اس کے سامنے اپنی تخلیق کا بھی منظر ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے جب اس پر غور کرے گا تو ریا کاری وتکبر خاک میں مل جائیں گے۔جنت وجہنم کا ذکر پڑھے گا تو دل جہنم سے بچنے کیلئے دعا کرے گا۔اور جنت میں داخلہ کی سعادت کیلئے تڑپے گا۔یہی چیز انسان کو رذائل سے پاک کر دے گی پھر اسے ہر خیر وخوبی سے آراستہ کر دے گی جس سے صرف دل ہی نہیں بلکہ انسان کی ہر چیز طیب وطاہر ہو جائے گی۔

(۲)- پیٹ کا خالی ہونا:

جب انسان کا پیٹ بھر جاتا ہے تو پیٹ سے اٹھنے والے غبارات اس کے فکر وتدبر کا راستہ بند کرنے کی سعی کرتے ہیں۔جب فکر وتدبر کے دریچے بند ہو گئے تو پھر انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔بلکہ انسان حیوانوں سے بدتر بن جاتا ہے،غرور وتکبر اس کا شیوہ بن جاتا ہے،مخلوق خدا کو حقارت سے دیکھتا ہے،اور جب اس کا بس چلتا ہے تو مخلوق خدا پر ظلم وستم کرتا ہے۔

فرعون جس نے ظلم وستم کی انتہا کر دی،غرور وتکبر کا پیکر بن کر خدائی دعوی کر گیا۔اگر اسے دو وقت کی روٹی میسر نہ ہوتی،اس کا پیٹ ہی نہ بھرتا تو وہ کبھی بھی ان حدود کو نہ پھلانگتا۔تو گویا خالی پیٹ انسان کو انسانیت کے دائرہ سے باہر نکلنے سے روکتا ہے۔

ہمارے اسلاف، ہمارے بزرگان دین اسی لئے روزوں کا التزام کرتے تاکہ نفس سے غرور وتکبر کا مادہ ختم ہو،اس کی انانیت زائل ہو اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کیلئے تیار ہو۔

(۳)- صلاۃ التہجد - قیام اللیل:

رات کو اٹھنا نفس پر بڑا شاق گزرتا ہے، پھر رات کو اٹھ کر وضو کرنا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا معمولی بات نہیں ہے ۔اس عمل سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمتوں سے لبریز کرتا جاتا ہے۔جس کا فائدہ یہ ہے کہ دل کی بیماریاں دور ہوتی جاتی ہیں ۔ جیسے جیسے دل کی بیماریاں دور ہوں گی قلبِ مومن طیب وطاہر ہوگا، اسے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا پھر وہ وقت آئے گا کہ بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لے گا اور جو محبت الٰہی کو جیت لے، اس کا خالق و مالک جب اس سے پیار کرے تو بھلا اسے اور کیا چاہئے، جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے شیطان اور اس کے حواری اس کے نزدیک نہیں آسکتے بلکہ وہ تو اس کے سایہ سے بھی بھاگتے ہیں ۔جب شیطان سے چھٹکارا ہوگا تو دل بیماریوں سے مکمل پاک ہوگا، وہ آئینہ کی طرح چمکے گا اور چاند کی طرح روشن ہوگا۔پھر وہ صاحب دل جہاں جہاں سے گزرے گا قدسی اس کے استقبال کیلئے کھڑے ہوں گے۔

-☆-

توبہ کا ذریعہ

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ ، فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ ، فَقَالَ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

سَيَنْهَاهُ مَاتَقُوْلُ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۰)	جلد۶	صفحہ۳۰۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۳۰)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۰)	جلد۲	صفحہ۴۸۲
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۳۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد۲	صفحہ۴۳۰

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی ساری ساری رات نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب جو تم کہتے ہو اس کو چوری سے روک دے گی۔

-☆-

تہجد کا وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لبریز وقت ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کی موسلا دھار بارش نازل ہوتی ہے۔ اس سہانے وقت میں جو بھی بارگاہ ایزدی میں اپنے ہاتھ پھیلائے گا رحیم وکریم اللہ فوراً اس کے ہاتھوں کو اپنی رحمتوں سے بھر دے گا۔

یہ وقت محرومیوں کو ختم کرنے کا وقت ہے، یہ وقت گناہوں کے مٹانے کا وقت ہے۔ یہ وقت اللہ تعالیٰ سے بُعد کو قرب میں بدلنے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کی برسات ہو اس کے رحم وکرم کا دریا موجزن ہو، اس کی عنایات خسروانہ نازل ہو رہی ہوں بھلا اس وقت اپنے ہاتھ پھلانے والا کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ کسی بھی وقت کسی کے ہاتھوں کو خالی لوٹانا ویسے ہی اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے بعید ہے تو اس نور بھرے وقت میں اٹھے ہوئے ہاتھ کیسے خالی رہ سکتے ہیں۔

زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے

ایک آدمی اس قرب الٰہی کے وقت نماز تہجد ادا کرتا ہے، اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے، دل سے اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے، اخلاص ومحبت کے ساتھ اپنے پروردگار کے در رحمت پر دستک دیتا ہے اور صبح کو اٹھتا ہے تو رات کی ساری باتیں فراموش کر دیتا ہے، شیطان کا آلہ کار بن کر چوری کرتا ہے۔ بھلا ایسا آدمی جو رات بھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود رہا ہو وہ کتنی دیر شیطان کے شکنجے میں رہ سکتا ہے۔ وہ جلد بہت جلد شیطان کے اثرات بد سے باہر نکلنے والا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس پر یوں نظر لطف وعنایت فرمانے والا ہے کہ پھر وہ دن رات اسی کا ہو رہے گا۔ صبح وشام اسی قادر مطلق کے حضور سر بندگی جھکائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر عنایات یوں ہوں گی کہ اس کا شیطان کی اتباع کرنا تو

درکنار خود شیطان اس کے سایہ سے بھاگے گا۔اس کی زبان سے نکلنے والے دعائیہ کلمات شیطان کی کمر توڑ دیں گے اور اس کا ہر سانس شیطان کی ذلت ورسوائی کا سامان ہوگا۔

نیکی وبدی اکٹھے نہیں چل سکتے۔آخر ایک دن ایک کو غالب آنا ہے تو بات واضح ہے۔نیکی کا تعلق خدائے رحمان کے لطف وکرم سے ہے اور بدی شیطان کے اثرات سے ہے۔بہر حال اللہ جل شانہ کا لطف وکرم غالب ہے، غالب رہتا ہے اور غالب رہے گا۔

وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

-☆-

تقویٰ سے آراستہ

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۝ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (1)

ترجمہ:

البتہ اللہ سے ڈرنے والے (اس روز) باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ (بصد شکر) لے رہے ہوں گے جو ان کا رب انہیں بخشے گا، بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بھی نیکوکار تھے۔

یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ اور سحری کے وقت اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرتے تھے۔ اور ان کے اموال میں حق تھا سائل کیلئے اور محروم کیلئے۔"

تقویٰ سے آراستہ لوگ قیامت کے دن بڑے مزے سے ہوں گے، عنایات ربانیہ انہیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

(1)　الذاریات　15 تا 19

اللہ تعالیٰ جب راضی ہوتا ہے تو پھر اس کے عطا کرنے کے انداز نرالے ہوتے ہیں، پھر اس عنایات کے برسنے کا طریقہ انوکھا ہوتا ہے۔ درج بالا آیات کریمہ میں دیکھئے:

یہ متقی و نیکوکار لوگ اپنے رب سے لے رہے ہوں گے ان کا رب جو بھی انہیں عطا فرمائے گا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے عطا فرمانے کو کسی فرشتے سے وابستہ نہیں کیا بلکہ فرمایا:

ان کا رب انہیں دے رہا ہوگا۔ سبحان اللہ! جب اللہ الکریم خوش ہو کر کسی کو دیتا ہے تو پھر بلا واسطہ دیتا ہے، اپنے ہاتھوں سے عطا فرماتا ہے اور اسے خوش قسمت ترین فرد بنا دیتا ہے۔

جن متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عطا فرما رہا ہوگا ان کی خصوصیت کیا ہے؟

كَانُوْا قَلِيْلًا مِنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ o وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ o وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ o

وہ خوش قسمت افراد رات کو بہت کم سوتے ہیں، رات کو نماز تہجد ادا کرتے ہیں، اپنی پیشانی بارگاہ ذوالجلال میں جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ترانہ گاتے ہیں۔ اپنے آنسوؤں سے فرش زمین کو تر کر کے بدبختی کے جملہ داغ مٹا دیتے ہیں۔

وقت سحر وہ پرنم آنکھوں سے اپنے اللہ کے حضور اپنے گناہوں، اپنی کوتاہیوں اور اپنی غفلتوں کی معافی مانگتے ہیں۔ یہ وقت سحر ان کا مانگنا اللہ الکریم کو اتنا پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اپنی محبت والفت کی چادر میں انہیں چھپا لیتا ہے۔

ان خوش قسمت افراد کو اللہ جل شانہ نے اگر مال و دولت سے نوازا ہے تو وہ اس کا مال اس کی راہ میں بے دریغ لٹاتے ہیں۔ انہیں اپنے پاس موجود مال پر اتنا بھروسہ نہیں ہوتا جتنا رحیم و کریم اللہ کے خزانوں پر بھروسہ ہوتا ہے۔ ان کا ایمان بڑا قوی ہوتا ہے۔ یہی ایمان انہیں ازلی سعید لوگوں میں نمایاں کر دیتا ہے۔

-☆-

مومنین کے لئے قابلِ رشک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهَا آنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۱۵)	جلد۱	صفحہ۵۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۲۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۳۵۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد۱	صفحہ۴۹۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۳۵)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
قال الالبانی	حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد۱	صفحہ۵۵۰
قال الالبانی	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۲۶
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۵
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۸۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۵۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۴۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۶۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۲۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۵۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۷۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۷

وسلم نے ارشادفرمایا:

رشک دوآدمیوں پر کرنا چاہئے۔ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا ہواور وہ رات کی گھڑیوں اوردن کے مختلف حصوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطافرمایا پس وہ اسے رات کی گھڑیوں اوردن کے مختلف حصوں میں خرچ کرتا ہے۔

-☆-

حضورنبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادگرامی کے پیش نظر دوآدمی قابل رشک ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ان کی پیروی کی جائے۔وہ اس درجہ سعید ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے:

اے اللہ! محض اپنے لطف وکرم سے ہم پربھی وہ عنایات نازل فرماجوتو نے ان پر نازل فرمائی ہیں۔ان سے یہ انعام چھینے بغیر ہمیں بھی اس انعام واکرام سے مالامال فرما۔

وہ آدمی بڑا سعید ہے جورات کی تاریکی میں اٹھ کرتلاوت قرآن کریم کرتا ہے۔نمازتہجد میں بڑی محبت سے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو پڑھتا ہے۔یہی وہ وقت-وقت تہجد-ہے جب انسان کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات تقدیر بدل دیتے ہیں۔بدبختی کے داغ مٹادیتے ہیں اورسعیدلوگوں میں نام نمایاں کردیتے ہیں۔

قرآن کریم سراپانور ہے اورجوآدمی رات تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے وہ اس کے کیف سے مکیف ہوجاتا ہے،یقیناًوہ بھی نوربن جاتا ہے۔اس کی روح نور کے دریا میں غسل کرتی ہے۔نور کی بارش اس روح کومزید اجلااورنکھراہوا کردیتی ہے۔پھراس کی زبان قلب وقالب سے نکلے ہوئے کلمات تقدیر بدل دیتے ہیں۔

اے اللہ کے بندو!

آیئے اس نوربھرے وقت کی قدرکریں جتنا قرآن کریم یادہواس کی نمازتہجد میں تلاوت

کریں ہوسکتا ہے کریم اللہ کا کرم ہماری طرف متوجہ ہواور دنیا وآخرت کے انعامات سے سرفراز فرمادے۔

وہ آدمی بھی بڑا سعید ونیک بخت ہے جسے اللہ ذوالجلال نے ظاہری مال ودولت سے نوازا۔ اس کے پاس اللہ تعالٰی کے دیئے ہوئے ظاہری خزانے ہیں ۔پھر رب تعالٰی نے اس پر یہ کرم کیا کہ اسے سخی دل دے دیا وہ راہ حق میں، دین کے کاموں میں بے دریغ لٹاتا ہے جس سے خالق ومالک راضی وخوش ہوجاتا ہے۔

یاد رہے جس فرزند آدم سے اللہ الکریم راضی ہوجائے اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اوروہ انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی انسان سے ممتاز بلکہ بلند بہت بلند ہوجاتا ہے۔

اللہ الکریم سے یہ دعا بھی مانگنی چاہئے کہ

اے رحیم وکریم جیسے تو نے فلاں آدمی کو مال ودولت سے نوازا اوروہ تیری راہ میں بے دریغ لٹاتا ہے ایسے مجھے بھی مال ودولت عطا فرماتا کہ میں بھی تیری راہ میں اسے خرچ کروں اور تیرا محبوب بن جاؤں۔

یہ دعا تب ہی فائدہ مند ہے جب ساتھ یہ کہا جائے کہ اے اللہ! اس خوش نصیب کے مال ودولت میں کمی کیے بغیر، اس کے جذبہ صادقہ میں کمی کیے بغیر، مجھے یہ نعمت عطا فرما۔ اگر دل میں یہ آگیا کہ اس سے نعمت چھین لے تو یاد رہے اس کا تو شاید کچھ نہ بگڑے اپنی زندگی کی ساری نیکیاں جل کر خاکستر ہوجائیں گی اورقیامت کے دن مفلس لوگوں میں اٹھنا ہوگا۔

العیاذ باللہ من ذلک۔

-☆-

قبولیت کی گھڑی

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ ، وَذَالِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۷)	جلد۱	صفحہ۵۲۱
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۰۲)	جلد۱	صفحہ۴۸۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۲۹۱)	جلد۱۱	صفحہ۴۲۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۴۸۰)	جلد۱۱	صفحہ۴۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۱)	جلد۶	صفحہ۳۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

بیشک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت کی بھلائیوں میں سے کوئی بھی بھلائی وخیر مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہی خیر عنایت فرما دیتا ہے اور یہ خیر والی گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۶۸۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۳۱
قال حمزة احمد الزين	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۳

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلَاةُ اللَّیْلِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۸۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۱
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۶
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۲۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۲۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
قال المحقق	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۹۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۴۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۶
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے ماہ محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۳۰)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد۳	صفحہ۵۱۸
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۷۹۸،۱۷۹۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۴۲)	جلد۲	صفحہ۳۶۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد۷	صفحہ۱۸۸
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۸۸)	جلد۸	صفحہ۳۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۵۷)	جلد۹	صفحہ۲۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۱۳)	جلد۱	صفحہ۵۲۶
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد۲	صفحہ۱۲۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۹۱۷)	جلد۳	صفحہ۲۵۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۹۱۸)	جلد۳	صفحہ۲۵۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۹۱۹)	جلد۳	صفحہ۲۵۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۴۶
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۴۹۵،۳۴۹۶)	جلد۵	صفحہ۳۲۰
قال المحقق	اسنادہ رجالہ ثقات		

صلاۃ الابرار

عَنْ أَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:
كَانَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – إِذَا اجْتَهَدَ لِأَحَدٍ فِي الدُّعَاءِ قَالَ:
جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ، لَيْسُوا بِأَثَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۹۴	
قال الالبانی	صحیح			
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۵۹۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۹۳۷	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۸۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۴۲۵	
الاحادیث المختارہ	رقم الحدیث (۱۷۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۷۵	
قال عبد الملک بن عبد اللہ دہیش اسنادہ صحیح				
عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی	رقم الحدیث (۲۰۲)		صفحہ ۲۱۳	
قال علی بن محمد الرشیدی	صحیح			
مسند عبد بن حمید	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۵	واللفظ لہ
قال احمد بن ابراہیم	صحیح موقوفا			

ترجمة الحديث،

حضرت انس -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب کسی کیلئے دعا مانگنے میں کوشش فرماتے تو فرماتے!

اللہ تعالیٰ تم پر قوم ابرار -نیک لوگوں- کی رحمتیں نازل فرمائے۔

جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ وہ نہ حکمران ہیں اور نہ فاجر۔

-☆-

صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-
کی دعا

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اِذَا دَعَا لِاَخِيْهِ يَقُوْلُ :
جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمٍ اَبْرَارٍ لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ثابت بنانی-رحمۃ اللہ علیہ-نے فرمایا:
سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-جب اپنے کسی بھائی کیلئے دعا مانگتے تو کہتے:
اللہ تعالی اس پر قوم ابرار-نیک لوگوں-جیسی رحمتیں نازل فرمائے جو نہ ظالم ہیں اور نہ فاسق وفاجر-جو رات کو قیام کرتے ہیں-نماز تہجد ادا کرتے ہیں-اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔

حلیۃ الاولیاء صفحہ۳۳ جلد۲
صحیح الادب المفرد رقم الحدیث ۶۳۱
مجمع الزوائد صفحہ۱۸۲ جلد۱۰
الادب المفرد رقم الحدیث ۶۳۳ صفحہ۱۶۹
قال احمد عبدالرزاق البکری صحیح الاسناد موقوفا وقد صح مرفوعا

صالحین کی سنت
گناہوں کا کفارہ
بیماریاں دور کرنے والی

عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَمَقْرَبَةٌ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۰۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۵۲
قال الالبانی	صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم پر قیام اللیل لازم ہے یہ تم سے پہلے صالحین کی سنت ہے اور تمہارے رب کے ہاں تمہارے قرب کا ذریعہ ہے۔ برائیوں کا کفارہ اور جسم سے بیماریوں کو دور رکھنے کا ذریعہ ہے۔

-☆-

شرح السنة	رقم الحدیث (۹۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۱۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۸

قرب الٰہی کا ذریعہ
گناہوں سے روکنے والی

عَنْ اَبِیْ اَمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ، وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ، وَ مَکْفَرَۃٌ لِلسَّیِّئَاتِ، وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد۱	صفحہ۴۸۱
قال المحقق	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۹)	جلد۳	صفحہ۴۶۰
قال الالبانی	حسن صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۱۹)	جلد۲	صفحہ۴۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۴۶۶)	جلد۸	صفحہ۹۲
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۴)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باھلی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اپنے اوپر رات کا قیام لازم کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے، تمہارے لئے تمہارے رب کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گزشتہ گناہوں کا کفارہ اور آئندہ گناہوں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔

-☆-

فرشتوں کی حاضری
اور کمال شفقت

عَنْ عَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ ، فَيَدْنُوْ مِنْهُ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ فَطَهِّرُوْا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۳۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۴
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۵۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۶۹۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۹۶۷

ترجمة الحديث،

حضرت علی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوجاتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور اس کی قرات سنتا ہے۔اور اس کے بہت قریب آجاتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس پڑھنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

قرآن کریم کا جو بھی کلمہ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے پیٹ میں پہنچتا ہے۔اس لئے تم اپنے مونہوں کو پاک وصاف رکھو تلاوت قرآن کے لئے۔

-☆-

شرفِ مؤمن

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ – رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ – قَالَ :

جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

یَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّکَ مَیِّتٌ ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّکَ مَجْزِیٌّ بِهٖ ، وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّکَ مُفَارِقُهٗ ، وَاعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِیَامُ اللَّیْلِ ، وَعِزُّهٗ اسْتِغْنَاءُ هٗ عَنِ النَّاسِ ۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۹۲۱)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۲
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۲۱۱۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰۴
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۴۲۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۸
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۱
قال الالبانی	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۶۳۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۶۸

ترجمة الحديث،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی:

یا محمد! یا رسول اللہ! جتنا عرصہ آپ چاہیں زندہ رہیں بالآخر ایک دن آپ کو جانا ہے، آپ جو چاہیں عمل کریں اس کا آپ کو اجر وثواب ملنا ہے اور آپ جس سے چاہیں محبت کریں بالآخر ایک دن اس سے جدائی ہے۔

اور جان لیجئے! کہ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے استغناء میں ہے۔

-☆-

شرف المؤمن:-

مومن کی عزت وشرف رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں ہے رات کے طویل لمحات میں اللہ کی بارگاہ میں کبھی قیام کبھی رکوع کبھی سجود یہ چیزیں مومن کیلئے وجہ افتخار ہیں۔

مومن کی عزت مال ودولت میں نہیں، اس کی بزرگی جاہ واقتدار میں نہیں۔ اس کا مرتبہ کثرت احباب واعوان میں نہیں بلکہ اس کی بزرگی اس کی عزت اس کا شرف تعلق باللہ میں ہے۔ جتنا مومن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق گہرا ہوگا اتنا ہی اسے عزت وکرامت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

رات کی تاریکی میں جب لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوں اٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنا ان لمحات میں اس کریم جل جلالہ کی بارگاہ دست بدعا ہونا عزت وسرفرازی ہے۔

یہ امت اس اعتبار سے بڑی مالدار امت ہے کہ اس کے بے شمار افراد رات کی تنہائی میں اٹھ کر خدائے لم یزل سے مناجات کا کیف لیتے ہیں۔ اسے یاد کر کے اس کے انعامات کے مستحق ٹھہرتے

ہیں اور اس کے حضور سر جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کر کے مقامات رفیعہ پر فائز ہوتے ہیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

رات کی تاریکی میں اٹھ کر جو خوش قسمت تیری بارگاہ میں سر بسجود ہوتے ہیں، بڑی دلجمعی سے نماز تہجد ادا کرتے ہیں، سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں، ان کی اس مناجات واستغفار کے صدقے ہمیں بھی راتوں کو اٹھ کر اپنے حضور سجدوں کی لذت عطا فرما۔ہم سے ہمارے غفلت کے پردے ختم کر دے، کاہلی وسستی کی جو موٹی موٹی چادریں تان کر سوئے ہوئے ہیں ہمیں اس خواب غفلت سے بیدار کر دے۔تیری طرف سے ایک نظر کرم ہوگی ہمارے مقدر چمک اٹھیں گے۔تیری ایک نظر رحمت ہم سب کے دردوں کا مداوا ہے۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہمیں اپنی یاد سے محروم نہ فرمانا بلکہ اپنی یاد کی وہ مے پلا دے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت ہم لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے رخصت ہوں۔

-☆-

اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۸
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۸۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۲
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۰۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۸

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کو بیدار ہوا اور اس نے اپنی اہلیہ کو بیدار کیا پھر دونوں نے دو رکعت نماز اکھٹے ادا کی تو ان دونوں کو

اَلذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۹)	جلد۶	صفحہ۳۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۱۱)	جلد۱	صفحہ۳۸۲
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۶)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی	حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۲
قال الالبانی	حدیث صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۹۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۳۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۱۹
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۳۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۹

غافلین کے دیوان سے نام خارج

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَةِ آیَةٍ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، وَمَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَتَیْ آیَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رات تہجد کی نماز میں سو آیات کی تلاوت کی اسے غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔

اور جس نے رات تہجد کی نماز میں دو سو آیات کی تلاوت کی اسے قانتین و مخلصین میں لکھ دیا

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۶
قال المحقق	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۴۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۷۸۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۸
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۸۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۳

جاتا ہے۔

-☆-

اس بندہ خاکی پر اللہ تعالیٰ کا کرم کس درجہ ہے، دن اس کا جیسے بھی گزر جائے رات کیوقت نماز تہجد ادا کرے اور نماز تہجد میں ایک سو آیات قرآنیہ کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس کا نام غافلین کی فہرست سے خارج کر دیتا ہے۔ جس آدمی کا نام غافلین کی فہرست سے خارج ہوگیا اسے اور کیا چاہئے۔ رحیم وکریم اللہ ذاکرین پر جو نوازشات نازل فرماتا ہے وہ انسانی احاطہ سے وراء ہیں تو جو آدمی نماز تہجد میں صرف ایک سو آیت پڑھ گیا اسے ان نوازشات سے وافر حصہ عطا فرمایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں سے راضی ہوتا ہے اور غافلین سے ناراض ہوتا ہے تو گویا رات تہجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ان لوگوں میں نہیں ہے جن سے خالق ومالک ناراض ہوتا ہے بلکہ ان لوگوں میں سے ہے جس پر نوازشات ربانیہ ہوا کرتی ہیں۔

غفلت انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑتی، انسان سے انسانیت کا حسن چھین لیتی ہے۔ جس خالق ومالک نے پیدا فرمایا، جس نے بے پناہ کرم نوازیوں سے مالا مال کیا اس کے ذکر سے غافل ہوجانا پرلے درجے کی بدنصیبی ہے۔

آیئے اس بدنصیبی کے داغ کو مٹانے کی کوشش کریں اس کا ایک بڑا ہی آسان طریقہ ہے کہ بندہ نماز تہجد کا پابند بن جائے۔ انسان جب تہجد پابندی سے ادا کرے گا تو غافلین سے نکل جائے گا۔ جب غافلین سے نکلے گا تو جس رنگ سے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اس کی یاد قبول ہوگی۔ جس رنگ سے اسے پکارے گا اس کی پکار سنی جائے گی۔ بلکہ وہ رحمات الہیہ سے یوں گھرا ہوگا کہ جہاں جہاں سے گزرتا جائے گا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بانٹتا جائے گا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں بانٹنے والا کر دے وہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔

-☆-

رات کو صلاۃ تہجد میں سو آیتوں کی تلاوت کرنے سے غافلین کی فہرست سے اگر نام خارج ہوتا ہے تو گناہ کرنے کے سبب سے بسا اوقات تہجد کی توفیق بھی چھن جاتی ہے۔

قَالَ سُفيان الثَّورِی :

حرمت قِيَام اللَّيْلِ بِسَبَبِ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ .

سیدنا سفیان ثوری -رحمۃ اللہ علیہ- نے ارشاد فرمایا:

ایک گناہ جو مجھ سے سرزد ہو گیا اس کی وجہ سے مجھے نماز تہجد سے محروم کر دیا گیا۔

-☆-

تو انسان کو اللہ کی بارگاہ میں اس کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے، اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے اس سے اللہ مہربانی فرماتا ہے اور عبادت کی لذت عطا فرماتا ہے ورنہ گناہ کی تاریکی ایسی ہے کہ وہ انسان سے عبادت کی لذت چھین لیتی ہے۔

سئل وهيب بن الورد فقيل له :

متى يفقد العبد لذة العبادة ؟ اذا وقع في المعصية ، او اذا فرغ منها ؟ قال :

يفقد لذة العبادة اذا هم بالمعصية .

حضرت وھیب بن ورد -رحمۃ اللہ علیہ- سے عرض کی گئی: بندہ عبادت کی لذت کب کھوتا ہے؟ جب گناہ کرتا ہے یا جب گناہ سے فارغ ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

بندہ جب گناہ کا ارادہ ہی کرتا ہے تو عبادت کی لذت اس سے چھین لی جاتی ہے۔

قال احد السلف :

رَاحَةُ الْقَلْبِ فِي قِلَّةِ الآثَامِ ، وَرَاحَةُ الْبطنِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ ، وَرَاحَةُ اللِّسَانِ فِي

الدرر المنتقاۃ من الکلمات الملقاۃ جلد۱ صفحہ۳۹۲

الدرر المنتقاۃ من الکلمات الملقاۃ جلد۱ صفحہ۳۹۲

قِلَّةِ الْكَلَامِ ۔

ہمارے ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں:

دل کی راحت گناہوں کی قلت میں ہے، بدن کی راحت کم کھانے میں ہے اور زبان کی راحت کم بولنے میں ہے۔

-☆-

الدرر المنتقاۃ من الکلمات الملتقاۃ جلد ۱ صفحہ ۳۹۲

قانتین کے دیوان میں شامل

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطَرِيْنَ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلد۱	صفحہ۴۹۴
قال المحقق	حسن		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۷)	جلد۲	صفحہ۴۸۴
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد۱	صفحہ۴۰۶
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۷۴۸)	جلد۸	صفحہ۱۸۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد۲	صفحہ۳۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد۲	صفحہ۷۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد۶	صفحہ۳۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد۱	صفحہ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔

اور جس آدمی نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام قانتین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

اور جس آدمی نے ہزار آیات کے ساتھ قیام کیا تو اس کا نام قنطار لینے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْقِنْطَارُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِيَةٍ وَالْاُوْقِيَةُ خَيْرٌ مِّمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ [1]

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے ایک اوقیہ زمین وآسمان کے درمیان پائی جانے والی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(۱) الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۵
قال المحقق	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۴۱۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۸۱۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۹

ناکامی ونامرادی

سے مامون ومحفوظ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا خَیَّبَ اللّٰہُ امْرَأً قَامَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَافْتَتَحَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَآلِ عِمْرَانَ۔

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی ناکام ورسوا نہیں کرتا جو رات کے وقت قیام کرتے ہوئے تلاوت سورۃ البقرہ اورآل عمران سے شروع کرے۔

کنزالعمال	رقم الحدیث (۲۵۴۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۵
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۷۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۰

قربِ الٰہی

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۹)	جلد۳	صفحہ۴۷۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد۱	صفحہ۴۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۲۵۹
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۲۸)	جلد۱	صفحہ۲۰۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۸۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲۲)	جلد۱	صفحہ۲۸۸
قال المحقق	حسن		

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

رب تعالیٰ جل جلالہ اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے اگر تو اس وقت ان خوش نصیبوں میں ہو سکتا ہے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ہو جا۔

-☆-

رات کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمات سے لبریز حصہ ہے اس حصہ میں انوار ربانیہ کی موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم یوں ہوتا ہے کہ جو مرد مومن ان گھڑیوں میں اپنے بخت سنوارنا چاہے اس کیلئے یہ سنہری گھڑیاں ہیں۔

آسمان دنیا پر اللہ جل شانہ تشریف لاتا ہے جیسے اسے زیبا ہے پھر اہل ارض سے مخاطب ہوتا ہے:

ہے تم میں کوئی مغفرت طلب کرنے والا میں اس کی زندگی بھر کے گناہ معاف کردوں۔

ہے تم میں کوئی رزق مانگنے والا میں اس کے کاسہ گدائی کو بھر دوں۔

اللہ جل شانہ کی یہ ندا فجر تک جاری رہتی ہے۔ اہل ایمان ان نورانی گھڑیوں کے قدر دان ہوتے ہیں۔ وہ رات کے اس حصہ میں بستر کو خیر باد کہتے ہوئے مصلی بندگی پر آجاتے ہیں اپنے دونوں ہاتھوں کا کاسہ بنا کر اس کی بارگاہ لم یزل میں سوالی بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر یوں لطف وکرم ہوتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آتا ہے جس کا ایک ایک قطرہ بارگاہ خداوندی میں بڑا قیمتی ہے۔

اے اہل ایمان!

رات کا آخری حصہ قرب الٰہی کا وقت ہے۔اس سہانے وقت میں اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہو سکتے ہو ہو جاؤ۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی چیز کی کمی نہیں کمی ہے تو صرف ہمارے اندر ہے۔ہمارے اندر وہ اخلاص نہیں، وہ للہیت نہیں جو رحمت الٰہی کو متوجہ کر سکے لیکن اس کے باوجود اس رحیم وکریم کے کرم کی بارش یوں نازل ہوتی ہے کہ اگر کوئی اس کی بارگاہ میں آ جائے چاہے جیسے بھی آ جائے اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر دے۔اگر آنسو نہ ہی تو روتی صورت ہی بنا لے وہ رحمان ورحیم اللہ اس ادا کو بھی پسند فرمالیتا ہے اس حالت کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے۔اس لئے ان نورانی لمحات کی قدر کرنی چاہئے اور اپنے دامن کو پھیلا کر اس سے اس کے کرم کا سوالی ہونا چاہئے۔

زندگی ناپائیدار ہے ہر روز زندگی کا ایک دن ختم ہو رہا ہے۔بالآخر ایک دن حیات مستعار کے لمحات مکمل ہو جائیں گے۔پھر ہمیں ہمارے ہی اعزہ واقارب گورستان چھوڑ آئیں گے اس وقت ہماری آنکھیں کھلیں گی لیکن اس وقت کی ندامت کا کیا فائدہ۔

آج وقت ہے ہم قدر کر لیں رات کی تنہائی میں اٹھ کر اپنے خالق ومالک کو راضی کر لیں اگر در رحمت پر دل کے ہاتھوں سے دستک دے لیں، ان شاء اللہ وہ کرم فرمائے گا اور ضرور کرم فرمائے گا۔

ہوسکتا ہے ہماری دستک سے پہلے ہی ادھر سے دستگیری ہو جائے۔

ہوسکتا ہے ہمارے آنسو بہانے سے پہلے ہی ہمیں مغفرت وبخشش کی خلعت زیبا سے سرفراز فرما دیا جائے۔

ہوسکتا ہے ہماری زبان سے دعائیہ کلمات نکلنے سے پہلے ہی ہمارے بختوں کو اوج ثریا پر پہنچا دیا جائے اور کریم اللہ فرما دے:

اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ آج میں نے ان کی زندگی کی جملہ تقصیرات کو معاف کر کے انہیں سزاوار جنت ٹھہرا دیا ہے اور اپنی عنایات کریمانہ سے انہیں مالا مال کر دیا ہے۔

-☆-

شیطان کی گرفت سے
آزادی دلانے والی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰهَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰی اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۴۲)	جلد۱	صفحہ۳۴۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد۱	صفحہ۵۳۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد۱	صفحہ۳۵۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص سوجاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے۔ تیرے سامنے بہت لمبی رات ہے سوجا۔

اگر وہ بیدار ہو پھر وہ اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اس کے بعد اگر وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ نماز پڑھے تو اس کی ایک اور گرہ، آخری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ صبح کو ہوشیار اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے۔ ورنہ وہ صبح کو خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۴۳۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۰۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۳۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۴۹
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۵
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال الالبانی	صحیح		

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۷۶)	جلد۲	صفحہ۴۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۳)	جلد۶	صفحہ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۴۴)	جلد۴	صفحہ۴۲۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۳۶۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۴۶۵
قال الدکتور بشار عواد معروف	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۲	صفحہ۲۹۵
قال زبیر علی زئی	صحیح انگلش		

ہر دعا قبول

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

لاَ اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَا لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ :

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهٗ اِلَى الطُّهُوْرِ وَعَلَيْكُم عُقَدٌ ، فَإِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ اِنحَلَّتْ عُقْدَةٌ ، فَإِذَا وَضَّأَ وَجْهَهٗ اِنْحَلَتْ عُقْدَةٌ ، وَاِذَا مَسَحَ رَأْسَهٗ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَاِذَا وَضَّا رِجلَيْهِ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلا لِلَّذِى وَرَاءَ الْحِجَابِ

اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهٗ يَسْأَلُنِي ، مَا سَأَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ مَاسَأَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ .

ترجمة الحديث،

حضرت عقبہ بن عامر- رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں اپنی زندگی کے دنوں میں حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بارے میں وہ بات نہیں کہہ سکتا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔ کیونکہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے۔

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔ میں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

میری امت کا کوئی بھی فرد رات اٹھ کر اپنے نفس کو وضو کی طرف لے جاتا ہے اسے وضو کی عادت ڈالتا ہے۔

تم پر گرہیں ہوتی ہیں:

جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ سر کا مسح کرتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۰
قال المحقق	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۳۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۲۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۰۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۸۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۷۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		

اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وراء الحجاب میں فرشتوں سے فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو دیکھو اپنے نفس کو مجھ سے مانگنے کی عادت ڈال رہا ہے۔

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

-☆-

اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم فرمانا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا ، فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۳۵۸
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد۱	صفحہ۵۲۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۸۱)	جلد۵	صفحہ۵۱
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۵۰)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۶)	جلد۲	صفحہ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالی اس شخص پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی اہلیہ کو بیدار کرتا ہے تا کہ وہ نماز تہجد ادا کرے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالتا ہے۔

اس طرح اللہ اس عورت پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر خود نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بیدار کرے، اگر وہ انکار کرے تو اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔

-☆-

السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۳۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵٦۷)	جلد ٦	صفحہ ۳۰٦
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱٦۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۹
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٦۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۴۹۴)	جلد ۱	صفحہ ٦۵۷
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۰۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳٦۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۹۳)	جلد ۹	صفحہ ۲٦۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۵٦
قال الالبانی	حسن صحیح		

اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
ثَلاثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَیَضْحَکُ اِلَیْھِمْ وَیَسْتَبْشِرُھُمُ الَّذِیْ انْکَشَفَتْ فِئَۃٌ قَاتَلَ وَرَائَھَا بِنَفْسِہٖ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِمَّا اَنْ یُقْتَلَ، وَاِمَّا اَنْ یَنْصُرُہُ اللّٰہُ وَیَکْفِیْہِ، فَیَقُوْلُ:
اُنْظُرُوا اِلٰی عَبْدِیْ ھٰذَا کَیْفَ صَبَرَ لِیْ بِنَفْسِہٖ وَالَّذِیْ لَہٗ امْرَأَۃٌ حَسَنَۃٌ وَفِرَاشٌ لَیِّنٌ حَسَنٌ فَیَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَیَقُوْلُ: یَذَرُ شَھْوَتَہٗ وَیَذْکُرُنِیْ، وَلَوْ شَاءَ رَقَدَ، وَالَّذِیْ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَکَانَ مَعَہٗ رَکْبٌ فَسَھِرُوْا ثُمَّ ھَجَعُوْا فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِیْ ضَرَّاءِ وَسَرَّاءِ۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۳۶
المستدرک للحاکم مختصرا	رقم الحدیث (۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۲
الدر المنثور		جلد۲	صفحہ۱۰۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۴۳)	جلد۱	صفحہ۴۸۹
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۶۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۹)	جلد۱	صفحہ۴۰۱

ترجمة الحديث،

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمیوں سے اللہ تعالی محبت کرتا ہے،انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے اور دوسروں کو ان کی بشارت سناتا ہے۔ایک وہ شخص جو دشمن کا لشکر معلوم ہونے پر میدان جنگ میں آجاتا ہے اور اللہ کے لئے اپنی جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے،وہ یا تو شہید ہوجاتا ہے یا اللہ تعالی اس کی مدد فرماتا ہے اور وہ اسے کافی ہوجاتا ہے۔اور اللہ تعالی فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو دیکھو،اس نے کیسے اپنی جان کے ساتھ میرے لئے صبر کیا۔

دوسرا وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہے اور خوبصورت،نرم بستر ہے لیکن وہ رات کو قیام کرتا ہے۔اللہ تعالی فرماتا ہے:

وہ اپنی شھوت کو ترک کرتا ہے اور میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ چاہتا تو سو سکتا تھا۔

تیسرا وہ آدمی جو کسی سفر میں ہو اور اس کے ساتھ قافلہ ہو قافلہ والے بیدار رہیں پھر نیند کے غلبہ سے وہ بھی سو جائیں۔وہ سحری کو اٹھے-تنگی ہو یا آسانی -وہ صلاۃ تہجد ادا کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا
خوش ہونا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وَطَائِہٖ وَلِحَافِہٖ مِنْ بَیْنِ اَھْلِہٖ وَحِبِّہٖ اِلٰی صَلَاتِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ جَلَّ وَعَلَا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِہٖ وَوَطَائِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَھْلِہٖ اِلٰی صَلَاتِہٖ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقَۃً مِمَّا عِنْدِیْ ، وَرَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَانْھَزَمَ اَصْحَابُہٗ فَعَلِمَ مَا عَلَیْہِ فِی الْاِنْھِزَامِ وَمَالَہٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی یُھْرِیْقَ دَمَہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ:

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَجَاءً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقَۃً مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی یُھْرِیْقَ دَمَہٗ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۰۲
قال الالبانی	حذا حدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۰۷)	جلد۲	صفحہ۵۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمارا رب دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے۔ایک وہ شخص جو اپنے بستر اپنے لحاف سے اپنی بیوی اور محبوب کے پہلو سے اٹھ کھڑا ہوا صلاۃ ادا کرنے لگا تو اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

میرے بندے کو دیکھو اپنے بستر اور بچھونے سے اپنے محبوب اور بیوی سے اٹھ کر اپنی نماز ادا کرتا ہے میرے انعامات کی رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔

دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اسے معلوم ہے کہ شکست کھانے میں اس پر کیا وبال ہے اور واپس پلٹ کر اپنی جان قربان کرنے میں اس کے لئے کتنا اجر وثواب ہے پس وہ میدان جہاد میں لوٹ آیا یہاں تک کہ اس نے اپنا خون بہا دیا۔

اللہ فرماتا ہے دیکھو اس بندے کو یہ لوٹ آیا ہے جو میرے پاس اجر وثواب ہے اس کی امید کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہاںتک کہ اس نے خون بہا دیا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۹۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۷
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۷)	جلد ۶	صفحہ ۲۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۹۸
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۹۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۶

اللہ تعالیٰ کا محبت فرمانا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ –عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ– قَالَ:

ثَلاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلاثَةٌ يَبْغَضُهُمُ اللّٰهُ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ :فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِىْ أَعْطَاهُ،

قَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ أَحَدُهُمْ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوا آيَاتِيْ.

وَرَجُلٌ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ العَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ.

وَالثَّلاثَةُ الَّذِيْنَ يَبْغَضُهُمُ اللّٰهُ:

الشَّيْخُ الزَّانِى،

وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ،

وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ.

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اور تین آدمیوں سے ناراض ہوتا ہے۔جن سے محبت فرماتا ہے۔

ان میں سے ایک تو وہ آدمی کسی مجمع سے کچھ سوال کرنے آیا جو محض اللہ تعالیٰ کے واسطے سے سوال کرتا ہے۔ان سے کسی باہمی رشتہ داری کی بنا پر سوال نہیں کرتا ہے تو ان لوگوں نے اسے دینے سے انکار کر دیا۔

تو ایک آدمی سب سے نظریں بچا کر پیچھے ہٹا اور چپکے سے اسے کچھ دے دیا جس کے عطیے کی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی خبر نہ ہوئی ،یا وہ جانتا ہے جسے دیا ہے۔

دوسرا وہ آدمی!

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٣٥٢)	جلد١٥	صفحہ٥٠١
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٣٣٧)	جلد١٥	صفحہ٤٩٧
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٣٤٢)	جلد١٦	صفحہ١٢
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٣٤٩)	جلد٨	صفحہ١٣٧
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٣٥٠)	جلد٨	صفحہ١٣٨
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٧٧١)	جلد١١	صفحہ٩١
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٢٤٤٦)	جلد٣	صفحہ٩٤١
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٢٥٣٢)	جلد٣	صفحہ٩٥١

ایک قوم رات بھر سفر کرتی رہی جب نیند انہیں سفر سے زیادہ محبوب ہوئی تو وہ سو گئے تو ان میں سے ایک آدمی جو میری بارگاہ میں نماز پڑھتے ہوئے عاجزی کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگا۔

تیسرا وہ آدمی ہے کہ ایک جماعت کے ساتھ ہو جو جہاد کر رہی ہو اور کفار سے مقابلے میں شکست کھانے لگیں۔ اس وقت یہ آدمی ان میں سے سینہ تان کر مقابلہ میں ڈٹ جائے حتی کہ شہید ہو جائے یا اس کے سبب فتح ہو جائے۔

اور تین آدمی جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔

بوڑھا بدکار

تکبر کرنے والا فقیر

ظالم مالدار

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۷۴)	جلد۱	صفحہ۵۸۹
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۶۴)	جلد۲	صفحہ۴۹۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۷۱۰)	جلد۲	صفحہ۵۹۴
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۸۱)	جلد۳	صفحہ۳۶۴
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۷۴)	جلد۳	صفحہ۲۲۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۶۸۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۶۳۷)	جلد۲	صفحہ۱۵۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۳۱۶، ۱۳۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۴۱
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۳۶۲)	جلد۳	صفحہ۲۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۰۹۸، ۷۰۹۹)	جلد۶	صفحہ۴۰۳
الدر المنثور		جلد۱	صفحہ۳۵۴

صلاۃ مشہودہ اور

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت

قَالَ عَمْرٌو – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – :

قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّم – أَیُّ اللَّیْلِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّم – :

جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرُ،فَصَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاۃَ مَشْہُوْدَۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ مَحْضُوْرَۃٌ یَدْنُو تَعَالَی مِنَ السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ إِلَّا مَا کَانَ مِنَ الشِّرْکِ وَالْبَغْیِ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۳۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۷۵۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۶۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۸
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۲۹۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۲
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عمر-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں:

میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

رات کی کون سی گھڑی زیادہ سنی جاتی ہے؟

حضور-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا۔

رات کا آخری حصہ اس حصہ میں جتنی چاہو صلاۃ ادا کرلو کیونکہ یہ صلاۃ مشہودہ، مکتوبہ اور محضورہ ہے۔اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے قریب ہوتا ہے۔

بخشش فرماتا ہے ہر ایک کی جو اس گھڑی حاضر ہو سوائے مشرک اور باغی کے۔

-☆-

دخول جنت کا ذریعہ

عَنْ عَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – ؟ قَالَ : هِيَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال الالبانی	حد الحدیث حسن		
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۳۱۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۱۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۰۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۶۳
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۴۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی	عن ابی مالک الاشعری	

ترجمة الحديث،

حضرت علی-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک جنت میں کچھ کمرے محلات ایسے ہیں کہ انکا باہر ان کے اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اور ان کا اندر ان کے باہر سے دیکھا جا سکتا ہے ایک اعرابی نے عرض کی:

یا نبی اللہ یہ محل کس کے لئے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اچھی بات کرے، کھانا کھلائے، مسلسل روزے رکھے، اللہ کیلئے رات کو نماز پڑھے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۳۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۷
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۶۴
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۳۳۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۸۶۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۷
قال المحقق	صحیح عن عبد اللہ بن عمرو		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۱۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۱۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۲
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۲	صفحہ۱۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۷
قال الالبانی	حسن عن ابی مالک الاشعری		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۱۷)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	حسن صحیح عن عبد اللہ بن عمرو		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۱۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح لغیرہ عن ابی مالک الاشعری		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۴۶)	جلد۱	صفحہ۵۶۰
قال الالبانی	صحیح عن عبد اللہ بن عمرو		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۴۷)	جلد۱	صفحہ۵۶۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ عن ابی مالک الاشعری		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶۹۳)	جلد۳	صفحہ۲۲
قال الالبانی	حسن صحیح عن عبد اللہ بن عمرو		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۷۰۸)	جلد۳	صفحہ۵۰۰
قال الالبانی	حسن صحیح عن ابی مالک الاشعری		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۷۱۷)	جلد۳	صفحہ۵۰۴
قال الالبانی	حسن صحیح عن عبد اللہ بن عمرو		

جنت میں سلامتی سے دخول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قُلْتُ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ – ! اِنِّی اِذَا رَأَیْتُکَ طَابَتْ نَفْسِی وَقَرَّتْ عَیْنِی اَنْبِئْنِی عَنْ کُلِّ شَیْئٍ قَالَ :

کُلُّ شَیْئٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ ، فَقُلْتُ : اَخْبِرْنِیْ بِشَیْئٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ :

اَطْعِمِ الطَّعَامَ ، وَاَفْشِ السَّلَامَ ، وَصِلِ الْاَرْحَامَ ، وَصَلِّ بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۱۷۳)	جلد۷	صفحہ۳۵۶۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۰۱۹)	جلد۱	صفحہ۲۳۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸)	جلد۲	صفحہ۲۶۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۸)	جلد۸	صفحہ۲۶۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں آپ مجھے ہر چیز کے متعلق بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔میں نے عرض کی:

تو آپ مجھے ایسا کام بتائیں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کھانا کھلایئے ،السلام علیکم کی خوب اشاعت کیجئے، صلہ رحمی کیجئے اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نماز تہجد ادا کیجئے، تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۳۲۹)	جلد۹	صفحہ۲۶۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۹)	جلد۱	صفحہ۴۷۸
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۸۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۹)	جلد۶	صفحہ۲۹۹
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۱۹)	جلد۸	صفحہ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

أَوَّلُ مَا قَدِمَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – اَلْمَدِیْنَةَ ، اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَیْهِ ، فَكُنْتُ فِیْمَنْ جَاءَهُ ، فَلَمَّا تَاَمَّلْتُ وَجْهَهُ وَاسْتَبَنْتُهُ ، عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهٖ اَنْ قَالَ:

اَیُّهَا النَّاسُ ، اَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۵)	جلد۴	صفحہ۶۵۲
قال الترمذی	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۴۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۶۸
قال بشار عواد معروف	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۹۵)	جلد۷	صفحہ۶۸۶
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۹۲۶)	جلد۴	صفحہ۴۰
المسند الجامع	رقم الحدیث (۵۸۹۱)	جلد۸	صفحہ۳۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۷۴)	جلد۱۷	صفحہ۱۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۴۶۰)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۳۵۶)	جلد۵	صفحہ۱۷۹
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۳۸)	جلد۲	صفحہ۲۹۲

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان حاضر ہونے والوں میں میں بھی تھا۔

جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو غور سے دیکھا تو میں نے جانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کسی کذاب کا چہرہ نہیں۔ سب سے پہلا ارشاد مبارک میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اے لوگو السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو، کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو، رات کو صلاۃ ادا کیا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۵۰۸)　جلد ۲　صفحہ ۲۶۱
قال شعیب الارنؤوط　اسنادہ صحیح

جنت الخلد کا وارث

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيمٍ الدَّارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ لَهُ:

اِقْرَأْ وَارْقَ لِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ: اقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ: يَارَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ:

بِهٰذِهِ الْخُلْدُ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمُ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۴
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۳
کنزالعمال	رقم الحدیث (۲۱۳۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۸۸

ترجمۃ الحدیث،

سیدنا فضالہ بن عبید اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

جو آدمی رات کو دس آیات تلاوت کرتا ہے اسے ایک قنطار ثواب ملتا ہے اور قنطار دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر ہے، بہتر ہے۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو آپ کا رب عزوجل اسے ارشادفرمائے گا پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ ہر آیت کا ایک درجہ ہے یہاتنک کہ وہ پہنچ جائے گا اس آخری آیت تک جو اس کے پاس ہوگی اللہ تعالٰی فرمائے گا:

قبضہ جمالے، بندہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کرے گا:

اے میرے رب تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالٰی فرمائے گا:

اس ہاتھ سے جنتِ خلد اور اس ہاتھ سے جنتِ نعیم پر قبضہ جمالے۔

-☆-

انسانی سوچ سے وراء انعامات

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

مَكْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاةِ لَقَدْ اَعَدَّ اللّٰهُ لِلَّذِیْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَیْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ، وَلَا یَعْلَمُهٗ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ، وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ، قَالَ وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیار فرمائی ہیں ان لوگوں کے لئے جن کے پہلو بستروں

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۳۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۳۶۷)	جلد۷	صفحہ۱۱۷
الدر المنثور		جلد۵	صفحہ۱۷۶

سے جدا رہتے ہیں وہ نعمتیں جو نہ دیکھیں کسی آنکھ نے نہ سنی کان نے اور نہ انکا خیال گزرا کسی بشر کے دل پر نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔

سیدنا عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن حکیم میں اس کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں پس کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کتنی چھپائی گئی ہے۔وہ بدلہ -جزا- ہے اس عمل کی جو وہ کرتے تھے۔

-☆-

تہجد کی ادائیگی کی نیت کرنے والے کو
تہجد کا ثواب

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ، اَوْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – شَکَّ شُعْبَۃُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ عَبْدٍ یُحَدِّثُ نَفْسَہُ بِقِیَامِ سَاعَۃٍ مِنَ اللَّیْلِ فَیَنَامُ عَنْھَا اِلَّا کَانَ نَوْمُہُ صَدَقَۃً تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْہِ ، وَکَتَبَ لَہُ اَجْرَ مَا نَوٰی.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٢٥٨٨)	جلد٦	صفحہ٣٢٣
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (١٧٨٦)	جلد١	صفحہ٥٦٧
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (١٧٨٧)	جلد١	صفحہ٥٦٨
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٨٧٣)	جلد١	صفحہ٢٦٣
قال المحقق	حذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٣٥)	جلد١	صفحہ٢٩
قال المحقق	حذا حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوذر یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کی کسی گھڑی کے قیام کا ارادہ کرتا ہے پھر اس پر نیند غالب آجاتی ہے تو اس کا سونا صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر صدقہ فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے اس کے نامہ اعمال میں اس نماز تہجد کا ثواب جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۲	صفحہ ۱۵۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد۱	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن صحیح		

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- کی راتیں

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا هَدَأَتِ الْعُيُوْنُ قَامَ فَيُسْمَعُ لَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتَّى يُصْبِحَ.

ترجمة:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب لوگ سو جاتے تو وہ قیام شروع کر دیتے اور صبح ہونے تک ان کی آواز سنی جاتی شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی۔

-☆-

رات بھر جاگ کر عبادت کرنے والے کیلئے
عزت وشرف

وَرَأٰى بَعْضُهُمْ رَبَّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ فِي الْمَنَامِ قَالَ:
فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَأُكْرِمَنَّ مَثْوٰى سُلَيْمَانَ التَّيْمِيْ فَإِنَّهُ صَلّٰى لِيَ الْغَدَاةَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً.

ترجمة:

کسی آدمی نے خواب میں رب العزت جل جلالہ کی زیارت کی اس نے بیان کیا میں نے سنا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کو باعزت مقام دوں گا، کیونکہ اس نے چالیس سال تک عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔

-☆-

حضرت شداد بن اوس-رضی اللہ عنہ-کا اہتمام تہجد

كَانَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
اِذَا دَخَلَ فِرَاشَهُ يَتَقَلّٰى مِثْلَ الْحَبِّ فِي الْمَقْلٰى ، وَكَانَ يَقُوْلُ :
اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ النَّارِ قَدْ مَنَعَنِيَ النَّوْمَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلَاةِ.

ترجمۃ:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر اس طرح کروٹیں لیتے رہتے جیسے دانہ کڑاہی میں متحرک رہتا ہے اور کہتے :

کہ اے اللہ جہنم کی یاد مجھے نیند سے روک رہی ہے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ۔

-☆-

حضرت اویس قرنی -رضی اللہ عنہ- کا تعلق باللہ

قَالَ رَبِيعٌ : اَتَيْتُ اُوَيْسًا ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا قَدْ صَلَّى الْفَجْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ فَقُلْتُ : لَا اَشْغَلُهُ عَنِ التَّسْبِيحِ ، فَمَكَثَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ مَوْضِعَهُ حَتّٰى صَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ ثَبَتَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ ثَبَتَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْفَجْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَيْنٍ نَوَّامَةٍ ، وَمِنْ بَطْنٍ لَا تَشْبَعُ ، فَقُلْتُ : حَسْبِيْ هٰذَا مِنْهُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ.

ترجمة:

حضرت ربیع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اویس قرنی کے پاس آیا۔میں نے دیکھا کہ وہ نماز فجر پڑھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے سوچا کہ انہیں ذکر الٰہی سے ہٹانا نہیں چاہئے۔

وہ نماز ظہر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے، پھر کھڑے ہو کر عصر تک نماز پڑھتے رہے، پھر اسی جگہ بیٹھے -ذکر الٰہی- کرتے رہے حتی کہ آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔پھر نماز عشاء تک اپنی جگہ بیٹھے

رہے۔پھر نماز فجر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے۔نماز کے بعد پھر بیٹھ گئے اور نیند غالب آ گئی تو فرمانے لگے:

اے اللہ میں بہت زیادہ سونے والی آنکھ اور سیر نہ ہونے والے پیٹ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔میں نے سوچا کہ ان کی طرف سے مجھے یہی کافی ہے اور میں واپس آ گیا۔

-☆-

حضرت طاؤس -رضی اللہ عنہ- کا
صلاۃ تہجد ادا کرنا

كَانَ طَاوُسٌ يَفْرِشُ فِرَاشَهُ فَيَضْطَجِعُ عَلَيْهِ فَيَتَقَلّٰى كَمَا تَتَقَلّٰى الْحَبَّةُ فِي الْمِقْلٰى ، ثُمَّ يَثِبُ فَيَدْرِجُهُ وَيُصَلِّي إِلَى الصُّبْحِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ :

طَرَدَ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ اپنا بستر بچھاتے، پھر اس پر لیٹتے اور ایسے کروٹیں لیتے جیسے دانہ کڑاہی میں الٹ پلٹ ہوتا ہے۔پھر جلدی سے اٹھتے اور بستر لپیٹ دیتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔پھر فرماتے:

جہنم کی یاد نے عابدوں کی نیند اڑا دی ہے۔

-☆-

جہنم اللہ تعالی کے غضب کی جگہ ہے،اللہ تعالی کی ناراضگی کا مقام ہے۔جس پر اللہ تعالی

ناراض ہوگیا (العیاذ باللہ من ذالک)اس کا دونوں جہاں میں کوئی ٹھکانہ نہیں ۔اسے نہ اس دنیا میں چین وقرار ہے اور نہ اسے دارآخرت میں اطمینان وسکون ہوگا۔وہاں دارآخرت میں اسے جہنم بھیج دیا جائے گا جہاں جہنم کے شعلے اس کا استقبال کریں گے۔اس کا عذاب، اس کی وادیاں، اس کی زنجیریں، اس کا کھولتا پانی یہ سب کچھ اس آدمی کے مقدر میں ہوگا۔

اے رحیم وکریم اللہ !اے ساری کائنات کے والی ومختار!اے کل جہاں کے فرمانروائے مطلق!اے وحدہ لاشریک اللہ !ہمیں ،ہمارے والدین کو، ہمارے بہن بھائیوں کو، ہماری اولاد کو، ہمارے احباب کو بلکہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت کو اپنی ناراضگی اور غضب سے محفوظ فرما۔

ہمارے اعمال، ہمارے کردار کسی قابل نہیں بلکہ ہم سب تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور سنا ہے جو تیری رحمت کا امیدوار ہے تو اسے اپنی رحمت، اپنے فضل وکرم سے محروم نہیں رکھتا۔

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کس درجہ فکر آخرت سے لبریز تھے کہ روزانہ رات بستر پر دراز ہوتے لیکن نیند کہاں ۔اس بستر پر یوں بے قرار ہوتے جیسے دانہ آگ پر بے قرار ہوتا ہے ۔پھر جلدی سے اٹھ کھڑے ہوتے ،بستر لپیٹ دیتے اور اللہ الکریم کی بارگاہ میں کھڑے ہوجاتے ، پھر ساری رات کبھی قیام میں، کبھی رکوع میں، کبھی سجدہ میں بسر کردیتے ۔

یہی وہ سعید روحیں ہیں جو فکر آخرت سے لبریز ہیں ۔انہوں نے اس دار دنیا کی حقیقت کو سمجھ لیا پھر اس کے فریب میں مبتلا نہ ہوئے ۔اللہ الکریم کو یوں یاد کیا کہ اس کی محبت وکرم کو جیت لیا اور اس ناپائیدار زندگی میں ابدی وباقی زندگی کی بہاریں جیت لیں اور سرمدی انعامات کے مستحق ٹھہرے۔

-☆-

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد کا
رات بھر جاگنا

كَانَ عَبْدُ الْعَزِيْزُ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ اِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ يَاتِىْ فِرَاشَهٗ فَيَمُرُّ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ:

اِنَّکَ لَلَيِّنٌ وَاللّٰهِ لَفِى الْجَنَّةِ اَلْيَنُ مِنْکَ ، فَلَا يَزَالُ يُصَلِّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ.

ترجمۃ:

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد۔رضی اللہ عنہ۔ رات کا اندھیرا ہوتے ہی بستر کے پاس آتے،اس پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرماتے:

تو بڑا نرم و نازک ہے،لیکن اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے کہیں نرم بستر موجود ہیں پھر پوری رات نماز پڑھتے رہتے۔

-☆-

ہر آدمی کو اللہ تعالیٰ نے عقل وخرد سے نوازا ہے اب اس آدمی کی مرضی کہ وہ عقل وخرد سے اپنی

آخرت سنوار لے، دائمی انعامات کا مستحق ٹھہرے، اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کو جیت لے یا عقل کا غلط استعمال کرکے اپنی آخرت برباد کرلے، اسی دنیا کو سب کچھ سمجھ لے، خدائے واحد و یکتا جل جلالہ کو ناراض کر بیٹھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد کتنے صاحب عقل تھے رات آتی اپنے بستر پر دراز ہونے کیلئے آتے اس نرم بستر پر اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کردیتے پھر کہتے:

اے میرے بستر تو یقیناً نرم بستر ہے لیکن جنت کا بستر تو تجھ سے بہت زیادہ نرم ہے میں تجھ پر سوکر غافل ہوکر آخرت کے بستر کر کھونا نہیں چاہتا۔ پھر وہ مصلیٰ پر آجاتے رات بھر اللہ رب العزت کی بندگی کے مزے لیتے۔

وہ کیسا دل کو بھانے والا منظر ہوگا جب ایک اللہ والا اپنا نرم ونازک بستر چھوڑ کر کھردرے مصلے پر آجاتے اور رات بھر وحدہ لاشریک کے حضور پیشانی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرتے رہتے۔ اس سہانے وقت فرشتے بھی اس اللہ والے پر اپنے پر پھیلا دیتے ہونگے اور خوشی ومسرت سے اس کیلئے دعائے خیر کرتے ہونگے۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہم سے غفلت دور فرما، ہمیں فکر آخرت کی سعادت نصیب فرما رات کے نورانی وقیمتی لمحات ضائع کرنے سے ہمیں بچا، ان رحمت بھرے لمحات کی قدر کرنے کی سعادت عطا فرما اور اپنے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کا کیف عطا فرما۔

-☆-

حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ کی

بوقت سحر دعا

كَانَ صِلَةُ بْنُ اَشيَم يُصَلِّى اللَّيْلَ كُلَّهُ ، فَاِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ كَانَ يَقُوْلُ :
اِلٰهِي لَيْسَ مِثْلِيْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ ، وَلٰكِنْ اَجِرْنِيْ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ:

حضرت صلہ بن اشیم پوری رات نماز پڑھتے رہتے اور جب سحری کا وقت ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے:

الٰہی مجھ جیسا آدمی تجھ سے جنت کیسے مانگے گا بس تو اپنے رحمت سے مجھے جہنم سے بچالے۔

-☆-

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی
عبادت کرتے ہوئے حالت

وَقَالَتِ امْرَأَةُ مَسْرُوْقٍ:

مَاكَانَ يُوْجَدُ مَسْرُوْقٌ إِلَّا وَسَاقَاهُ مُنْتَفِخَتَانِ مِنْ طُوْلِ الصَّلَاةِ ، وَقَالَتْ :

وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَاَجْلِسُ خَلْفَهُ فَاَبْكِيْ رَحْمَةً لَهُ.

ترجمۃ:

حضرت مسروق کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسروق کی پنڈلیوں میں لمبی نمازیں ادا کرنے کی وجہ سے سوزش رہتی تھی۔ وہی فرماتی ہیں:

اللہ کی قسم! میں ان کے پیچھے بیٹھی روتی رہتی تھی ان کی حالت پر ترس کھاتے ہوئے۔

-☆-

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی
شب بیداری

وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ:

رَمَقْتُ مَالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ فَتَوَضَّأَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَقَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكٍ عَلَى النَّارِ ، اِلٰهِي قَدْ عَلِمْتَ سَاكِنَ الْجَنَّةِ مِنْ سَاكِنِ النَّارِ ، فَاَيُّ الرَّجُلَيْنِ مَالِكٌ؟ وَاَيُّ الدَّارَيْنِ دَارُ مَالِكٍ؟ فَلَمْ يَزَلْ ذَالِكَ قَوْلُهُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ.

ترجمۃ:

حضرت مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار- رحمۃ اللہ علیہ- کو دیکھا انہوں نے عشاء کے بعد وضو کیا۔ پھر مصلے پر کھڑے ہو کر اپنی ڈاڑھی کو پکڑا اور آنسوؤں کی وجہ سے آواز حلق میں پھنس گئی پھر عرض کرنے لگے:

اے اللہ! مالک کے بڑھاپے کو آگ پر حرام کر دے، اے میرے اللہ! تو جانتا ہے جنت میں سکونت اختیار کرنے والے کون ہیں اور جہنم میں رہنے والے کون ہیں اور مالک ان دونوں آدمیوں -جنتی اور جہنمی- میں سے کون ہے؟ اور ان دونوں گھروں -جنت اور جہنم- میں سے مالک کا گھر کون سا ہے؟ -وہ- امام مالک- ایسے ہی ساری رات کرتے رہے حتی کہ فجر طلوع ہو گئی۔

-☆-

حضرت سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ کا
اٹھانوے برس تک رات بھر جاگنا

وَقَالَ الْجُنَیْدُ:

مَا رَأَیْتُ اَعْبَدَ مِنَ السَّرِیِّ اَتَتْ عَلَیْهِ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ سَنَةً مَا رُئِیَ مُضْطَجِعًا اِلَّا فِی عِلَّةِ الْمَوْتِ.

ترجمۃ:

حضرت جنید فرماتے ہیں:

میں نے حضرت سَرِی سَقَطِی -رحمۃ اللہ علیہ- سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا۔ ان کی عمر اٹھانوے سال ہو چکی تھی، لیکن میں نے انہیں کبھی بھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا سوائے مرض الموت میں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور فضل و کرم سے یہ امت، امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غنی امت ہے اس امت میں بڑے بڑے باہمت افراد ہوئے ہیں۔ یہ امت اولوالعزم مردان خدا سے

بھری پڑی ہے ۔حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ومرشد حضرت خواجہ سَرِّی سَقَطِی – رحمۃ اللہ علیہ–کو دیکھئے۔ 98 (اٹھانوے) سال کی طویل عمر پائی ہے لیکن اس عرصہ میں کبھی آپ کو لیٹے ہوئے نہیں دیکھا گیا سوائے مرض الموت کے یعنی ایسی بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

اتنی طویل زندگی میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے کبھی جوانی تو کبھی بڑھاپا، کبھی چاک وچوبند تو کبھی سستی وکاہلی، کبھی صحت وعافیت تو کبھی مرض وبیماری لیکن حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اس لمبے عرصے میں اس درجہ مستقیم الحال تھے کہ کبھی لیٹے نہیں بلکہ ہمیشہ حق تعالیٰ کو یاد کرتے رہے ہاں بیٹھے بیٹھے اونگھ آجائے تو الگ بات ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ آخر آپ نے ایسا کیوں کیا۔

جواب واضح ہے کہ انہیں فکر آخرت لاحق تھا اور وہ اپنے مولا جل شانہ کو راضی کرنا چاہتے تھے ۔رات کی طویل گھڑیاں مولیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں کھڑے کھڑے گزار دیتے ،اسکی عبادت وبندگی میں یوں کیف آتا کہ دنیا اور اس کی جملہ لذتیں بھول جاتے وہ ہوتے اور حریم ذات حق ہوتا۔

ایسی باتیں کہنا تو آسان ہیں لیکن کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے ہاں جس سے اس کا خالق ومالک راضی ہو جائے ،اللہ جل شانہ جس سے خوش ہو جائے پھر اللہ توفیق بھی دے دیتا ہے، بندے کی دستگیری بھی کرتا ہے، نفس وشیطان کے شر سے بھی بچاتا ہے۔

بندہ تو بندہ ہے ہاں جب معبود حقیقی جل جلالہ کی نظر رحمت بندے پر پڑ جائے پھر وہ ساری رات مناجات میں بسر کر دیتا ہے ۔پھر اسے رات کی طویل گھڑیوں میں وہ کیف نصیب ہوتا ہے کہ دنیا کی کسی نعمت میں نصیب نہیں ہوتا۔

-☆-

حضرت ابو محمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ کا
سال بھر کسی ستون سے ٹیک تک نہ لگانا

وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْمُغَازِلِیْ،قَالَ:

جَاوَرَ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْجَرِیْرِیُّ بِمَكَّةَ سَنَةً فَلَمْ یَنَمْ وَلَمْ یَتَكَلَّمْ وَلَمْ یَسْتَنِدْ اِلٰی عَمُوْدٍ وَلَا اِلٰی حَائِطٍ وَلَمْ یَمُدَّ رِجْلَیْهِ.

ترجمة:

حضرت ابو محمد مغازلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد الجریری مکہ مکرمہ میں ایک سال ٹھہرے رہے۔اس دوران نہ وہ سوئے اور نہ انہوں نے بات کی اور نہ کسی ستون یا دیوار سے ٹیک لگائی اور نہ پاؤں پھیلائے۔

-☆-

حضرت عمرو بن عُتْبہ بن فَرْقد کا
رات بھر قبرستان میں نماز ادا کرنا

كَانَ عَمْرُوبْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ يَخْرُجُ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَقِفُ عَلَى الْقُبُوْرِ وَيَقُوْلُ:
يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ لَقَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَلَقَدْ رُفِعَتِ الْاَعْمَالُ ، ثُمَّ يَصُفُّ قَدَمَيْهِ
وَيُصَلِّى اللَّيْلَ كُلَّهُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ.

ترجمة:

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد ہر رات قبرستان کی طرف چلے جاتے اور کہتے:
اے قبرستان والو تمہارے نامہ اعمال لپیٹ دیئے گئے ہیں اور تمہارے اعمال اوپر اٹھا لئے
گئے ہیں پھر کھڑے ہو کر پوری رات نماز پڑھتے۔ پھر واپس آتے اور صبح کی نماز با جماعت ادا کرتے۔

-☆-

حضرت ربیع بن خثیم

کا رات بھر جاگنا

كَانَتِ ابْنَةُ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ تَقُوْلُ:

يَاأَبَتِ مَا لِيَ أَرَى النَّاسَ يَنَامُوْنَ وَأَرَاكَ لَا تَنَامُ؟ فَيَقُوْلُ:

يَا ابْنَتَاهُ إِنَّ أَبَاكَ يَخَافُ النَّارَ.

ترجمة:

حضرت ربیع بن خثیم کو ان کی بیٹی کہنے لگی:

اے پیارے ابا جان! آپ کو کیا ہوگیا کہ لوگ میٹھی نیند سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟

فرمانے لگے پیاری بیٹی تیرے باپ کو جہنم سے ڈر لگتا ہے۔

-☆-

حضرت احمد بن حرب
کا ارشاد گرامی

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ:

یَا عَجَبًا لِمَنْ یَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ تُزَیَّنُ فَوْقَهُ وَاَنَّ النَّارَ تُسَعَّرُ تَحْتَهُ کَیْفَ یَنَامُ بَیْنَهُمَا ؟

ترجمة:

امام احمد بن حرب کا قول ہے:

اس شخص پر تعجب ہے جسے یہ علم ہے کہ جنت اس کے اوپر سجائی جارہی ہے اور آگ اس کے نیچے سلگائی جارہی ہے، پھر بھی وہ ان دونوں کے درمیان کیسے سو سکتا ہے؟۔

-☆-

حضرت صلہ بن اشیم
کا مجاہدہ

وَكَانَ صِلَةُ بْنُ اَشْيَمٍ قَدْ تَعَقَّدَتْ سَاقُهُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ ، وَبَلَغَ مِنَ الْاِجْتِهَادِ مَالَوْ قِيْلَ الْقِيَامَةُ غَدًا مَا وَجَدَ مَزِيْدًا۔

وَكَانَ اِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ اضْطَجَعَ عَلَى السُّطُوْحِ لِيَضْرِبَهُ الْبَرْدُ ، وَاِذَا كَانَ فِيْ الصَّيْفِ اضْطَجَعَ دَاخِلَ الْبَيْتِ لِيَجِدَ الْحَرَّ وَالْغَمَّ ، فَلَا يَنَامُ ، وَمَاتَ وَهُوَ سَاجِدٌ ، وَكَانَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّ لِقَائِكَ فَاَحِبَّ لِقَائِيْ۔

ترجمة:

حضرت صلہ بن اشیم رضی اللہ عنہ کی پنڈلی طویل قیام کی وجہ سے گرہ دار ہوگئی تھی۔ وہ اس قدر محنت کرتے تھے کہ اگر ان سے کہا جائے کہ کل قیامت آنے والی ہے تو بھی انہیں مزید عمل کی گنجائش نہیں مل سکتی تھی۔

اور جب سردی کا موسم آتا تو چھت پر سوتے تا کہ سردی انہیں ستائے اور جب گرمی کا موسم آتا تو گھر کے اندر سو جاتے تا کہ گرمی اور تپش محسوس ہو اور سو نہ سکیں۔ انہیں سجدے کی حالت میں موت آئی۔ وہ یہ دعا کرتے تھے:

اے اللہ میں تیری ملاقات پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔

-☆-

حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کی
عبادت و مناجات

وَمَرْوِیٌّ عَنْ حَبِیْبَةِ الْعَدَوِیَّةِ:

اَنَّھَا کَانَتْ اِذَا صَلَّتِ الْعَتَمَةَ قَامَتْ عَلٰی سَطْحٍ لَھَا وَشَدَّتْ عَلَیْھَا دِرْعَھَا وَخِمَارَھَا، ثُمَّ قَالَتْ:

اِلٰھِی قَدْ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْکُ اَبْوَابَھَا وَخَلَا کُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِہٖ، وَھٰذَا مَقَامِی بَیْنَ یَدَیْکَ، ثُمَّ تُقْبِلُ عَلٰی صَلَاتِھَا فَاِذَا کَانَ السَّحَرُ، وَطَلَعَ الْفَجْرُ، قَالَتْ:

اِلٰھِی ھٰذَا اللَّیْلُ قَدْ اَدْبَرَ، وَھٰذَا النَّھَارُ قَدْ اَسْفَرَ، فَلَیْتَ شِعْرِیْ اَقَبِلْتَ مِنِّیْ لَیْلَتِیْ فَاُھَنَّا؟ اَمْ رَدَدْتَھَا عَلَیَّ فَاُعَزّٰی؟ وَعِزَّتِکَ لَھٰذَا دَاْبِیْ وَدَاْبُکَ مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَعِزَّتُکَ لَوِ انْتَھَرْتَنِیْ مِنْ بَابِکَ لَمَا بَرِحْتُ لِمَا وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ جُوْدِکَ وَکَرَمِکَ.

ترجمة:

حضرت حبیبہ عدویہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتیں تو اپنے مکان کی چھت پر قیام فرماتیں، اپنی قمیص اور اپنی اوڑھنی کس کر باندھ لیتیں اور کہتیں:

اے میرے معبود! ستارے ڈوب چکے ہیں، لوگ سو گئے ہیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ہیں، محب اپنے محبوب کے پاس جا چکا ہے، میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ پھر نماز پڑھتی رہتیں۔ جب سحری کا وقت ہو جاتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو کہتیں:

اے میرے معبود یہ رات گزر چکی ہے، دن آ چکا ہے، نامعلوم تو نے میری رات کی عبادت قبول کی ہے کہ مجھے اس پر مبارک دی جائے یا تو نے اسے مسترد کر دیا ہے کہ مجھ سے اظہار افسوس کیا جائے۔

مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک تو مجھے باقی رکھے گا- زندہ رکھے گا- میرا تیری بارگاہ میں یہی انداز رہے گا۔

تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے جھڑک دے تو میں اس سے ہٹوں گی نہیں کیونکہ تیری جود و سخا میرے دل میں جاگزیں ہو چکی ہے۔

-☆-

حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا

کے شب وروز

وَكَانَتْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ إِذَا جَاءَ النَّهَارُ تَقُوْلُ:

هٰذَا يَوْمِيَ الَّذِىْ اَمُوْتُ فِيْهِ ، فَمَا تَطْعَمُ حَتّٰى تُمْسِيَ ، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ ، تَقُوْلُ:

هٰذِهِ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ اَمُوْتُ فِيْهَا ، فَصَلَّتْ حَتّٰى تُصْبِحَ.

ترجمة:

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہ دن ہو جاتا تو کہتیں:

آج مجھے موت آجائے گی اور شام تک کھانا نہ کھاتیں۔اسی طرح جب رات آتی تو کہتیں:

آج رات مجھے موت آجائے گی اور صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔

-☆-

حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کی سنئے!

جب آفتاب طلوع ہوتا تو اپنے آپ سے کہتیں آج میری موت آنے والی ہے شام تک اللہ

کا ذکر کرتی رہتیں اور جب رات آ جاتی تو کہتیں آج رات میری موت آنے والی ہے۔صبح تک نہ سوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مصروف رہتیں۔

انہیں جب نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں گھومنا شروع کر دیتیں اور کہتیں:

يَا نَفْسُ .... اَلنَّوْمُ اَمَامَكَ ، لَوْ قَدْ مُتِّ .. لَطَالَتْ رِقْدَتُكَ فِي الْقَبْرِ عَلٰى حَسْرَةٍ اَوْ سُرُوْرٍ.

اے نفس! موت تیرے سامنے ہے اگر تو مر جائے تو قبر میں لمبے عرصہ تک سوتا رہے گا حسرت کے ساتھ یا مسرت کے ساتھ۔

صبح تک یونہی کہتی رہتیں اور یہ خاتون دن اور رات میں چھ سو (۶۰۰) رکعت نوافل ادا کرتی تھیں۔اور اکثر کہتی تھیں:

عَجِبْتُ لِعَيْنٍ تَنَامُ وَقَدْ عَلِمَتْ طُوْلَ الرِّقَادِ فِي ظُلَمِ الْقُبُوْرِ.

مجھے اس آنکھ پر تعجب و حیرانی ہے جسے معلوم ہے کہ ظلمت قبر میں لمبا عرصہ رہنا پڑے گا وہ اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کیسے سو جاتی ہے۔

یہی حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کا جب وفات کا وقت قریب آیا تو رونا شروع کر دیا پھر ہنسنے لگیں۔ان سے پوچھا گیا یہ رونا اور یہ ہنسنا کیسا؟ انہوں نے جواباً فرمایا:

نماز، روزہ اور ذکر الٰہی کی مفارقت نے رلا دیا۔اور میرا ہنسنا اس لیے تھا کہ:

میں نے اپنے شوہر حضرت ابو الصہباء رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ گھر کے صحن میں رونق افروز ہیں اور ان پر دو سبز پوشاکیں ہیں اور انہیں میں نے ایسے احباب کے ساتھ دیکھا جو دنیا سے مشابہت نہیں رکھتے۔

میرا خیال ہے اگلی فرض نماز کا وقت نہیں آئے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ اپنے رب کے پاس چلی گئیں۔

-☆-

مجمع الاحباب ۶-۸۰۷

حضرت صفوان بن سُلیم کا
تیس سالہ مجاہدہ

وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ :

حَلَفَ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا يَضَعُ جَنْبَهُ بِالْاَرْضِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ ، فَمَكَثَ عَلٰى ذَالِكَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَاشْتَدَّ بِهِ النَّزْعُ وَالْعِلَّةُ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ ابْنُهُ:

يَا اَبَتِ لَوْ وَضَعْتَ جَنْبَكَ ، فَقَالَ :

اِذًا مَا وَفَّيْتُ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ وَالْحَلْفِ فَمَاتَ وَاِنَّهُ لَجَالِسٌ.

ترجمہ:

حضرت سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ:

حضرت صفوان بن سلیم نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے زمین پر کمر نہیں لگائیں گے اور اپنی قسم پر تیس سال قائم رہے، حتی کہ موت کی گھڑی آ گئی ۔ بیماری سخت

ہوگئی اور نزع کا وقت ہوگیا اور وہ بیٹھے رہے۔ یہ دیکھ کر ان کے بیٹے نے کہا:

اے پیارے ابا جان! بہتر ہے آپ لیٹ جائیں ،فرمانے لگے:

پھر تو میں اللہ تعالیٰ سے کی گئی نذر اور قسم پوری نہ کرسکوں گا۔پس وہ اسی حالت میں بیٹھے ہوئے فوت ہوگئے۔

-☆-

حضرت ریاح القیسی اور آپ کی اہلیہ رحمۃ اللہ علیہا کا
قیام اللیل-صلاۃ التہجد

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے ایک نیک صالح خاتون سے شادی کی

جب رات چھا گئی میں سو گیا یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ کیا کرتی ہے۔

وہ صالحہ و عابدہ رات کا پہلا چوتھائی حصہ عبادت کرتی رہی پھر اس نے مجھے آواز دی: اے ریاح! اٹھئے اور اپنے پروردگار کو یاد کیجئے۔

میں نے جواب دیا اٹھتا ہوں لیکن نہ اٹھا۔

وہ رات کا دوسرا چوتھائی حصہ نوافل ادا کرتی رہی پھر اس نے مجھے آواز دی۔ اے ریاح! اٹھئے اور اللہ کی بندگی کیجئے۔

میں نے پھر وہی جواب دیا کہ اٹھتا ہوں لیکن نہ اٹھا۔

وہ رات کا تیسرا چوتھائی حصہ اللہ کی بندگی میں مگن رہی پھر اس نے مجھے آواز دی۔ اے

ریاح! اٹھئے اور اللہ کو یاد کیجئے۔

میں نے پھر وہی جواب دیا کہ اٹھتا ہوں لیکن نہ اٹھا۔

اس نے رات کا آخری چوتھائی حصہ بھی اللہ کو یاد کرتے اور اس سے دعائیں مانگتے گزار دیا پھر کہنے لگی۔

قُمْ فَقَدْ مَضَى اللَّيْلُ وَعَسْكَرُ الْمُحْسِنِيْنَ وَاَنْتَ نَائِمٌ.

اٹھو رات نیکو کاروں اور صالحین کو اپنے جلو میں لے کر گزر گئی اور تو سویا ہی رہ گیا۔

اے ریاح! ہائے افسوس مجھے کس نے تیرے بارے میں دھوکہ میں مبتلاء کر دیا کہ تو بڑا نیک و پرہیز گار ہے۔

سبحان اللہ!

کتنا سہانا دور تھا اور کیسی پاکیزہ روحیں اس میں بستی تھیں۔عورت ذات ہو کر ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتی تھی۔انہیں کیف و سرور ملتا تھا تو رات بھر جاگنے میں، اللہ تعالیٰ سے لو لگانے میں، اپنے خالق و مالک سے مناجات کرنے میں اور اس کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے میں۔

یہ پاکیزہ روحیں دنیا اور آخرت کی عزت اپنے دامن میں سمیٹ کر لے گئیں۔انہوں نے دنیا اور ابناءِ دنیا کی حقیقت کو سمجھا ان سے منہ موڑا اور خالق حقیقی سے وہ لو لگائی کہ اس کے انوار تا ابد چمکتے رہیں گے۔

اے ارحم الراحمین!

محض اپنے لطف و کرم سے ہمیں بھی اپنی محبت کے جام نصیب فرما، اپنی الفت و چاہت کی وہ مے پلا کہ رات کی تاریکیوں میں صرف تجھے ہی یاد کرتے رہ جائیں اور تیرے حضور آنسوؤں کا وہ نذرانہ پیش کرتے رہیں جو ہمیں بھی دنیائے فانی کی حقیقت سے آگاہ کریں اور تیرا سچا بندہ بنا دیں۔

مجمع الاحباب ۶-۱۸

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی

رات بھر عبادت

حضرت الفقیہ العابد ابوسلیمان داؤد الطائی رحمہ اللہ کے بارے میں ملاحظہ ہو:

قَالَتْ اُمُّ سَعِيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ – وَكَانَتْ طَائِيَّةً:

كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ دَاوُدَ الطَّائِيِّ جِدَارٌ قَصِيْرٌ فَكُنْتُ اَسْمَعُ حَنِيْنَهُ عَامَّةَ اللَّيْلِ لَا يَهْدَأُ، وَلَرُبَّمَا تَرَنَّمَ فِي السَّحَرِ بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاَرَىٰ اَنَّ جَمِيْعَ نَعِمِ الدُّنْيَا جُمِعَ فِيْ تَرَنُّمِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ وَكَانَ لَا يُصْبِحُ – تَعْنِي – لَا يُسْرِجُ.

ترجمة:

ام سعید بن علقمہ الطائیہ فرماتی ہیں:

ہمارے مکان اور حضرت داؤد الطائی – رحمۃ اللہ علیہ – کے مکان کے درمیان چھوٹی سی دیوار تھی اور میں رات کے اکثر حصہ میں ان کے رونے کی آواز سنتی تھی جو تھمتی نہ تھی۔ کبھی کبھی وہ سحری کے وقت قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ میری رائے میں دنیا کی ساری نعمتیں ان کی اس گھڑی کی تلاوت کی آواز میں جمع تھیں۔ وہ گھر میں رات چراغ نہیں جلاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء ۷-۳۵۶

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ
کا خوف خدا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْفِ الْحِمْصِيِّ:

رَاَیْتُ اَحْمَدَ بْنَ اَبِی الْحَوَارِیِّ عِنْدَنَا بَاَنْطَرْسُوْس ، فَلَمَّا صَلَّی الْعَتَمَۃَ قَامَ یُصَلِّیْ فَاسْتَفْتَحَ بِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلٰی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ، فَطُفْتُ الحَائِطَ کُلَّہٗ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا ھُوَ لَا یُجَاوِزُھَا ثُمَّ نُمْتُ وَمَرَرْتُ فِی السَّحْرِ وَھُوَ یَقْرَأُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ فَلَمْ یَزَلْ یُرَدِّدُوْھَا اِلَی الصُّبْحِ۔

ترجمہ:

محمد بن عوف حمصی کا بیان ہے:

میں نے احمد بن ابی الحواری کو اپنے ہاں انطرسوس میں دیکھا۔ عشاء کی نماز کے بعد نوافل کیلئے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے نماز میں قرات الحمدللہ سے شروع فرمائی اور ایاک نعبد وایاک نستعین

سیر اعلام النبلاء ۱۲-۸۷،۸۸

تک جا پہنچے۔

-میں وہاں سے چلا گیا- پورے باغ کا چکر لگا کر واپس آیا تو وہ ابھی اسی آیت کو بار بار پڑھ رہے تھے پھر میں سو گیا۔سحری کے وقت میں اٹھ کر پھر ان کے پاس سے گزرا تو وہ ایک نعبد ہی پڑھ رہے تھے۔صبح تک اسی آیت کو دھراتے رہے۔

-☆-

حضرت حبیب عجمی اور ان کی اہلیہ کا
مقام ومرتبہ

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ گھر کا انتظام چلانے کیلئے مزدوری کرو چنانچہ حضرت جنگل تشریف لے گئے اور دن بھر عبادت کرتے رہے۔ پھر گھر کو لوٹے اور بی بی کے ڈر سے شرمندہ اور پریشان تھے۔ آتے ہی بی بی نے پوچھا مزدوری کہاں ہے؟ فرمایا:

جس کی میں نے مزدوری کی ہے وہ بہت سخی ہے میں نے مزدوری مانگنے میں جلدی نہ کی اور مجھے شرم آئی، اسی طرح کئی دن گزر گئے تو بی بی نے کہا کہ یا تو ان سے اپنی اجرت لے آؤ یا کسی اور کی مزدوری کرو۔ چنانچہ ان سے وعدہ کیا کہ آج ضرور اجرت طلب کروں گا اور موافق عادت کے جنگل کی طرف چلے۔ جب شام ہوئی تو گھر آئے لیکن بی بی کی بدمزاجی سے ڈرے ہوئے تھے۔ جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا کہ دھواں اٹھ رہا ہے اور دستر خوان چنا ہوا ہے اور بی بی خوش خوش پھر رہی ہے۔ دیکھتے ہی کہنے لگی کہ:

تمہارے مستاجر نے کریموں ہی کی سی اجرت دی ہے اور اس کے قاصد نے مجھ سے کہا کہ عمل میں زیادہ کوشش کرے اور یہ سمجھ لے کہ ہم بخیلی کی وجہ سے یا نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر نہیں کرتے اپنی آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش رکھے۔ پھر انہوں نے چند توڑے دینار کے دکھائے۔

یہ دیکھ کر حضرت بہت روئے اور فرمانے لگے یہ اجرت اسی نے بھیجی جس کے ہاتھ میں زمین وآسمان کے خزانے ہیں۔

عمرہ کی توبہ اور رجوع الی اللہ:

یہ سن کر بی بی نے توبہ کی اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی تکلیف نہ دوں گی۔ پھر اس کے بعد وہ خود بھی ریاضت میں لگ گئیں اور عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور پھر اپنے خاوند سے بھی زیادہ عبادت کرنے لگیں۔ ساری ساری رات عبادت کرتی تھیں اور آخر شب میں اپنے خاوند کو جگاتیں اور کہتیں کہ:

قافلہ آگے نکل گیا اور آپ سوئے رہ گئے۔

-☆-

سیدہ نفیسہ بنت الحسن رحمۃ اللہ علیہا

حضرت نفیسہ رحمہا اللہ علیہا نے عبادت اور اصلاح نفس میں اونچا مقام حاصل کیا۔ وہ اپنی ابتدائی پرورش میں ہی کتاب اللہ کی محبت کو دل میں بسائے ہوئے تھیں اور اپنے دل اور ذات کو خالص اللہ سے جوڑ لیا تھا۔ قرآن پاک کی تلاوت تو ان کا کھانا اور پینا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو معارف قرآن سے روشناس کروایا۔ کثرت تلاوت سے حافظ قرآن بن چکی تھیں اور تفسیر قرآن مجید میں ایک مقام حاصل کیا۔

قرآن کے رموز و اسرار سے انہیں اللہ تعالیٰ نے معرفت عطا کی اور معانی پر مکمل دسترس حاصل تھی اور یہ سب علم و حکمت انہوں نے مدینہ میں حاصل کی جو کہ علم کا خزانہ تھا۔

مدینہ سے آپ نے مزید علم کیلئے بغداد ہجرت کی اور ادائے فرض اور عبادات میں مشغول ہوگئیں۔ فریضہ حج سے خاص شغف کی بناء پر انہوں نے زندگی میں ۳۰ (تیس) حج کیے حالانکہ اس وقت سفر کرنا یقیناً انتہائی مشکل کام تھا۔ وہ کعبۃ اللہ کے غلاف سے چمٹ کر اپنے مولا سے مانگتیں اور خشیت الٰہی کے آنسو برسا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کرتیں اور کہتی تھیں: یا اللہ! مجھے اس دنیا سے صحیح

نفع اٹھانے کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے میں انہیں لذت محسوس ہوتی تھی۔وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے روتیں اور ہمیشہ قیام اللیل کرتی تھیں۔انہوں نے تقریباً نصف صدی تک روزے رکھے اور تین دن میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتی تھیں کہ کہیں کھانے میں کوئی حرام کی ملاوٹ نہ ہو جائے۔

زینت بنت یحیٰ متوج اپنی پھوپھی نفیسہ کے بارے میں ان کی عبادت کی زندگی کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ:

میں نے پھوپھی کی چالیس سال خدمت کی۔میں نے انہیں کبھی رات کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ کبھی دن میں افطار کرتے دیکھا۔میں نے کہا آپ اپنے اوپر رحم کیوں نہیں کرتیں تو فرمانے لگیں:

میں کیسے اپنے نفس پر نرمی کروں حالانکہ میرے سامنے بہت سی دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جن کو کامیاب ہونے والے ہی طے کر سکتے ہیں۔

-☆-

۱۰۰ (سو) بڑی زاہد خواتین صفحہ ۱۴۷ بحوالہ: سیر اعلام النبلاء جلد ۵ صفحہ ۱۸۷

سیدنا حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ

عبادت وخشیت:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، نمازیں پڑھنے والے اور کثرت سے رونے والے انسان تھے۔طویل آنسوؤں کے جانشین تھے ایسی خشیت کے مالک تھے کہ جسے اگر سو آدمیوں میں تقسیم کیا جاتا تو کافی ہوجاتی۔کوفے کی مساجد کو ڈھونڈتے تاکہ انہیں اپنے سجدے کی بکاء سے معمور کریں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ خیر کی کچھ کنجیاں ہیں اور حضرت ثابت بنانی خیر کی ان کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے۔

بکر بن عبداللہ نے فرمایا: کہ جو چاہے کہ اس دور کے سب سے بڑے عابد کو دیکھے تو اسے چاہیے کو ثابت بنانی کو دیکھے۔حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے خوف اور ندامت کے آنسوؤں سے زندگی کا استقبال کیا اور رنج کی انگلیوں کے اطراف کی طرف دوڑتے رہے۔اس عورت کی جلن کی طرح روتے جس کا بیٹا گم ہوگیا ہوحتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر نیچے ہوجاتیں۔

بہت زیادہ رونے کی وجہ سے آنکھ میں بہت زیادہ تکلیف ہوگئی۔معالج نے کہا کہ آپ ایک

بات کی ضمانت دے دیں تو آنکھ ٹھیک ہو جائے گی ۔انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا کہ آپ روئیں گے نہیں ۔اس کی بات سن کر حضرت ثابت بنانی - رحمۃ اللہ علیہ - کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے ارشاد فرمایا:

اس آنکھ کا کیا فائدہ جو روئے ہی نہ؟ پھر آپ نے علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان کے دل میں جاگزیں تھی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ان کے کانوں تک پہنچتے تو ان کی آنکھوں میں شوق کے آنسو چمکنے لگتے ۔یہ شوق ان کے دل پر اس طرح چھا گیا کہ اسے جلا کر رکھ دیا اور اسے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی جانب دھکیلنے لگا اور پھر جونہی حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی نظر حضرت انس رضی اللہ عنہ پر پڑی تو بچوں کی طرح ان کی طرف بھاگے اور ان کا ہاتھ چومنے لگے اور روتے ہوئے کہتے جاتے کہ آپ کے ہاتھ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو چھوا ہے۔

طاعت کے پیکر:

انہوں نے اپنی گمشدہ میراث کو طاعت کے سمندر میں خود غرق کر کے اور رات کے مصائب اور تکالیف کو زیر کر کے پالیا۔ چنانچہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ ہر رات تین سو رکعتیں پڑھا کرتے اور جب صبح ہوتی تو ان کے پاؤں تھک کر چور ہو چکے ہوتے تو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں دباتے اور اپنے عمل کو ہلکا سمجھتے ہوئے فرماتے کہ عبادت گزار چلے گئے اور میرے لئے کچھ نہ بچا۔

اپنے بارے میں بتاتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا:

کہ میں مسجد کا کوئی ستون اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک وہاں ایک قرآن نہ ختم کرلوں اور وہاں رو نہ لوں۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

کے پاس جایا کرتے تھے تو راستے میں جو بھی مسجد پڑتی اس میں نماز ضرور پڑھتے ۔اور جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ پوچھتے ثابت کہاں ہے؟ ثابت کہاں ہے؟ اس کی عادت ایسی ہے جسے میں پسند کرتا ہوں ۔

دعا کی قبولیت:

حضرت ثابت رحمہ اللہ اپنے آنسوؤں کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کرتے اے اللہ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دیتا ہے تو مجھے اپنی قبر میں نماز کی توفیق عطا فرمادے۔چنانچہ یہ دعا حرف بحرف قبول ہوئی اور انہیں وفات کے بعد قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔

-☆-

حضرت بشر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا
معمول زندگی

كَانَ بِشْرُ بْنُ سَعْدٍ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ وَيَقُوْلُ : اَلصَّلَاةَ اَلصَّلَاةَ ، وَيَقُوْلُ :

اِنَّ السَّفَرَ لَا يُقْطَعُ اِلَّا بِدُلَجِ اللَّيْلِ ، وَاِنَّ الدُّنْيَا سَفَرٌ وَ نَصَبٌ وَتَعَبٌ ، حَتّٰى يُفْضِيَ الْعَبْدُ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

مَنْ كَثُرَ فِيْ سَفَرِهٖ رُقَادُهٗ ، تَعَذَّرَ مُرَادُهٗ وَطَالَ عَنْ مَحْبُوْبِهٖ بِعَادُهٗ.

ترجمہ:

حضرت بشر بن سعد اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور فرماتے:

نماز ادا کرو، نماز ادا کرو اور فرماتے:

سفر رات کے آخری حصہ میں روانگی سے طے ہوتا ہے۔ دنیا سفر، عمل اور تھکاوٹ ہے یہاں تک کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تک پہنچ جائے۔

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۷۹

جو آدمی دوران سفر زیادہ سویا رہا اس کی مراد مشکل ہو گی اور اس کی اپنے محبوب سے جدائی لمبی ہو گی۔

-☆-

یہ اللہ والے کتنے بیدار بخت تھے یہ رات کی تاریکی میں صرف خود ہی بیدار نہ ہوتے، رات کی تنہائی میں صرف خود ہی تہجد ادا نہ کرتے بلکہ اپنے اھل خانہ کو، اپنے بیوی بچوں کو بیدار کرتے انہیں بتاتے کہ اگر مولیٰ کریم کی رضا چاہتے ہو تو اٹھو، رات کی تاریکی میں اللہ الکریم کو یاد کرو، اس کے حضور سر بندگی جھکا لو کیونکہ جو رات جاگ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے وہ اپنی مراد پا جاتا ہے۔وہ دنیا وآخرت کے امتحان میں سرخرو ہو جاتا ہے اور اعلیٰ نمبروں میں پاس ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی سند حاصل کر لیتا ہے۔

اس کے برعکس جو رات بھر سویا رہا اس نے اپنی زندگی کے پاکیزہ مقصد سے روگردانی کی، اس نے اللہ الکریم سے کیے گئے وعدہ کو بھلا دیا، وقت سحری اللہ لکریم کی رحمت بھری آواز کو نظر انداز کر دیا، اس کے فضل وکرم کی برکھا جو رات کے آخری حصہ میں نازل ہوتی ہے اس سے منہ موڑ لیا تو ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی عنایات خسروانہ کا کیسے حقدار ہو سکتا ہے۔یہاں تو عزم وہمت واخلاص وللٰہیت دیکھا جاتا ہے۔جو مخلص وبے ریا رات کے سناٹوں میں اٹھ کر وحدہ لاشریک کی تسبیح کی مالا جپتا ہے وہ اس کے لطف وکرم سے محروم نہیں رہتا بلکہ اس کی عنایات لامتناہیہ کا حقدار ٹھہرتا ہے۔اور ازلی وسعید روحوں میں اپنا نام لکھوا کر دونوں جہاں میں سرخرو ہو جاتا ہے۔

-☆-

تہجد گزار کا چہرہ نورانی

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ:

اِنَّ الـرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ فِيْ وَجْهِهٖ نُوْرًا يُحِبُّهُ عَلَيْهِ كُلُّ مُسْلِمٍ فَيَرَاهُ مَنْ لَمْ يَرَهُ قَطُّ ، فَيَقُوْلُ : اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ:

ترجمہ:

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بندہ رات نماز تہجد ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے میں نور رکھ دیتا ہے تو اسے ہر مسلم کیلئے محبوب بنا دیتا ہے تو جس نے اسے کبھی نہ دیکھا ہو وہ جب بھی اسے دیکھتا ہے تو کہتا ہے: میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔

-☆-

تابعی جلیل حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی کتنا حقیقت کشا اور فرحت بخش ہے۔ جو خوش نصیب رات کو اٹھ کر مصلی پر آ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، اس کے حضور آنسوؤں کا

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۷۷

نذرانہ پیش کرتا ہے، آہ ومناجات سے اس کے کرم کے دروازے پر دستک دیتا ہے تو یقیناً اللہ الکریم اس کے چہرے کونوروالا کردیتا ہے۔اس کے چہرے میں وہ دلکشی اور رعنائی رکھ دیتا ہے کہ جو اھل ایمان اسے دیکھتا ہے اس کا دل فوراًاس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور وہ دل وجان سے اس سے محبت کرتا ہے۔

یہ ویسے بھی انصاف سے بعید ہے کہ ایک آدمی رات بھر اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا رہے، نماز تہجد پڑھتا رہے اور دوسرا آدمی رات بھر گناہ میں مگن رہے، فسق وفجور میں غرق رہے، جب وہ صبح دونوں اپنے اپنے گھر سے باہر آئیں تو دونوں کے چہرے ایک جیسے ہوں حاشاوکلا۔تہجد گزار اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کا چہرہ نورعلی نور ہوگا۔اس کے چہرے کی دلکشی قابل دید ہوگی اور اس کے چہرے میں وہ جاذبیت ہوگی کہ بیگانہ بھی دیکھتے ہی یگانہ ہو جائے گا۔

اس کے برعکس فسق وفجور والے کے چہرے پر نحوست چھائی ہوگی اس کے چہرے کو دیکھو یک گونہ افسردگی سی ہوگی اور اس کے چہرے پر نور نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے پاک دل پاک دامن بنا دے۔ہماری راتیں ہمارے دنوں سے زیادہ نوروالی کر دے۔ہماری خلوتیں ہماری جلوتوں سے زیادہ پاکیزہ کر دے اور ہمارے دل ہمارے چہروں سے زیادہ روشن کر دے اور ہمیں ہمہ وقت اپنی یاد کی سعادت سے بہرہ ورفرما اور اپنی ازلی عنایات سے محروم نہ فرما۔

-☆-

حضرت جنید بغدادی سید الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق باللہ

قَالَ الْجَرِيْرِيُّ:

قَصَدْتُ الْجُنَيْدَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي ، فَاَطَالَ جِدًّا ، فَلَمَّا فَرَغَ ، قُلْتُ لَهُ :

قَدْ كَبُرْتَ وَوَهَنَ عَظْمُكَ وَرَقَّ جِلْدُكَ وَضَعُفَتْ قُوَّتُكَ ، فَلَوِ اقْتَصَرْتَ عَلٰى بَعْضِ صَلَاتِكَ ، فَقَالَ :

اُسْكُتْ ، طَرِيْقٌ عَرَفْنَا بِهِ رَبَّنَا لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰى بَعْضِهِ ، وَالنَّفْسُ مَا حَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ ، وَالصَّلَاةُ صِلَةٌ ، وَالسُّجُوْدُ قُرْبَةٌ ، وَمَنْ تَرَكَ طَرِيْقَ الْقُرْبِ ، يُوْشِكُ اَنْ يُسْلَكَ بِهِ طَرِيْقَ الْبُعْدِ.

ترجمہ:

جریری کا بیان ہے:

میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ صلاۃ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے نماز طویل کر دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی:

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۶۸

اب آپ عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، آپ کے اعضاء کمزور ہو گئے ہیں، آپ کی جلد زم پڑ گئی، آپ کی قوت میں ضعف آ گیا۔ جتنی لمبی آپ نے نماز پڑھی اگر اس سے کم پر اکتفا کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

خاموش ہو جاؤ! وہ راستہ جس سے ہم نے اپنے رب کا عرفان حاصل کیا ہے اب ہمارے لئے مناسب نہیں کہ اس سے کم پر اکتفا کریں۔ نفس کو جس چیز کی عادت ڈالو گے وہ اس کا عادی ہو جائے گا۔ نماز واصل باللہ بناتی ہے۔ سجدہ قرب الٰہی کی دولت کا ذریعہ ہے۔ جس نے قرب کا راستہ چھوڑا ہو سکتا ہے اسے بعد کے راستہ پر ڈال دیا جائے۔

-☆-

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا رات بھر عبادت کرنا

قَالَ اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ:

خَرَجْتُ لَيْلَةً بَعْدَ مَا رَقَدَ النَّاسُ ، فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ، فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ابْتَدَأَ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ حَتّٰى بَلَغَ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ، فَبَكٰى بُكَاءً طَوِيْلاً ،

ثُمَّ جَعَلَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِيْ ، وَشَغَلَنِيْ مَا اَسْمَعُ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهٖ عَنِ التَّوَجُّهِ اِلٰى حَاجَتِيَ الَّتِيْ خَرَجْتُ اِلَيْهَا ، وَلَمْ اَزَلْ قَائِمًا وَهُوَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِيْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ ، فَانْصَرَفْتُ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَتَوَضَّأْتُ ، ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ ، فَاِذَا بِهٖ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَالنَّاسُ حَوْلَهٗ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ نَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ وَقَدْ عَلَاهُ نُوْرٌ.

ترجمہ:

اشہب بن عبدالعزیز کا بیان ہے:

ایک رات لوگوں کے سو جانے کے بعد میں اپنے گھر سے نکلا تو حضرت مالک بن انس رضی

رہبان اللیل صفحہ ۶۷

اللہ عنہ کے مکان کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو آپ نے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔

کی تلاوت شروع کی۔ جب آپ

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

پر پہنچے تو رونا شروع کیا اور روتے چلے گئے۔ پھر آپ بار بار اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے اور روتے جاتے۔ جب میں نے آپ کی کثرت بکاء (زیادہ رونے) کو دیکھا تو میں جس کام کیلئے گھر سے نکلا تھا بھول گیا۔

میں وہاں کھڑا رہا اور وہ بار بار اس آیت کو پڑھتے جاتے اور روتے جاتے حتی کہ فجر طلوع ہوگئی۔ جب آپ کو فجر کا احساس ہوا تو آپ نے رکوع کیا اور نماز مکمل کی۔ میں اپنے گھر واپس آیا وضو کیا، پھر میں مسجد آیا تو دیکھا کہ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگ آپ کے ارد گرد ہیں جو حدیث پاک کا درس لے رہے ہیں۔ جب میں نے صبح آپ کے چہرے کو دیکھا تو سارا چہرہ نور سے ڈھانپا ہوا تھا۔

–☆–

صالحین میں سے ایک خوش نصیب کی عبادت وریاضت

قَامَ رَجُلٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، فَمَرَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى:

وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِيْ حَتّٰى اَصْبَحَ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قِيْلَ لَهٗ : لَقَدْ اَبْكَتْكَ آيَةٌ مَا مِثْلُهَا يُبْكِيْ ! اِنَّهَا جَنَّةٌ عَرِيْضَةٌ – اَیْ وَاسِعَةٌ – فَقَالَ :

يَا ابْنَ اَخِيْ ، وَمَا يَنْفَعُنِيْ عَرْضُهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لِيْ فِيْهَا مَوْضِعُ قَدَمٍ.

ترجمہ:

ایک نیک وصالح آدمی رات صلاۃ التہجد کیلئے اٹھا اور نماز پڑھنی شروع کردی۔ جب اس آیت:

وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ .

جلدی کرو اپنے رب کی طرف سے مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں زمین جتنی ہے۔

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۶۷

وہ نیک آدمی اسے بار بار پڑھتا جاتا اور روتا جاتا صبح تک ایسے ہی رہا۔جب صبح ہوئی تو اس سے کہا گیا:

تجھے ایسی آیت نے رلا دیا حالانکہ ایسی آیت پر رویا نہیں جاتا۔وہ جنت ہے کشادہ جنت ہے۔اس نے کہا:

اے میرے بھائی کے جگر گوشے!

جنت کی اتنی زیادہ چوڑائی میرے کس کام کی اگر مجھے وہاں ایک قدم رکھنے کی جگہ بھی نہ ملی۔

-☆-

جنت وہی پاتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٢٢٢)	جلد ٢	صفحہ ١٠٦٩
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٤٥٠)	جلد ٢	صفحہ ٥٨٧
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٧٨٥١)	جلد ٨	صفحہ ٢٧٩٩
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
الدر المنثور فی تفسیر الماثور		جلد ٢	صفحہ ٨
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٣٧٧)	جلد ٣	صفحہ ٣١٩
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٩٢٢)	جلد ٢	صفحہ ١٥٦
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٥٢٧٨)	جلد ٥	صفحہ ٧٢

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ڈرا اور رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا اور جو رات کی ابتداء میں نکل گیا وہ منزل کو پہنچ گیا۔ اچھی طرح سن لو! اللہ کا سودا گراں قیمت ہے۔ خبردار! اللہ کا سودا جنت ہے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۹۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۷۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۳۳۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۴۲

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اللہ تعالیٰ کا حسین صورت میں دیدار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ – :

أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ ، فَقَالَ : يَامُحَمَّدُ ، هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ : لَا . فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ، فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ ، هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ :

نَعَمْ ، فِي الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ .

وَالْكَفَّارَاتُ :اَلْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ ، قَالَ :

صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ عَاشَ بِخَيْرٍ ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ ، وَ كَانَ مِنْ

خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ ، وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ ، وَأَنْ تَغْفِرَلِي وَتَرْحَمَنِي ، وَتَتُوْبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ .

وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ ،وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں تشریف لایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا:

یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۵۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۵۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۵	صفحہ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۶
قال الالبانی	صحیح		

ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کا مجھے علم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟

میں نے عرض کی: ہاں کفارات اور درجات میں جھگڑ رہے ہیں۔

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر با جماعت صلوات (نمازوں) میں شرک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یا محمد! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ، وَأَنْ تَغْفِرلِی وَتَرْحَمْنِی ، وَتَتُوْبَ عَلَیَّ ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً ، فَاقْبِضْنِی إِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنَ.

اور فرمایا: اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔ کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ (نماز) ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔ محبت وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی پاتے ہیں اور ارباب ذوق ووجدان کیلئے یہ ذوق وسکون کا سامان ہے۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ:

ہر انسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک دوسرے کے پاس جایا جاتا ہے۔ کسی کے ہاں اس کے عزیز وا قارب آتے ہیں تو کسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی محفل ہوا کرتی ہے۔ قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ ان مازاغ نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں۔ جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنادیا۔ بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا، ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔ آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا۔ یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہرحال زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا:

''فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ'' سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ:

اللہ رب العزت نے اپنا دستِ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کا جوبن نرالا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا دریا کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے کرم سے مکرم سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَابَيْنَ ثَدْيَيَّ:

میں نے اللہ تعالٰی کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی وسمائی قربان کردی جائے عابدین کی سجدہ ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الٰہی سے مخمور نگاہوں کی مستی اور واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کردیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ:

پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہوگیا۔

آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟ آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کرچکا ہے لیکن آج تک یہ دعوٰی کسی نے نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہوگیا۔

یہ شان اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ جب اللہ تعالٰی دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد ومنعم ہے اسکے جود وسخا وانعام واکرام عدد وحصر سے وراء ہیں۔

قادر وقیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہوگیا۔

فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہوگئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلّٰى - تَجَلِّيًا الشَّيْءُ : ظَهَرَ وَتَكَشَّفَ

تجلّی - کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجئے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ہر چیز ظاہر ومنکشف ہوگئی۔یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہوہی گیا بس علم تک بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کردیا۔

اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی وسمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف وظاہر نہ ہوئی ہو۔کوئی پردہ ایسا نہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔ بلکہ ہر چیز نے آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کردیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز منکشف ہوگئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

اس حدیث پاک میں لفظ ''لی'' قابل غور ہے۔یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں۔ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم وحکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنادیں یہ الگ بات ہے۔

اَلْکَفَّارَاتُ:

اَلْکَفَّارَةُ : هِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَعْلَةِ وَالْخَصْلَةِ الَّتِيْ مِنْ شَأْنِهَا اَنْ تُكَفِّرَ الْخَطِيْئَةَ اَىْ تَسْتُرَهَا وَتَمْحُوْهَا۔(1)

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپا لیتی ہے اور اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصلتیں ہیں جو ان کو بجا لاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپا دی جاتی ہیں اور مٹا دی جاتی ہیں۔

اَلْمَكْثُ فِى الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔

یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کردیتا ہے۔

(1) النھایۃ ۴-۱۸۹

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

اِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔اس کی معصیتوں کے داغ ختم کردیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہوکر اس کی یاد کے مزے لیتے ہیں۔صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا کرتا ہے۔

اَلْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ معاف ہونگے۔یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت محبوب ہے۔محبّ محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے
اگر ہمیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہوکر ہمیں صلاۃ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور اس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور لوحِ دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہوجاتی ہے۔

عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے گزرے گی ۔خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے ۔گویا یہ اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار ہو کر یہ کام سرانجام دینے والے ہو سکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یاد رکھنا جس خالق و مالک نے پیدا فرمایا ہے اور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی ۔

بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ "مَاتَ بِخَيْرٍ" ان امور کو سرانجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔یہ وعدہ الٰہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے ۔خیر سے وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے باایمان رخصت ہوگا ۔جس کی باایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا ۔

یاد رہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں ۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

كَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا ۔جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف پیدا ہوتا ہے ۔اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک

وصاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الٰہی کے مزے لینے والا

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

الدَّرَجاتُ :۔

جنت کے مختلف درجات ہیں ہر درجے کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ایک درجہ سے دوسرے درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین سے لے کر آسمان تک۔اللہ اکبر

یہ درجات کسے نصیب ہوتے ہیں زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنیے۔

اِفْشَاءُ السَّلَامُ :۔

جو آدمی، جو مرد مومن السلام علیکم کی خوب اشاعت کرتا ہے ہر ملنے والے کو جان پہچان ہو یا نہ ہو السلام علیکم کہتا ہے۔اور اگر کوئی پہل کر کے اسے السلام علیکم کہہ دے تو بڑی محبت سے اسے اس کا جواب وعلیکم السلام کی صورت میں دیتا ہے۔

جس خوش نصیب کی زبان پر ہر وقت السلام علیکم رہے وہ یقیناً رحمات الٰہیہ سے مالا مال ہے۔ السلام اللہ جل جلالہ کا مبارک نام بھی ہے اور اس مبارک نام کا ورد کرنے والا ہمیشہ سلامتی میں رہتا ہے۔اس جہاں ناپائیدار میں بھی سلامتی اور یہاں سے رخصتی کے وقت بھی سلامتی یعنی اس دنیا میں نعمت ایمان ہر وقت اس کے ساتھ رہتی ہے اور مرتے وقت اسی ایمان کی معیت میں عالم بالا کو پرواز کرتا ہے۔

إِطْعَامُ الطَّعَامِ:-

کھانا کھلانا۔کسی غریب ونادار کے منہ میں نوالے ڈالنا،کسی مہمان کی خدمت کرنا تھوڑی بات نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سعادت ملتی ہے اور جو بندہ مومن کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔اسے سزاوار جنت قرار دیتا ہے اور دائمی وابدی انعامات اس کا مقدر ٹھہرتے ہیں۔

جس آدمی کو کھانا کھلایا گیا نامعلوم اس کی اندرونی کیفیت کیسی ہو۔ہوسکتا ہے وہ سفید پوش ہو اس کے گھر میں چولہے میں آگ تک نہ جلتی ہو یا وہ کس درجہ پاک باطن ہو تو جو آدمی ایسے افراد کو کھانا کھلاتا ہے ان کے دلوں سے نکلی ہوئی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اور اس کھانا کھلانے والے کے بختوں کو اوج ثریا پر پہنچا دیتی ہے۔

الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ:-

رات کی تاریکی ہر طرف ہو کا عالم تاریکی نے دنیا میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔تمام انسان محو خواب ہیں،اپنے اپنے بستروں پر بے سدھ پڑے ہیں اس عالم میں ایک مرد خود آگاہ اٹھتا ہے۔اللہ کا نام لیکر اٹھتا ہے،اس وقت اٹھنے پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہے۔پھر دل نہ بھی چاہے پھر بھی وضو کرتا ہے۔نفس پر چاہے یہ لمحات کتنے ہی شاق گزریں وہ اپنی روح کو خوش کرتا ہے۔وضو کرتا ہے اس سے روح کیا خوش ہوتی ہے کہ عالم بالا کے مکیں فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں۔فرشتے کیا خوش ہوتے ہیں کہ فرشتوں کا خالق ومالک بھی خوش ہوتا ہے۔اور یہ بات بدیہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے اسے دنیا وآخرت کی تمام نعمتیں مل جاتی ہیں اور اس سے عذاب،عذاب جہنم دور،بہت دور چلا جاتا ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں وہ مرد مومن اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں بندگی کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے۔جسم کے راحت وآرام کی پرواہ کئے بغیر وہ مصلّی پر کھڑا ہو جاتا ہے،نماز تہجد ادا کرتا ہے اور نماز تہجد میں

تلاوت قرآن کا کیف لیتا ہے نوری فرشتے اس کی اس تلاوت کو بڑے انہماک سے سنتے ہیں اور اس بندہ مومن پر اللہ کے کرم کی موسلا دھار بارش دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

رات کی تاریکی میں نماز تہجد ادا کرنے والا محروم نہیں رہتا بلکہ خالق و مالک کا محبوب بن جاتا ہے وہ اس وقت جو بھی دعا مانگتا ہے اسے شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے اور اس کے دامن کو ہر مراد سے بھر دیا جاتا ہے۔

ایسے خوش نصیب آدمی کے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے اور یاد رہے درجات اس کے بلند ہوں گے جو جنت کا مستحق ہوگا تو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ رات تہجد کی نماز ادا کرنے والا نماز بعد میں پڑھتا ہے رحیم و کریم اللہ اسے جنتی پہلے بنا دیتا ہے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ یَقْتَدُوْنَ بِآثَارِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ وَیَتَحَلَّوْنَ بِسُنَنِ رَسُوْلِکَ الْعَظِیْمِ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَۃِ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ التَّحِیَّاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ۔

-☆-

حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ نماز

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصَّلَاۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلَاۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
قال الالبانی	حذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
قال الالبانی	حذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۴۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۸۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے حضرت داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے اور اسکا چھٹا حصہ سوتے اور آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے یعنی روزے کی چھٹی کرتے۔

-☆-

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۱۲)	جلد۲	صفحہ۳۳۵
قال محمود محمود محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۳۹)	جلد۱	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۹۰)	جلد۶	صفحہ۳۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۹۱)	جلد۶	صفحہ۴۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۹۲۱)	جلد۶	صفحہ۳۹۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۶۶۵)	جلد۲	صفحہ۱۷۳

روزہ اور قرآن کریم قیامت کے دن
روزہ دار اور رات تہجد پڑھنے والے کی شفاعت کریں گے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ : اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھْوَۃَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ، وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ :
مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ، قَالَ : فَیُشَفَّعَانِ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٦٦٢٦)	جلد٦	صفحہ١٨٨
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٣٨٨٢)	جلد٢	صفحہ٧٢٠
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٤٣٦)	جلد٢	صفحہ١٠
قال المنذری	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٩٨٤)	جلد١	صفحہ٥٧٩
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔

قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات قیام کیلئے سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۵
قال المنذری	صحیح علی شرط مسلم		

تہجد ادا کرنے والے خوش نصیبوں کو
اللہ تعالیٰ دل کی آنکھ سے اپنا دیدار کرواتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

كَذَبَ مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّتِيْ فَإِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّيْ ، اَلَيْسَ كُلُّ حَبِيْبٍ يُحِبُّ الْخَلْوَةَ بِحَبِيْبِهٖ ، هَا اَنَا مُطَّلِعٌ عَلٰى اَحِبَّائِيْ اِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ جَعَلْتُ اَبْصَارَهُمْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَمَثَّلْتُ نَفْسِيْ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ ، فَخَاطَبُوْنِيْ عَلَى الْمُشَاهَدَةِ ، وَكَلَّمُوْنِيْ عَلٰى حُضُوْرِيْ ، غَدًا اُقِرُّ عَيْنَ اَحِبَّائِيْ فِيْ جَنَّاتِيْ ۔

ترجمۃ:

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ آدمی جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویدار ہو جب رات آجائے تو وہ سو جائے ۔ کیا ہر محب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کو پسند نہیں کرتا ۔

رہبان اللیل صفحہ ۱۰۲۰

سن لیجئے! میں اپنے چاہنے والوں کو جانتا ہوں۔ جب ان پر رات چھا جاتی ہے تو میں ان کی آنکھیں ان کے دلوں میں کر دیتا ہوں اور اپنی ذات ان کی نگاہوں کے سامنے کر دیتا ہوں۔ پس وہ رات مجھ سے مخاطب ہوتے ہیں گویا وہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور وہ میری بارگاہ میں مجھ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ کل قیامت کے دن میں اپنی جنتوں میں اپنے چاہنے والوں کی آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔

-☆-

تہجد کی نماز قیامت کے دن
نور بن کر مومن کو گھیرے ہوئے ہوگی

قَالَ يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ:

قِيَامُ اللَّيْلِ نُوْرٌ لِلْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَسْعٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَصِيَامُ النَّهَارِ يُبْعِدُ الْعَبْدَ مِنْ حَرِّ السَّعِيْرِ [1]

ترجمہ:

حضرت یزید رقاشی - رحمۃ اللہ علیہ - نے ارشاد فرمایا:

قیام اللیل - صلاۃ تہجد - قیامت کے دن مومن کیلئے نور ہوگا جو ان کے آگے اور پیچھے رواں دواں ہوگا اور دن کو روزہ رکھنا بندہ کو جہنم کی تپش سے دور بہت دور لے جائے گا۔

-☆-

(۱) کتاب التہجد صفحہ ۱۲۸،
رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰۲

قیام اللیل میں کلمات طیبات ادا کرنا
دس لاکھ نیکی کا ذریعہ ہیں

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

مَنْ قَالَ فِی قِیَامِ اللَّیْلِ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرٍ اَوْ قَالَ : مِنَ الْاَجْرِ كَاَلْفِ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔[۱]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے قیام اللیل میں

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کہا تو اسے بطور اجر وثواب دس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔

(۱) کتاب التہجد اسنادہ حسن: صفحہ ۳۱۰ رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰۲

رات سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے والے کو
جنت میں تاج پہنایا جائے گا

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيُّ:
مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ تُوِّجَ بِهَا تَاجًا فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود بن یزید النخعی نے فرمایا:
جس آدمی نے رات میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی اسے اس کے صلہ میں جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

-☆-

سنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۵۳۹
کتاب التہجد لا ابن ابی الدنیا صفحہ ۳۵۲
رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰۱

قیامت کے دن

تہجد گزار کا چہرہ نور برسا رہا ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَيْلِ قَالَ:

قِيَامُ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ اِلَى الصَّلَاةِ نُوْرٌ يَسْعٰى بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل نے فرمایا:

رات کے وسط میں بندہ کا نماز کیلئے قیام کرنا نور ہے جو قیامت کے دن اس کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

-☆-

رات کو نماز تہجد ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ یہ مہربانی فرمائے گا کہ قیامت کے دن اس کا نور اس کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ قیامت کے دن نور نصیب ہونا صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے

کتاب التہجد　صفحہ ۱۴۳، ۱۴۱

رہبان اللیل　صفحہ ۱۰۰۱

اور جسے قیامت کے دن نور ملے گا وہ اصحاب نار - جہنم والوں - سے نہیں ہوگا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ابدی انعامات کا مستحق ٹھہرے گا اور اسے نور والی جنت میں جگہ عطا کی جائے گی۔

نور قیامت کے دن ایمان کی نشانی ہوگا۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝(1)

قیامت کے دن آپ دیکھیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا - ضوفشانی کر رہا ہوگا - اے نور والو! تمہیں مبارک ہو آج جنتوں کی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں تم ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے یہی وہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان دار ہونے کی دلیل ہے۔ نماز تہجد ادا کرنے والا، سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہونے والا وہ سعید و نیک بخت ہے جس کا ایمان محفوظ و مامون ہے۔ اسے قیامت کے دن ایسا نور نصیب ہوگا جو اس کے سامنے جگمگا رہا ہوگا کہ وہ جہاں جہاں سے گزر جائے گا وہ جگہ منور و فروزاں ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے خوش قسمت افراد کو جنت کی بشارت دی جائے گی جس جنت کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

یہ پر بہار جنتیں ان کے نیچے رواں دواں نہریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا کا پروانہ ہوں گی اور ان پر رب تعالیٰ کی لامحدود عنایات ہوں گی۔

اے اہل ایمان! آیئے نماز تہجد کو شعار بنایئے اس تہجد کے بے شمار فوائد ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن نور ملے گا یہ نور مومن ہونے کی علامت اور نجات پانے کی سند ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

(1) سورہ الحدید ۵۷-۱۲

سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o [1]

اے ایمان والو! اللہ کی جانب میں سچے دل سے توبہ کرو امید ہے تمہارا رب دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور تمہیں داخل کرے گا ایسے باغات میں جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اس روز رسوا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ (اپنے) نبی کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے۔

(اس روز) ان کا نور ایمان دوڑتا ہوگا ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! مکمل فرما دے ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

-☆-

تہجد گزار وہ خوش نصیب ہے جسے توبہ نصوحا کی سعادت میسر ہے۔ رات کو اٹھ کر اللہ الکریم کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنے والا اپنے جملہ گناہوں سے تائب ہوتا ہے اور اسے توبہ نصوحا میسر ہوتی ہے۔ تو ایسا خوش نصیب وہ ہے جس کی تمام سیئات کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس کے جملہ گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا جائے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کر دیا جائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور والوں کو رسوا نہیں کرے گا تو مفہوم بالکل واضح ہے کہ تہجد گزار ان شاء اللہ قیامت کے دن عزت و تکریم سے سرفراز ہوگا۔ اسے کوئی رسوائی و شرمندگی نہیں ہوگی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ عزت و تکریم سے جنت کی بہاروں سے شادکام ہو رہا ہوگا۔

-☆-

(۱) سورہ تحریم ۸

حسن و جمال سے لبریز
چہرے والا

قِيْلَ لِلْحَسَنِ:

مَابَالُ الْمُتَهَجِّدِيْنَ بِاللَّيْلِ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوْهًا؟ قَالَ:

لِاَنَّهُمْ خَلَوْابِالرَّحْمٰنِ فَاَلْبَسَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ.

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری - رحمۃ اللہ علیہ - سے عرض کی گئی:

کیا وجہ ہے کہ رات صلاۃ تہجد ادا کرنے والوں کے چہرے سب لوگوں سے زیادہ حسین ہوتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اس وجہ سے کہ وہ رات خلوت میں اپنے ربِّ رحمان کے پاس ہوتے ہیں اور رحمان اللہ انہیں نور پہنا دیتا ہے۔

-☆-

عقود اللؤلؤ والمرجان فی وظائف شہر رمضان رہبان اللیل صفحہ ۱۰۱

جہنم سے محفوظ و مامون

قَالَ ثَابِتُ بْنُ مَعْبَدٍ – وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ:

ثَلَاثُ أَعْيُنٍ لَا يَسْهَرْنَ فِي جَهَنَّمَ أَبَدًا: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ سَهَرَتْ بِكِتَابِ اللّٰهِ.

ترجمہ:

جناب ثابت بن معبد جو نیک و صالح لوگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں:

تین آنکھیں ایسی ہیں جو کبھی بھی جہنم میں نہ کھلیں گی۔

۱–وہ آنکھ جس نے فی سبیل اللہ پہرہ دیا۔

۲–وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی۔

۳–وہ آنکھ جو رات کو اٹھ کر تلاوت قرآن کرتی رہی۔

–☆–

کتاب الجہد صفحہ ۵۰۳

رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰۲

وہ آدمی کتنا خوش نصیب ہے جو فی سبیل اللہ پہرہ دیتا ہے صرف اور صرف اللہ ذوالجلال کو راضی کرنے کیلئے اسلام سلطنت کی حفاظت کرتا ہے۔ آج رات بھر اس کی آنکھ جاگتی ہے تو کل اللہ تعالیٰ اسے جنت کے نظارے کرائے گا اور اسے جہنم سے یوں بچائے گا کہ وہ جہنم دیکھے گی ہی نہیں۔

وہ خوش قسمت آدمی جو اسلامی سلطنت کی حفاظت وچوکیداری کرتا ہے اس پر عنایات ربانیہ کا جو بن نرالا ہے تو جو عالم دین رات بھر کتب کی ورق گردانی کرتا ہے۔ اسلام کی نظریات وعقائد کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اس پر عنایات الٰہیہ کا انداز کیا ہوگا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے خوش نصیب علماء گزرے ہیں جو رات بھر احادیث مقدسہ کی ورق گردانی کرتے رہتے تھے بلکہ حفاظت حدیث اور خدمت حدیث کا وہ سودا ان کے ذہنوں پر سمایا تھا کہ نہ انہیں اپنی صحت کا خیال رہتا نہ وقت کا خیال ہوتا نہ اہل وعیال کا خیال۔ بس ان کے ذہن میں صرف اور صرف ایک ہی چیز سمائی ہوتی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ آپ کے ارشادات مقدسہ من وعن امت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیئے جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام لکھوا دیا جائے۔

دوسری وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے باعث آنسو نکل آئیں وہ بھی قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے محفوظ ہوگی۔ یاد رہے خوف خدا سے نکلنے والا آنسو جہنم کی آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے۔ جس دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سما جائے وہ دونوں جہاں میں نیک بخت ہوتا ہے اور اس کے بختوں کو فرشتے بھی سلام کرتے ہیں۔

تیسری وہ آنکھ جو رات کو تلاوت قرآن کریم کے مزے لیتی رہی۔ رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کے پاک کلام کی تلاوت کرنا معمولی سعادت نہیں بلکہ یہ وہ دولت ہے جو کسی کسی کو عطا ہوتی ہے ایسے آدمی پر آتش جہنم حرام ہو جاتی ہے۔

تہجد گزار وہ سعید روح ہے جو قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون ہوگی۔ تہجد گزار اللہ

تعالیٰ کے کرم سے یوں مالا مال ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی آنکھ نار جہنم دیکھے گی ہی نہیں بلکہ اسے اتنی سرعت سے پل صراط سے پار کر دیا جائے گا کہ اسے احساس تک نہیں ہوگا۔

جہنم جہنم ہے اس کے تصور سے ہی بڑوں بڑوں کی آہیں نکل جاتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی جگہ ہے کہ جس آدمی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اسے داخل جہنم کیا جائے گا۔ تہجد گزار کتنا خوش نصیب ہے کہ اس کا رحیم وکریم اللہ اس سے راضی ہی راضی ہے بلکہ یوں راضی ہے کہ اسے جہنم دکھائی تک نہ جائے گی گویا اسے میدان حشر میں پہنچتے ہی داخل جنت کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے ہر اہل ایمان کا ایمان محفوظ فرمائے اور اسے طویل راتوں میں تہجد کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

نماز تہجد میں طویل قیام کرنے والے کے لئے قیامت کے دن کی طوالت آسان ہوگی

قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ:

مَنْ اَطَالَ الْقِیَامَ فِیْ صَلَاۃِ اللَّیْلِ ، ھَوَّنَ اللّٰہُ عَلَیْہِ طُوْلَ الْقِیَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

ترجمہ:

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو نماز تہجد میں لمبا قیام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن کی طوالت آسان کردے گا۔

-☆-

قیامت کا دن طویل دن ہے اس دن کی طوالت اللہ اکبر یہ دن پچاس ہزار سال لمبا دن ہے، اس دن میں سوائے خوش قسمت لوگوں کے کسی کیلئے بیٹھنے کی جگہ نہ ہوگی ۔دھوپ، شدت کی دھوپ زمین تانبے کی طرح تپ رہی ہوگی، انسان پسینوں میں شرابور ہوں گے، جلال الٰہی جوبن پر ہوگا ہر

البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷

رہبان اللیل صفحہ ۹۹۹

انسان کے سامنے اس کی ساری زندگی کے اعمال ہوں گے اور وہ اللہ ذوالجلال کے جلال سے کانپ رہا ہوگا۔ یہ طویل بہت طویل دن کیسے کٹے گا اس کی طوالت کیسے ختم ہوگی آج ہی اس کا تصور پتّہ کو پانی بنا رہا ہے۔

اس طویل دن میں طویل قیام سے نجات کے ذرائع میں سے ایک یہ ہے کہ صلاۃ تہجد میں قیام کو طویل کیا جائے، یعنی جب نماز تہجد کیلئے کھڑا ہوا جائے تو قرآن کریم کی تلاوت سے دل و جان کو معطر کیا جائے۔ یہ قیام جتنا طویل ہوگا میدان حشر کی طوالت اتنی ہی کم ہو جائے گی اور میدان حشر میں جلال الٰہی کی بجائے اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم استقبال کرے گا۔

-☆-

موت کے وقت چمکتا چہرہ

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ الَّذِیْ عَرَفَتْهُ الدَّيَاجِیْ مُتَهَجِّدًا بَكَّاءً لَمَّا كَانَ عِنْدَ الْمَوْتِ اَشْرَقَ وَجْهُهُ كَاَنَّهُ الْمَصَابِيْحُ ، وَقَالَ لِصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ:

لَوْ تَعْلَمُ مَا اَنَا فِيْهِ لَقَرَّتْ عَيْنُكَ.

ترجمہ:

حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ جنہیں رات کی تاریکیوں نے تہجد گزار اور اللہ کی بارگاہ میں بیش بہا آنسو بہانے والے کے طور پر جانا۔

جب آپ کی موت کا وقت آیا تو آپ کا چہرہ یوں چمک اٹھا جیسے نور بھری قندیلیں ہوں اور آپ نے جناب صفوان بن سلیم سے فرمایا:

اگر تمہیں معلوم ہو کہ اب مجھے کن انعامات سے نوازا جا رہا ہے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

-☆-

رہبان اللیل صفحہ ۹۹۷

جس دل میں نور ایمان ہو جس سینے میں آفتاب ایمان وایقان پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہو اور اس صاحب ایمان نے اپنے ایمان کی زندگی بھر حفاظت کی ہو اور اس ضوفشانی کرتے ہوئے ماہتاب کو زندگی بھر کسی پر عیاں نہ کیا ہو جب ایسے آدمی کا وقت آخر آتا ہے، اس پر جانکنی کا عالم طاری ہوتا ہے تو وہی آفتاب ایمان اس کے چہرے سے عیاں ہوتا ہے اور اس کا چہرہ جگمگ کرنے لگتا ہے۔

نشان مرد مومن باتو گویم چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ ان خوش قسمت افراد میں سے تھے جن کے سینے میں زندگی بھر ایمان کا آفتاب ضوفشانی کرتا رہا۔وہ اپنی زندگی کی ساری راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بندگی جھکا کر گزار گئے۔رات کی طویل گھڑیوں میں بارگاہ خداوندی میں مناجات کا کیف لے گئے۔رات رات بھر ذکر الٰہی میں وقت گزارتے خالق ومالک کو یاد کرتے اور اسی کے ذکر کے نور سے ساری رات گزار دیتے۔

رات کی تاریکیوں نے انہیں جب بھی دیکھا مصلّٰی پر بارگاہ الٰہی میں اپنی جبیں جھکاتے ہوئے دیکھا، ساری رات نوافل پڑھتے دیکھا، وقت سحر اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے دیکھا، یہ ان کے باطن میں عشق الٰہی کی آگ فروزاں تھی جو انہیں چین نہیں لینے دیتی تھی، اسی عشق الٰہی کی آگ نے انہیں کندن بنا دیا تھا۔

جب آپ کا آخری وقت آیا، دنیا سے رخصتی کا وقت آیا تو ان کا چہرہ نور علیٰ نور ہو گیا وہ چہرہ یوں چمکنے لگا جیسے کسی نے اس چہرے پر نور برساتی قندیلیں رکھ دی ہوں۔یہ چمکتا دمکتا چہرہ اعلان کر رہا تھا کہ بندہ خدا اپنی نعمت ایمان کو سلامت لے جا رہا ہے۔اپنی زندگی بھر کی کمائی کو بحفاظت بارگاہ الٰہی میں پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔یہ اپنی حیات مستعار کی ساری پونجی کو اپنے دشمن شیطان سے بچا کر لے آیا ہے۔ایسے ہی نورانی وپرکیف لمحات ہوتے ہیں جب اللہ ذوالجلال کی طرف سے پیغام آتا ہے:

يَاۤ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کریم کی طرف لوٹ جا تو رب تعالیٰ سے راضی تیرا کریم رب تجھ سے راضی ۔پس اب میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ علیہ اس آخری وقت حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ کے پاس موجود تھے حضرت موصوف نے حضرت صفوان سے فرمایا:

اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس وقت مجھے کن انعامات واکرمات سے سرفراز کیا جارہا ہے ۔عنایات ربانیہ کی کیا عمدہ مجھ پر بارش ہورہی ہے ، مجھے کیا کیا نعمتیں دی جارہی ہیں تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں ۔

اے اللہ ! اے ارحم الراحمین ! ہم سب کو اپنی حیات مستعار کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں بھی راتیں اٹھ اٹھ کر اپنی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی سعادت بخش دے ،ہمیں بھی صلاۃ تہجد کا خوگر بنا کر اپنی رضا کی دولت نصیب فرما۔

-☆-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ اِلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ۔

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۷۶)		جلد ۳۷	صفحہ ۱۴۳
قال المحققون	حدیث قوی			
ریحان الملل				صفحہ ۹۹۶

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھ کر مسکرا دے تو پھر اس بندہ سے کوئی حساب نہ ہوگا۔

-☆-

رات کی تاریکی میں نرم گرم بستر چھوڑنے والا نفس جب شدید مطالبہ کرتا ہے کہ سو جا۔ اس کے اس مطالبے کو رد کر کے ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے والا، پھر مصلیٰ پر کھڑے ہو کر بارگاہ خداوندی میں مناجات کرنے والا سر سجدے میں رکھ کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اس کا خالق و مالک اس کے اس عمل کو بڑی محبت سے دیکھتا ہے اور اسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔

اس درج بالا فرمان ذیشان کے مطابق اس سے کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔ گویا رات تہجد کی نماز ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب بن جاتا ہے کہ اس سے اس کی زندگی کا کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔

اے اللہ! اے خالق و مالک! ہمیں بھی راتوں کو اٹھ کر اپنی بارگاہ میں سجدوں کی لذت عطا فرما۔ اپنی مناجات کا وہ کیف نصیب فرما کہ جس کے صلہ میں دنیا کی فانی لذتوں سے دور بہت دور ہو کر تیری رضا کے طالب بن جائیں تو یہ سر بندگی ہمیشہ تیری ہی بارگاہ بے کس پناہ میں جھکتا رہے۔

-☆-

تہجد گزار کو دیکھ کر
اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے جیسے اسے زیبا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ اِلٰى رَجُلَيْنِ : رَجُلٌ قَامَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهٖ وَلِحَافِهٖ وَدِثَارِهٖ ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ :

مَا حَمَلَ عَبْدِيْ هٰذَا عَلٰى مَا صَنَعَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا رِجَاءَ مَا عِنْدَكَ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ فَيَقُوْلُ :

فَاِنِّيْ قَدْ اَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا ، وَاَمَّنْتُهٗ مِمَّا يَخَافُ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۵)	جلد۱	صفحہ ۴۸۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۰)	جلد۱	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے:

ایک وہ آدمی جو ٹھنڈی رات میں اپنے بستر، اپنے لحاف اور اپنی چادر سے اٹھ کھڑا ہوا، وضو کیا پھر نماز ادا کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو کس چیز نے مجبور کیا جو اس نے سرانجام دیا؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! جو انعامات تیرے پاس ہیں ان کی امید کرتے ہوئے اور جو تیرے پاس عذاب ہے اس سے ڈرتے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جس چیز کی وہ امید رکھتا ہے میں نے وہ اسے عطا فرما دی اور جس چیز سے وہ ڈر رہا ہے میں نے اسے اس سے محفوظ فرما لیا۔

-☆-

حضرت ابوامامہ -رضی اللہ عنہ- کا
قابل رشک عمل

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى اَبِيْ اُمَامَةَ فَقَالَ:

اِنِّيْ اَتَانِيْ آتٍ فَقَالَ : اعْمَلْ مِثْلَ عَمَلِ اَبِيْ اُمَامَةَ ، فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ :

وَمَا عَسٰى يَبْلُغُ عَمَلُ اَبِيْ اُمَامَةَ ؟ اُصَلِّي الْخَمْسَ وَاَصُوْمُ رَمَضَانَ وَثَلَاثَةً مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَاِذَا صَوَّتَتِ الطَّيْرُ صَوَّتُّ مَعَهَا – يَعْنِي : مِنَ السَّحَرِ.

ترجمہ:

جناب ربیع بن عتبہ کا بیان ہے:

ایک آدمی حضرت ابوامامہ کے پاس آیا اس نے عرض کی:

میرے پاس خواب میں ایک آنے والا آیا اس نے کہا: جیسے ابوامامہ عمل کرتے ہیں ایسے تم

کتاب الجہد صفحہ ۳۵۸

رہبان اللیل صفحہ ۹۸۵

کرو۔ حضرت ابوامامہ نے فرمایا:

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابوامامہ کا عمل یہاں تک پہنچ جائے۔

میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں، اور ہر مہینہ تین روزے رکھتا ہوں ۔اور جب سحری کے وقت پرندے بولتے ہیں تو میں بھی اٹھ کر اپنے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجاتا ہوں۔

-☆-

جوخوش نصیب فرائض کے ساتھ ساتھ سنن بھی ادا کرے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مالا مال ہے۔اس کی جھولی خالی نہیں بلکہ اس کی جھولی عنایات ربانیہ کے ہیروں اور جواہرات سے بھر پور ہے۔احکام شرعیہ کا پابند آدمی ایسا خوش نصیب ہے کہ عالم دنیا ہی نہیں بلکہ عالم بالا کے مکیں بھی اس کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

جناب ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل مبارک بظاہر ایسا نہیں کہ اس بلند درجہ تک پہنچ جائے کہ دیگر لوگوں کو کہا جائے کہ ان جیسا عمل کرو تا کہ تم پر بھی انوار الہیہ نازل ہوں لیکن اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو واقعی ان کا عمل اس قابل ہے کہ اس کی تقلید کی جائے۔فرائض کے ساتھ نوافل کا التزام یہ انسان کو قرب الٰہی کی منازل طے کرواتا ہے، اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کی سند دلاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اگر سحری کے نور بھرے لمحات میں سر سجدہ میں رکھ کر مناجات کا کیف لیا جائے، خدائے رحمان ورحیم کو یاد کیا جائے اور دل کی گہرائیوں سے یاد کیا جائے تو یہی عمل انسان کو مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیتا ہے اور اس کے بختوں کا ستارہ وہاں چمکتا ہے جہاں کسی عام آدمی کی رسائی نہیں۔

یہی ہمارے بزرگ ہیں جن کے پیارے طریقے کو اپنانا چاہئے ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی کی منزلیں طے کرنی چاہئیں۔یقیناً ایسا آدمی اللہ الکریم کے کرم سے محروم نہیں رہتا بلکہ اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں۔

وقت تہجد نماز پڑھنے والے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دعا فرماتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

تَهَجَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِیْ بَيْتِیْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – فَقَالَ:

يَاعَائِشَةُ صَوْتُ عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ هٰذَا ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ :

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا.

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

صحیح: صححہ ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ فی ترجمۃ عباد بن بشر، رہبان اللیل صفحہ ۹۸۴

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر نماز تہجد ادا فرمائی تو اس دوران آپ نے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے عائشہ ! کیا یہ عباد بن بشر کی آواز ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ ! آپ نے ارشادفرمایا:

اے اللہ !اس کی مغفرت کردے۔

اور ایک روایت میں آپ نے یوں دعا مانگی۔

اے اللہ ! عباد پر رحم فرما۔

-☆-

وقت تہجد عرش الٰہی وجد کرتا ہے

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ اَلْجَرِيْرِيُّ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَلْبَصْرِيُّ :
بَلَغَنَا اِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :
اَىُّ اللَّيْلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَا اَدْرِىْ اِلَّا اَنَّ الْعَرْشَ يَهْتَزُّ مِنَ السَّحَرِ.

ترجمہ:

حضرت سعید بن ایاس جریری ابو مسعود بصری فرماتے ہیں:
ہم تک یہ خبر پہنچی کہ
حضرت داود علیہ السلام نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا:
رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا:
میں نہیں جانتا مگر اتنا معلوم ہے کہ سحری کے وقت عرش بھی حرکت کرتا ہے۔

الزہد لاحمد بن حنبل	صفحہ ۱۱۳
کتاب التہجد لابن ابی الدنیا	صفحہ ۳۶۸
رہبان اللیل	صفحہ ۹۸۴

تہجد گزار پر سحری کے وقت
آسانی سے نیکیاں نچھاور کی جاتی ہیں

قَالَ مُحَمَّدُبْنُ قَيْسٍ اَلْمَدَنِيُّ:

بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلصَّلَاةِ تَنَاثَرَ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ اِلٰى مَفْرَقِ رَأْسِهٖ، وَهَبَطَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِهٖ ، وَاسْتَمَعَ لَهٗ عُمَّارُ دَارِهٖ وَسُكَّانُ الْهَوَاءِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَجَلَسَ فِي الدُّعَاءِ اَحَاطَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ تُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهٖ فَاِنِ اضْطَجَعَ بَعْدَ ذٰلِكَ نُوْدِيَ :

نَمْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ مَسْرُوْرًا ، نَمْ فَخَيْرُ نَائِمٍ عَلٰى خَيْرِ عَمَلٍ۔

ترجمہ:

جناب محمد بن قیس مدنی نے فرمایا:

بندہ جب رات تہجد کی نماز شروع کرتا ہے تو افق آسمان سے اس کے سر پر نیکیاں نثار کی جاتی

کتاب التہجد　صفحہ ۱۲۹،۱۳۰

رہبان اللیل　صفحہ ۹۸۳

ہیں اور فرشتے اس کی قراءت سننے کیلئے آتے ہیں ۔اس کے گھر میں سکونت اختیار کرنے والے فرشتے اور ہوا میں رہنے والے فرشتے اس کی تلاوت کو غور سے سنتے ہیں ۔جب وہ نماز تہجد سے فارغ ہو جاتا ہے اور دعا کرنے بیٹھتا ہے تو فرشتے اسے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں ۔اگر وہ نماز تہجد اور دعا مانگنے کے بعد سو جائے تو اسے ندا دی جاتی ہے:

آنکھیں ٹھنڈی کر کے اور خوشی و مسرت سے سو جا۔

اچھا و بہتر عمل کر کے اچھی نیند سونے والے سو جا۔

-☆-

مصادر ومراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا

دار ابن کثیر بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ھشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۔ صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم

موسسۃ عزالدین بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۵۔ صحیح مسلم

تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبۃ دار الخیر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۲ء

۶۔ سنن الترمذی

للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء

دار الفکر بیروت / طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۔ صحیح سنن الترمذی

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۸۔ الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبداللطیف حرزاللہ

دارالرسالۃ العالمیۃ/۲۰۰۹ء

۹۔ الجامع الکبیر للترمذی

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف

دارالجیل بیروت، دارالغرب الاسلامی بیروت

الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۰۔ سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۱۔ صحیح سنن النسائی

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۲۔ سنن ابی داود

للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۳۔ صحیح سنن ابی داود

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۴۔ سنن ابی داود

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مکتبۃ دارالرسالۃ العالمیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۵۔ سنن ابن ماجہ
لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ
تحقیق بشار عواد معروف
مکتبہ دار الجیل بیروت -لبنان -/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۱۶۔ سنن ابن ماجہ
تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۷۔ صحیح سنن ابن ماجہ
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۱۸۔ سنن ابن ماجہ
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام
دار الرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۱۹۔ سنن ابن ماجہ انگلش
تحقیق: الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی
مکتبۃ دار السلام / طبع ۲۰۰۷ء

۲۰۔ السنن الکبریٰ
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق محمد عبد القادر عطا
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۱۔ شعب الایمان
الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق: ابو ہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

دارالکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۲۔ الجامع لشعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: الدکتور عبدالعلی عبدالحمید حامد

مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۳۔ صحیح ابن حبان

لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۲۴۔ التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان

للعلامۃ ناصرالدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ

دارباوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۵۔ شرح السنۃ

للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنؤوط

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۲۶۔ مصابیح السنۃ

اللامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: یوسف المرعشلی محمد سلیم ابراہیم سمارہ۔ جمال حمدی الذھبی

دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۲۷۔ صحیح ابن خزیمہ

للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری المتوفی ۳۱۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۲۸۔ مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۲۹۔ المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی

(مطبع و سن طباعت مرقوم نہیں)

۳۰۔ المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دارالفکر عمان اردن/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۱۔ المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۳۲۔ مسند الامام احمد

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر-حمزہ احمد الزین

دارالحدیث قاھرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۳۔ مسند الامام احمد

تحقیق: شعیب الارنووط-عادل مرشد

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۴۔ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی

شرح: احمد عبد الرحمٰن البنا

دار احیاء التراث العربی بیروت-لبنان-

۳۵۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف

للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: عبد الصمد شرف الدین

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۶۔ مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی

تحقیق: ناصر الدین الالبانی

دار ابن قیم-دار ابن عفان

۳۷۔ الترغیب والترھیب

للحافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی

دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، موسسۃ علوم القرآن

طبع ۱۹۹۶ء

۳۸۔ تھذیب الترغیب والترھیب

محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی

دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۹۔ صحیح الترغیب والترھیب

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۰۔ سنن الدارمی

للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: فواز احمد زمرلی - خالد السبع العلمی

دار الکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۴۱۔ سنن الدارمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دار المغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۲۔ فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی

تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ھاشم الغمری

دار البشائر الاسلامیۃ بیروت - لبنان -/المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ

الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۴۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشھیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ

دار المعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۵۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل

دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان -/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۴۶۔ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبھانی

تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا

دار الکتب العلمیۃ بیروت

۴۷۔ الموطا للامام محمد

نور محمد اصح المطابع کراچی پاکستان/طبع ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء

۴۸۔ مجمع الزوائد

للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

موسسۃ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

۴۹۔ بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد

عبد اللہ محمد درویش

دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۰۔ المستدرک للحاکم

للامام ابی عبد اللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

المکتبۃ العصریۃ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۰ء

۵۱۔ التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دار المعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۲۔ المستدرک

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابو عبد اللہ عبد السلام علوش

دار المعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۳۔ مختصر المستدرک

للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ

تحقیق: عبد اللہ بن حمد اللحیدان

۵۴۔ الادب المفرد
محمد بن اسماعیل البخاری
دار الکتب العلمیہ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۵۔ صحیح الادب المفرد
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
دار الصدیق السعودیہ/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۶۔ معرفۃ السنن والآثار
للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

۵۷۔ المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبد الرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی ۲۱۱ھ
تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۵۸۔ سنن الدار قطنی
للحافظ علی بن عمر الدار قطنی المتوفی ۳۸۵ھ
تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۵۹۔ شرح مشکل الآثار
للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۰۔ جامع الاصول
لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق عبد القادر الارنؤوط

دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء

۶۱۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

تحقیق: ایمن صالح شعبان

دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۶۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۶۳۔ کنز العمال

للعلامہ علاء الدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۶۴۔ المسند الجامع

بشار عواد معروف

۶۵۔ الموطا

لامام دار الھجرۃ مالک بن انس

تحقیق: محمد فواد عبد الباقی

دار الحدیث القاھرۃ/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۶۶۔ الدر المنثور

للامام جلال الدین بن عبد الرحمٰن السیوطی

مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران

۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

للعلامہ نور بخش توکلی

فضل نور اکیڈمی

٦٨۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین
العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی
دار الفکر

٦٩۔ فتح الباری
للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ٨٥٢ھ
دار نشر الکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/طبع ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء

٧٠۔ فتح الباری
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ٨٥٢ھ
تحقیق عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ١٤٢١ھ/ ٢٠٠٠ء

٧١۔ انفاس العارفین
للمحدث الدھلوی الشاہ ولی اللہ
نوری بکڈپو لاہور

٧٢۔ تاریخ بغداد
لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ٤٦٣ھ
دار الکتب العلمیہ بیروت

٧٣۔ الفائق فی غریب الحدیث
للعلامہ الزمخشری

٧٤۔ النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر
للامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر المتوفی ٦٠٦ھ
تحقیق: طاھر احمد الزاوی ، محمود محمد الطناحی
مؤسسۃ اسماعیلیان للطباعۃ والنشر والتوزیع ایران

۷۵۔ التمہید
الامام الحافظ لابن عبد البر الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ
المکتبۃ القدوسیہ لاہور پاکستان

۷۶۔ عمل الیوم واللیلۃ
الامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ
دار الکلم الطیب

۷۷۔ ضیاء القرآن
لضیاء الامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ کراچی۔

۷۸۔ التفسیر الکبیر
للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔

۷۹۔ مجمع بحار الانوار
محمد طاہر پٹنی

۸۰۔ معانی القران
للزجاج

۸۱۔ التفسیر البیضاوی
لناصر الدین ابی الخیر عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی الشافعی البیضاوی
دار الکتب العلمیہ بیروت/دار النفائس ریاض

۸۲۔ التفسیر المظہری
للقاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی
بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

۸۳۔ جامع البیان فی تاویل آی القرآن
الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
دار احیاء التراث العربی/ دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

۸۴۔ مسند الشھاب
للقضاعی

۸۵۔ کتاب الزھد
لامام وکیع ابن الجراح
تحقیق: عبد الرحمٰن عبد الجبار الفریوائی
مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ

۸۶۔ جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبد الفتاح سید
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۲۰۰۰ء

۸۷۔ السنن الکبری
للامام ابی عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ
تحقیق: حسن عبد المنعم
مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء

۸۸۔ جواھر البحار فی فضائل النبی المختار-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی المتوفی ۱۳۵۰ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۹۸ء

۸۹۔ الکتاب المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراھیم ابی شیبۃ المتوفی ۲۳۵ھ
تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراھیم بن محمد

الفاروق الحدیثۃ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۹۰۔ التفسیر الکامل
تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الدمشقی
المعروف بابن تیمیۃ التوفی ۷۲۸ھ
تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمروی
دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۲ء

۹۱۔ المفردات فی غریب القرآن
ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف الراغب الاصفہانی
دارالمعرفۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۱ء

۹۲۔ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی التوفی ۴۵۸ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۸۵ء

۹۳۔ المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی
للامام شمس الدین عبداللہ محمد بن محمد الانصاری القرطبی
تحقیق: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقی
المکتبۃ العصریۃ بیروت-لبنان

۹۴۔ المقصد الاسماء فی شرح الاسماء الحسنی
احمد بن احمد البرنسی المغربی بزروق
دارالبیروتی

۹۵۔ لوامع البینات شرح اسماء اللہ تعالی والصفات
للامام فخر الدین محمد بن عمر الخطیب الرازی التوفی ۶۰۶ھ

۹۶۔ مکتوبات امام ربانی
محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
للعلامۃ ابی الفضل شہاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ
دار احیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۹۸۔ اثبات النبوۃ
لمحبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۔ المنقذ من الضلال
للامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی
ترجمہ: عبدالرسول ارشد ایم اے
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور-کراچی

۱۰۰۔ عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ
للشیخ احمد بن یوسف بن عبدالدائم المعروف بالسمین الحلبی المتوفی ۷۵۶ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۹۶ء

۱۰۱۔ مسند ابی یعلی الموصلی
للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التیمی المتوفی ۳۰۷ھ
تحقیق: حسین سلیم اسد
دار الثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع ۱۹۹۲ء

۱۰۲۔ المنجد لویس مالوف-

۱۰۳۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دار الثقافۃ العربیۃ دمشق-بیروت-/الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء

۱۰۴۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ المحدث محمد عبدالروف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۱۰۵۔ الاذکارالمنتخبۃ من کلام سیدالابرار

الامام الحافظ محیی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان

۱۰۶۔ جامع العلوم والحکم

لابن رجب الحنبلی

۱۰۷۔ مسند البزار

۱۰۸۔ سنن الدارقطنی

الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۱۰۹۔ المحیط فی اللغۃ

۱۱۰۔ المعجم الوسیط

ابراہیم مصطفیٰ ، احمد حسن الزیات ،حامد عبدالقادر،محمد علی النجار

المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول-ترکیا-

۱۱۱۔ کتاب تہذیب التہذیب

لشیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

نشر السنۃ الفضل مارکیٹ ملتان

۱۱۲۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

الحافظ شرف الدین عبدالمؤمنین بن خلف الدمیاطی

مکتبۃ السوادی للنشر والتوزیع

۱۱۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ

لابی عمر یوسف بن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ

تحقیق: ابی الاشبال الزھیری
دار ابن الجوزی - ریاض / جدہ / طبع ۱۹۹۸ء

۱۱۴۔ ہکذا یعلم الربانیون
لمحمد ادیب الصالح
المکتب الاسلامی - بیروت - / طبع ۲۰۰۷ء

۱۱۵۔ مسند الحمیدی
لامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القریشی
تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی
دار المامون للتراث / دار المغنی للنشر والتوزیع

۱۱۶۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ
لامام الحافظ شھاب الدین ابی الفضل احمد بن محمد ابن حجر العسقلانی التوفی ۸۵۲ھ
تحقیق: ابی بلال غنیم بن عباس بن غنیم
دار الوطن / طبع ۱۹۹۷ء

۱۱۷۔ تاریخ دمشق
الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر التوفی ۵۷۱ھ
تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمری
دار الفکر للطباعت والنشر والتوزیع / طبع ۱۹۹۵ء

۱۱۸۔ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور
الامام برھان الدین ابی الحسن ابراھیم بن عمر البقاعی التوفی ۸۸۵ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان - / طبع ثانیہ ۲۰۰۶ء

۱۱۹۔ تفسیر المنار
محمد رشید رضا
دار المعرفۃ بیروت - لبنان

۱۲۰۔ البدایہ والنہایہ
للامام الحافظ المفسر ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ
المکتبۃ القدوسیۃ لاھور/الطبعۃ الاولی ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴ء

۱۲۱۔ کنوز الدعوۃ الی اللہ واسرارھا
الشیخ یوسف خطار محمد
تنفیذ: مطبعۃ نضر - دمشق - حصۃ - جانب جامع الطاووسیۃ

۱۲۲۔ احیاء علوم الدین
لامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ
دار الفکر دمشق/طبع ۲۰۰۶ء

۱۲۳۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ
محمد ناصر الدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۱۲۴۔ حرمۃ اھل العلم
محمد احمد اسماعیل المقدم
دار العقیدۃ الاسکندریہ/الطبعۃ السابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۲۵۔ سیر اعلام النبلاء
لامام ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی ۷۴۸ھ
بیت الافکار الدولیۃ

۱۲۶۔ تفسیر ابن کثیر
للامام ابی الفداء عماد الدین الحافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ
مکتبہ دار السلام

۱۲۷۔ الجامع الاحکام القرآن تفسیر القرطبی
لابی عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی

تحقیق: عبد الرزاق المهدی/ دار الکتب العربی بیروت

الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۹ء

۱۲۸۔ تنبیہ الغافلین

لامام محی الدین ابی زکریا احمد بن ابراہیم ابن النحاس الدمشقی

مکتبۃ عباد الرحمٰن مصر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۲ء

۱۲۹۔ المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دار الوطن للنشر/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۱ء

۱۳۰۔ مدارج السالکین

لابن قیم الجوزیۃ ۷۵۱ھ

دار التوزیع والنشر الاسلامیۃ / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۱۔ مختصر قیام اللیل

لابی عبد اللہ محمد بن نصر المروزی

حدیث اکادمی فیصل آباد

۱۳۱۔ الاحادیث المختارۃ

ضیاء الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن الحنبلی المقدسی ۶۴۳ھ

مکتبۃ الاسلامی مکتبۃ المکرمۃ/ الطبعۃ الخامسۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۲۔ سو بڑی زاہد خواتین اور ان کی سردار فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۳۔ سو بڑے زاہدین

محمد صدیق المنشاوی/ ترجمہ مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۴۔ مجمع الاحباب
للشیخ الامام العالم الورع الشریف محمد بن الحسن بن عبداللہ الحسینی الواسطی ۷۷۶ھ
دارالمنہاج/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۵۔ نزھۃ الفضلاء تہذیب سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی
لمحمد بن حسن بن عقیل موسی الشریف
دار ابن کثیر بیروت دمشق
الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۳۶۔ صلاح الامۃ فی علو الھمۃ
للدکتور سید بن حسین العفانی
مؤسسۃ الرسالۃ/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۷۔ رہبان اللیل
للدکتور سید بن حسین العفانی
دار الکیان الریاض/طبع ۲۰۰۴ء

۱۳۸۔ کتاب التھجد لابن ابی الدنیا
للحافظ الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد القرشی ۲۸۱ھ
المکتبۃ العصریۃ بیروت/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۳۹۔ الآداب الشرعیۃ
للامام العلامۃ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن مفلح المقدسی الحنبلی
تحقیق: بشیر محمد عیون
مکتبۃ دارالبیان الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۰۔ موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لصالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و

عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن بن ملوح
مؤسسة دار الوسيلة للنشر والتوزيع/الطبع ۱۹۹۸ء

۱۴۱۔ صفوة الصفوة
للامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن الجوزی
تحقیق: احمد بن علی
دار الحدیث القاہرۃ/الطبع ۲۰۰۰ء

۱۴۲۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید
لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ
مکتبۃ ابن عباس/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۱۴۳۔ الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء
للشریف فھد بن احمد المھدلی

۱۴۴۔ کتاب الزھد
للامام ھناد بن السری الکوفی المتوفی ۲۴۳ھ
تحقیق: عبد الرحمٰن بن عبد الجبار
دار الخلفاء للکتاب الاسلامی/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۵ء

۱۴۵۔ کتاب الزھد
للامام ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ
تحقیق: الشیخ محمد احمد عیسیٰ
دار الغد الجدید المنصورۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۴۶۔ موت کے سائے
عبد الرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
رحمانیہ دار الکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۲ء

۱۴۷۔ عالم برزخ

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

رحمانیہ دار الکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۲۰۰۰ء

۱۴۸۔ احوال القبور

لعبد الحمید کشک

۱۴۹۔ المعجبات

۱۵۰۔ کتاب القبور

للحافظ ابن ابی الدنیا القرشی المتوفی ۲۸۱ھ

مکتبۃ الغرباء الاثریۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۰ء

۱۵۱۔ این نحن من ھؤلاء

لعبد الملک القاسم

دار القاسم الریاض

۱۵۲۔ مجالس الابرار

۱۵۳۔ رحلۃ الخلود والدار الآخرۃ

للدکتور مصطفیٰ مراد

دار الفجر للتراث خلف الجامع الازھر/ طبع ۲۰۰۵ء

۱۵۴۔ سکب العبرات للموت والبشر والسکرات

للدکتور سید بن حسین العفانی

مکتبۃ معاذ بن جبل/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۴ء

۱۵۵۔ مکاشفۃ القلوب

للامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی

ترجمہ: علامہ ابو انس چشتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز/ طبع ۲۰۰۲ء

۱۵۶۔ المنتقی من کتاب التذکرۃ باحوال الموتی
لامام ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی المتوفی ۶۷۱ھ
مکتبۃ دار المنہاج / الطبعۃ الاولی ۱۴۲۶ھ

۱۵۷۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور
للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق: یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر دمشق / الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۸۔ دیوان ابی العتاھیۃ
دار الکتاب العربی / الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۹۔ تاریخ الاسلام للذھبی
للحافظ المؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری
دار الکتاب العربی / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۶۰۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف
للحافظ ابن رجب الحنبلی
دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان / طبع ۱۹۹۷ء

۱۶۱۔ خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
ترجمہ: حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
اتفاق پبلی کیشنز

۱۶۲۔ احوال الابرار عند الاختصار

۱۶۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد
محمد بن سعد بن منیع الزھری المتوفی ۲۳۰ھ

داراحیاء التراث العربی/طبع ۱۹۹۶ء

۱۶۴۔ کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا
لابی بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا المتوفی ۲۸۱ھ
تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف
دارابن حزم/الطبعۃ الثانیہ ۲۰۰۰ء

۱۶۵۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال
للحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ
تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف
مؤسسۃ الرسالۃ/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۲ء

۱۶۶۔ تاریخ بغداد او مدینۃ السلام
للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دارالباز للنشر والتوزیع

۱۶۷۔ معالم التنزیل
للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی المتوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: عبدالرزاق المھدی
داراحیاء التراث العربی/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۵ء

۱۶۸۔ الزھد والرقائق لابن المبارک
للامام شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی
تحقیق: الشیخ احمد فرید
دارالعقیدہ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۴ء

۱۶۹۔ کتاب الروح
للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ
ترجمہ محمد شریف نوری نقشبندی

شبیر برادرز/ الطبعة الاولی ۱۹۹۷ء

۱۷۰۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ

دار المعرفۃ بیروت - لبنان/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۳ء

۱۷۱۔ عمل الیوم واللیلۃ

لابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن السنی

تحقیق: جلمی بن محمد بن اسماعیل الرشیدی

دار الکلم البصرۃ الاسکندریہ/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۷۲۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: سامی انور جاھین/ دار الحدیث القاہرہ

الطبع: ۲۰۰۷ء

۱۷۳۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: الدکتور محمد بن محمد حسن البخاری

مکتبہ: دار البشائر الاسلامیہ/ الطبع: ۱۹۸۷ء

۱۷۴۔ جامع صحیح الاذکار

محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبہ دار المؤید/ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۷۵۔ صحیح الاذکار من کلام خیر الابرار

لابی عبید ماھر بن صالح آل مبارک

مکتبہ: دار علوم السنۃ/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۹۹۸ء

☆☆☆

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
1	فضیلتِ علم	07
2	علم کا حاصل کرنا فرض ہے	10
3	لوگ جتنا کھانے پینے کے محتاج ہیں علم کے اس سے زیادہ محتاج ہیں	11
4	اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا سوال کیجئے	12
5	علم سے مراد وہ علم ہے جو انسان کو دین کے معاملہ میں نفع دے	14
6	حصولِ علم نافع کیلئے ضروری ہے پہلے نیت پھر غور سے سننا، سمجھنا، یاد کرنا پھر اس پر عمل کرنا اور اس علم کو پھیلانا	16
7	اہل علم کا درجہ بلند ہے ان سے جن کے پاس علم نہیں	17
8	علم نافع	18
9	لوگوں کو علم سکھانا افضل عبادت ہے	20
10	علماء شہر میں روشنی کے منار ہیں ان سے ہدایت کا نور اخذ کیا جاتا ہے	21
11	عالم باعمل مستجاب الدعوات ہے	22
12	عالم جب تک علم حاصل کرتا رہے عالم رہتا ہے	24
13	عالم کو مزید علم کی جستجو میں رہنا چاہیے	25
14	آدمی پہلے دن عالم پیدا نہیں ہوتا بلکہ علم سیکھنے سے آتا ہے	26
15	قبر کی دیواروں تک علم حاصل کیجئے	27
16	اس امت کو علم صحابہ کرام علیہم الرضوان سے آیا ہے	28
17	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال سنت مبارکہ ہیں	30

18	اللہ تعالیٰ علم دے تو اس پر عمل کرو	32
19	اللہ کی رضا کیلئے علم حاصل کرنے والے کو وہ علم دیتا ہے جس کی اسے احتیاج ہوتی ہے	33
20	علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اللہ تعالیٰ سے علماء ہی ڈرتے ہیں	34
21	دین کا علم قسمت والے کو ملتا ہے	36
22	عالم میٹھا چشمہ	38
23	حصول علم کی خاطر سفر کرنے والے کے لئے جنت تک راستہ آسان ہوجاتا ہے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور اسکو سمجھنے کے لئے درس لینے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں سکینت نازل ہوتی ہے رحمت ڈھانپ لیتی ہے	39
24	ایک حدیث پاک کیلئے کئی کئی رات اور دن سفر کرنا	43
25	نور بھری مجالس	44
26	عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں	45
27	معلم خیر -خیر کی تعلیم دینے والے- کے لئے ہر چیز حتی کہ سمندر میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں یا بارگاہ الٰہی میں سفارش کرتی ہیں	49
28	معلم خیر کے لئے زمین کے جانور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں	50
29	امام احمد بن حنبل کا ارشاد	52
30	علم سے محبت کی بنا پر طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں	53
31	جس نے کسی کو علم سکھایا جس نے کسی کو قرآن کا وارث بنایا اس کے مرنے کے بعد بھی اسے قبر کے اندر اجر وثواب ملتا رہتا ہے	5
32	علم افضل ہے بہترین دین گناہوں سے بچنا ہے	57
33	علماء کی عزت وتوقیر	60
34	جو خوش نصیب گھر سے نکلا علم حاصل کرنے کے لئے کہ کہیں اسکی موت جہالت پر نہ ہویا	61

	سنت زندہ کرنے کے لئے کہ کہیں سنت ختم نہ ہو جائے اسے نفع اٹھانے والے مجاہد فی سبیل اللہ کا ثواب ملتا ہے	
35	حصول علم کیلئے گھر سے نکلنے والا فی سبیل اللہ-اللہ کی راہ میں-نکلا ہے	63
36	علم دین کا طلب کرنا رضائے الٰہی کی نیت سے یا اس نفلی عبادت سے بہتر ہے جو رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو	64
37	جب نیت صحیح ہو تو کوئی عمل علم حاصل کرنے سے افضل نہیں	65
38	حرمتِ علم	66
39	درس حدیث دیتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری رہتے	69
40	علماء کی تین اقسام	70
41	عالم ربانی	71
42	علم حاصل کیجئے علم دنیا و آخرت میں عزت ہے	73
43	اہل علم سے علم لکھ لیا کرو	74
44	علم حاصل کیجئے کل تم سے علم حاصل کیا جائے گا	76
45	اولی الامر سے مراد وہ علماء ہیں جو لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہیں	78
46	علم حاصل کیجئے اگر مال ہے تو علم حسن و جمال دے گا اگر مال نہیں تو علم مال دے گا	80
47	علم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث ہے	81
48	دلوں کی اصلاح علماء کی محافل میں ہے	83
49	علم حاصل کرنا کمال تقوی ہے	84
50	دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے سوائے ذکر الٰہی کے جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے علم سکھانے والے عالم اور علم سیکھنے والے طالب علم کے	85
51	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ علم والے کو مقدم رکھتے تھے	87
52	دنیا میں حسنہ علم اور عبادت ہے آخرت میں حسنہ جنت ہے	89
53	خیر سے لبریز بات سکھانا مال خرچ کرنے سے افضل ہے	91
54	حدیث پاک کی محفل میں بیٹھنے والے کی برکت سے رزق ملتا ہے	93

55	خیر و بھلائی کی تعلیم جہنم کی آگ سے بچاتی ہے	95
56	علماء کو اذیت و تکلیف نہ دو	96
57	عالم باعمل کا دنیا سے اٹھ جانا ابلیس کو بہت اچھا لگتا ہے	97
58	لوگوں کو علم سکھانے والا اور خود عمل نہ کرنے والا شمع کی طرح ہے جو اوروں کو روشن کرتی ہے خود اپنے وجود کو جلاتی ہے	98
59	بے عمل عالم چراغ ہے لوگوں کو روشنی دیتا ہے خود جلتا ہے	100
60	طالب علم رات اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے	102
61	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر جلنے سے محفوظ رہی	103
62	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار سیلاب کی تباہ کاری سے محفوظ رہا	105
63	حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جائے نماز آگ میں جلنے سے محفوظ رہا	106
64	حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے بیس سال سے بستر پر پڑی بوڑھی عورت اٹھ کھڑی ہوئی	108
65	محدثین کی قبر سے نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے	110
66	علم عمل کیلئے ہے فخر و مباہات کیلئے نہیں	112
67	علم عمل کرنے کیلئے ہے	114
68	بے عمل عالم	116
69	طالب علم پر شفقت کیجئے اور اس کیلئے جگہ کشادہ کیجئے	117
70	مجالس اور مساجد کو علم کے نور سے آباد کیجئے	119
71	شفیق و رحیم معلم	120
72	علم حاصل کیجئے کل تمہیں علم پھیلانا ہے	121
73	علماء سے علم سیکھئے	122
74	علم تخت پر بٹھاتا ہے	123
75	علم سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں	124
76	رضائے الٰہی کیلئے مذاکرہ علم عبادت بلکہ افضل عبادت ہے	126
77	علماء کا ادب و احترام	128

78	علم اس امت کا طبیب ہے	129
79	بے عمل عالم کی نصیحت بے کار	130
80	علماء کی عقوبت دل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا ہے	131
81	جس عالم کو دنیا کھلونا بنا دے وہ قابل ترس ہے	132
82	**دعوت یعنی بیگانوں کو دین اسلام کی طرف بلانا اپنوں کو دین اسلام پر عمل کرنے کیلئے کہنا**	133
83	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہتر اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں	135
84	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہ دعوت دیجئے	138
85	دعوت فرائض نبوت میں سے	141
86	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتے ہیں	144
87	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی آیات کی تلاوت فرماتے تزکیہ نفس کرتے ہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور اس چیز کا علم دیتے ہیں جو وہ نہیں جانتے	146
88	دعوت انبیاء کرام علیہم السلام کا وظیفہ	148
89	حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت	149
90	انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی امتوں کو حکم دیا کہ وہ داعی بن جائیں	150
91	دعوت الی اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کا طریقہ وشیوہ ہے	152
92	دعوت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس امت پر فرض ہے	153
93	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی حاضر موجود غیر حاضر اور غائب کو میرا ارشاد پہنچا دے	155
94	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت دعوت پر	158
95	عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں	160
96	دعوت حکمت کے ساتھ اور عمدہ حسین وعظ ونصیحت کے ساتھ	163

97	خسارہ ونقصان سے پاک لوگ	164
98	دعوت دینے والی جماعت کا وجود ضروری ہے	167
99	دعوت مومنوں کے لئے فائدہ مند	169
100	بدی کو مٹاو یجئے قوت بازو سے زبان سے یا دل سے	170
101	سب سے بہتر افضل امت	174
102	ہر قوم اور قبیلہ سے چند افراد دعوت کے لئے مخصوص ہونے چاہیے	176
103	دعوت متقیوں کی صفت ہے	178
104	عباد الرحمٰن کی دعا اے اللہ! ہمیں متقین کا امام بنادے	181
105	علم بکھیرنے والا عالم قابل رشک ہے	182
106	فلاح پانے والا	185
107	دعوت سراپا خیر وبرکت دعوت دینے والا اجر عظیم کا حقدار	187
108	دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے لبریز ہے اور دوسروں کا دامن بھی بھر دیتا ہے	189
109	عوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے سرسبز وشاداب	191
110	سچے داعیہ-دعوت دینے والے-کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے نور ملتا ہے جس سے تمام راہیں روشن ہوجاتی ہیں	194
111	دعوت دینے والا جواہرات سے بھرا ہوتا ہے رذائل کی وہاں گنجائش نہیں	196
112	دعوت ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرنا ہے	197
113	کسی کے ذریعے کسی کا ہدایت پاجانا سرخ اونٹوں سے بہتر وافضل ہے	199
114	دعوت کے لئے مسجد جانے والے کو مکمل حج کا ثواب ملتا ہے	201
115	دعوت کا اجر وثواب اتنا ہے جتنا جہاد فی سبیل اللہ کا ہے	203
116	افضل الشہداء	205
117	دعوت دینے والا حسین ترین بات سے آراستہ ہے	206
118	دعوت دینے والا آسمانوں میں کبیر کے لقب سے متصف	207

119	علم کی شمع جلانے والے کو مرنے کے بعد بھی اجر وثواب ملتا ہے	208
120	دعوت مومن کا وصف جمیل اور اسکے لئے جنتوں کی بشارت جنتوں میں پاکیزہ رہائش گاہوں کی نوید اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا مژدہ جانفزا	210
121	دعوت دینے والے کی اللہ کی طرف سے مدد ونصرت	212
122	عالم عابد سے افضل ہے	213
123	معلم خیر کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں	215
124	دعوت جتنے لوگ قبول کریں گے اسکا ثواب دعوت دینے والے کو ملے گا	216
125	دعوت دینے والے تاروں کی طرح ہیں	220
126	دعوت دینے والا حبیب اللہ ہے، اللہ کا ولی ہے اللہ کا برگزیدہ ہے، اللہ کا پسندیدہ ہے روئے زمین پر اللہ کا سب سے بڑا محبوب ہے اور وہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے	222
127	دعوت سے روگردانی کرنے والوں پر قریب ہے کہ عذاب نازل ہو پھر وہ دعا مانگیں تو ان کی دعا قبول نہ ہو	224
128	اسلام باقی رہنے والا ہے اور بالآخر غلبہ بھی اسلام کا ہوگا اگر ہم نے دعوت - جو ہم پر فرض ہے کو چھوڑ دیا نعوذ باللہ من ذالک تو اللہ تعالیٰ کسی اور قوم کو اسلام سے سرفراز کرے گا پھر وہ قوم دعوت کا فرض ادا کرے گی	226
129	علماء کرام اور دعوت دینے والوں کی قلت جہالت، بدعات، اور خرافات پھیلنے کا سبب ہے	227
130	مداہنت اختیار کرنے والوں بدی کو دیکھ کر اسے نہ روکنے والوں کی مثال	228
131	پہلوان کو دعوتِ اسلام اور اس کے لئے انوکھا انداز	230
132	قریب المرگ یہودی جوان کو دعوتِ اسلام	232
133	مومن ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اسلام کی دعوت دینا ان کا وصفِ جمیل ہے	235
134	دعوتِ اسلام مومنوں کا وصفِ جمیل ہے	237
135	دعوتِ اسلام مومنوں کا وصفِ خاص ہے اور یہ مومن اور منافق کے درمیان فرق بھی ہے	238
136	نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا حق طریق - راستہ کے حق - سے ہے	241
137	دعوت دخولِ جنت کا ذریعہ	245

138	دعوت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت مبارکہ ہے	350
139	دعوت اسلام دین اسلام کا حصہ ہے	252
140	بدی کو اگر بدلنے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم از کم اسے دل سے ناپسند تو کیجئے	256
141	**جہنم سے بچنے والے خوش نصیب**	**259**
142	حقیقی کامیاب	263
143	اللہ کی رضا کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنے والا	264
144	اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا	266
145	چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والا	270
146	فجر اور عصر کی نمازوں پر محافظت کرنے والا	273
147	ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے والا اور ظہر کے بعد چار رکعت ادا کرنے والا	276
148	اقامت دین کی کوشش میں غبار آلود ہونے والا	279
149	روزہ رکھنے والا	281
150	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا	289
151	میدان عرفات میں قیام کرنے والا	291
152	جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں	293
153	جس کے دو نابالغ بچے فوت ہو جائیں	300
154	جس نے تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی	305
155	فی سبیل اللہ جس کے قدم گرد آلود ہوں	311
156	جہاد فی سبیل اللہ میں مشرک کو قتل کرنے والا	316
157	غلام آزاد کرنے والا	319
158	محفل ذکر میں شریک ہونے والا	328
159	غیر حاضری میں کسی کی عزت کا دفاع کرنے والا	332

160	نرم مزاج، آسانی پیدا کرنے والا	335
161	صلہ رحمی کرنے والا	336
162	بخار پر صبر کرنے والا	339
163	صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے والا	341
164	جہنم سے بچنے کی دعا مانگنے والا	344
165	**سچ بولنا جنت لے جاتا ہے**	**347**
166	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سچ بولیے!	353
167	سچوں کی معیت وصحبت اختیار کیجئے	356
168	سچ بولنا - اطمینان وسکون ہے	357
169	سچ بولنے والے کی تجارت میں برکت	360
170	جس خوش نصیب میں چار وصف اسے دنیا کے کھو جانے کا کوئی نقصان نہیں	363
171	سچ بولنے والی زبان اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے	365
172	سچ بولنے والا تاجر مقربین میں	367
173	سچ بولنے والا امانت ادا کرنے والا وعدہ پورا کرنے والا اعلیٰ درجے کا متقی ہے	369
174	افضل رات	371
175	اوصاف حمیدہ سے متصف کے لئے اہل اسلام محبت کرتے ہیں انکی زبانیں تعریف کرتی ہیں اور انکے اجسام انکی مدد کرتے ہیں	373
176	جنت کی ضمانت	375
177	سچ - جنت لے جاتا ہے سچ بولنے والا - اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے	377
1748	وسط جنت میں گھر	380
179	سچ بولنے والوں کے لئے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں سچ بولنے والوں سے اللہ راضی، وہ اللہ سے راضی	382

180	سچ بولنے والے کا انعام اللہ تعالیٰ کی رضا	384
181	جو سچ نہیں بولتا اس کا کوئی فرض قبول نہیں	386
182	**کلمات طیبات جن سے اجر و ثواب کا لامحدود خزانہ**	**389**
183	کلمات طیبات ادا کرنا دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے	393
184	اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلام	395
185	افضل الکلام	398
186	جنت کے پودے	399
187	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد گرامی	401
188	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جنت میں کثرت سے پودے لگاؤ	403
189	ہر کلمہ کے بدلے جنت میں ایک درخت	405
190	سبحان اللہ کہنا - غلام آزاد کرنے کے برابر، الحمد للہ کہنا - فی سبیل اللہ زین والا گھوڑا بھیجنے کے برابر، اللہ اکبر کہنا - اللہ کی بارگاہ میں مقبول قربانی کے اونٹ بھیجنے کے برابر، لا الہ الا اللہ کہنا - زمین و آسمان کے درمیان بھر دیتا ہے	407
191	اللہ تعالیٰ کے منتخب چار کلمات	410
192	قیامت کے دن میزان میں بھاری	412
193	جہنم کی آگ سے دور کرنے والے اعمال	414
194	جو آدمی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتا اس کیلئے کلمات طیبات	416
195	کلمات طیبات کے بعد دعا قبول ہے	418
196	تکبیر و تسبیح کے بعد دعا قبول ہے	421
197	جہنم سے ڈھال اور باقیات صالحات	423
198	کلمات طیبات عرش الٰہی کے گرد پڑھنے والے کا ذکر کرتے رہتے ہیں	425
199	سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف	427

200	گناہوں کو ایسے گراتا جیسے درخت خشک پتے گراتا ہے	429
201	**صلاۃ التہجد**	**439**
202	نماز تہجد ادا کیجئے	443
203	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترغیب دلانا	446
204	سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	449
205	اللہ تعالیٰ کے خاص بندے	452
206	شکر ادا کرنے کا طریقہ	455
207	خیر وبھلائی کا دروازہ	457
208	نماز تہجد ادا کرنے والا کامیاب وکامران	461
209	صلاۃ اللیل کا اجر در پردہ صدقہ جیسا	462
210	دل کی دوا	463
211	توبہ کا ذریعہ	467
212	تقوی سے آراستہ	470
213	مومنین کے لئے قابل رشک	472
214	قبولیت کی گھڑی	476
215	فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز	478
216	صلاۃ الابرار	480
217	صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی دعا	482
218	صالحین کی سنت گناہوں کا کفارہ بیماریاں دور کرنے والی	483
219	قرب الٰہی کا ذریعہ گناہوں سے روکنے والی	485
220	فرشتوں کی حاضری اور کمال شفقت	487
221	شرفِ مؤمن	489

222	اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا	492
223	غافلین کے دیوان سے نام خارج	494
224	قانتین کے دیوان میں شامل نا	496
225	ناکامی و نامرادی سے مامون و محفوظ	498
226	قرب الٰہی	499
227	شیطان کی گرفت سے آزادی دلانے والی	502
228	ہر دعا قبول	505
229	اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم فرمانا	508
230	اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا	510
231	اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا	512
232	اللہ تعالیٰ کا محبت فرمانا	514
233	صلاۃ مشہودہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت	517
234	دخول جنت کا ذریعہ	519
235	جنت میں سلامتی سے دخول	522
236	جنت الخلد کا وارث	526
237	انسانی سوچ سے وراء انعامات	528
238	تہجد کی ادائیگی کی نیت کرنے والے کو تہجد کا ثواب	530
239	حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- کی راتیں	532
240	رات بھر جاگ کر عبادت کرنے والے کیلئے عزت و شرف	533
241	حضرت شداد بن اوس -رضی اللہ عنہ- کا اہتمام تہجد	534
242	حضرت اویس قرنی -رضی اللہ عنہ- کا تعلق باللہ	535
243	حضرت طاؤس -رضی اللہ عنہ- کا صلاۃ تہجد ادا کرنا	537
244	حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد کا رات بھر جاگنا	539

245	حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ کی بوقت سحر دعا	541
246	حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کرتے ہوئے حالت	542
247	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	543
248	حضرت سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ کا اٹھانوے برس تک رات بھر جاگنا	545
249	حضرت ابومحمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ کا سال بھر کسی ستون سے ٹیک تک نہ لگانا	547
250	حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد کا رات بھر قبرستان میں نماز ادا کرنا	548
251	حضرت ربیع بن خثیم کا رات بھر جاگنا	549
252	حضرت احمد بن حرب کا ارشاد گرامی	550
253	حضرت صلہ بن اشیم کا مجاہدہ	551
254	حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کی عبادت ومناجات	553
255	حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے شب وروز	555
256	حضرت صفوان بن سلیم کا تیس سالہ مجاہدہ	557
257	حضرت ریاح القیسی اور آپ کی اہلیہ رحمۃ اللہ علیہا کا قیام اللیل-صلاۃ التہجد	559
258	حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی رات بھر عبادت	561
259	حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا	562
260	حضرت حبیب عجمی اور ان کی اہلیہ کا مقام ومرتبہ	564
261	سیدہ نفیسہ بنت الحسن رحمۃ اللہ علیہا	566
262	سیدنا حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ	568
263	حضرت بشر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا معمول زندگی	571
264	تہجد گزار کا چہرہ نورانی	573
265	حضرت جنید بغدادی سید الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق باللہ	575
266	حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا رات بھر عبادت کرنا	577
267	صالحین میں سے ایک خوش نصیب کی عبادت وریاضت	579

581	جنت وہی پاتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہے	268
583	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اللہ تعالیٰ کا حسین صورت میں دیدار	269
594	حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ نماز	270
596	روزہ اور قرآن کریم قیامت کے دن روزہ دار اور رات تہجد پڑھنے والے کی شفاعت کریں گے	271
598	تہجد ادا کرنے والے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ دل کی آنکھ سے اپنا دیدار کرواتا ہے	272
600	تہجد کی نماز قیامت کے دن نور بن کو گھیرے ہوئے ہوگی	273
601	قیام اللیل میں کلمات طیبات ادا کرنا دس لاکھ نیکی کا ذریعہ ہیں	274
602	رات سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے والے کو جنت میں تاج پہنایا جائے گا	275
603	قیامت کے دن تہجد گزار کا چہرہ نور برسا رہا ہوگا	276
606	حسن وجمال سے لبریز چہرے والا	277
607	جہنم سے محفوظ و مامون	278
610	نماز تہجد میں طویل قیام کرنے والے کے لئے قیامت کے دن کی طوالت آسان ہوگی	279
612	موت کے وقت چمکتا چہرہ	280
616	تہجد گزار کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے جیسا سے زیبا ہے	281
618	حضرت ابوامامہ -رضی اللہ عنہ- کا قابل رشک عمل	282
620	وقت تہجد نماز پڑھنے والے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے حضور -صلی اللہ	283
	علیہ وآلہ وسلم- دعا فرماتے ہیں	284
622	وقت تہجد عرش الٰہی وجد کرتا ہے	285
623	تہجد گزار پر سحری کے وقت آسانی سے نیکیاں نچھاور کی جاتی ہیں	286
625	مصادر ومراجع	287
650	فہرست	288